عمی آفات الدارین کہ اگر ایک رسالہ حقوق میان بیوی سکے مین کہ متضمن ہو
شادی غمی کی رسمون قبیحہ کو اور ستر وغیرہ کو تالیف کیا جاوے تو بہت مناسب ہے
کہ اکثر مرد و عورت حقوق آپسکے مین بہت قصور کرتے ہین اور طرح طرح
کے منہیات سکے مرتکب ہوتے ہین پس یہہ ہیچمدان اگرچہ عدیم الفرصت
تھا لیکن بنظر نفع اور فلاح مسلمین کے قصد کرنیوالا اسکے لکھنے کا ہوا اور اسکو
اوپر ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ کی روایات صحیحہ سے مرتب کیا
مقدمہ مین بیان فوائد سے ہے اتباع احکام خدا اور رسول کا اور بیان ہے
تقوے اور شرک کا اور برائی اچھا اور سب جاننے گناہونکا اور ایک باب
مین حقوق خاوند کے کہ بیوی پر ہین اور دوسرے باب مین حقوق بیوی کے
کہ خاوند پر ہین اور اسی ضمن مین شادی غمی کی بری رسمین وغیر ذلک مذکور
ہین اور خاتمہ مین ایک خطبہ ہے مشتمل اوپر احادیث صحیحہ اور نافعہ کے
اور اسکا نام تحفۃ الزوجین رکھا ہر مسلمان کو چاہیئے کہ اسکو دستور العمل
اپنا کرے تا فلاح دارین حاصل ہو اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَ مُرْضِیَّاتِہٖ وَ
جَنِّبْنَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَ الْاٰثَامِ مقدمہ جاننا چاہیئے ہر مسلمان مرد و عورت
کو کہ ہر امر مین فرمان برداری کرے اللہ اور رسول کی اور دوست رکھے
اللہ اور رسول کو اور انکے احکام کو اور بچے گناہون سے اور اچھا
اور ہلکا نہ جانے گناہونکو فرماتا ہے اللہ تعالے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ

وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ
اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ
خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝ یعنے اى ایمان والو فرمانبرداری
کرو اللہ تعالی کی اور فرمانبرداری کرو رسول کی اور اونکی کہ صاحب حکم کے ہین
تم مین سے یعنے حاکم اور علما اور خاوند وغیرہم بشرطیکہ خلاف شرع حکم نہ کرین
پس اگر خلاف کرو تم کسی چیز مین تو پہیرو تم اوسکو طرف اللہ کی یعنے کتاب
اسکی و طرف رسول اوسکے کی یعنے اون کے زندگانے مین اور بعد او
اونکے سنت کے طرف اگر ایمان رکہتے ہو تم ساتہہ اللہ کے اور روز آخرت
یہہ بہتری اور بہت خوب ہے انجام کار اور فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنے کہہ اى محمد اگر دوست رکہتے ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو
میری دوست رکہیگا تمکو اللہ تعالی اور فرمایا فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى
يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ
وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ یعنے قسم ہے تیرے رب کی نہین مومن ہونے
کے لوگ یہانتک کہ منصف بناوین تجکو بیچ اوس چیز کے کہ اختلاف کرین آپسمین پہر
نہ پاوین اپنے دلونمین تنگی اوس چیز سے کہ حکم کرے تو اور تابعدار ہون
تیرے حکم کے تابعدار ہونا اور فرمایا ہے وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۔ یعنے اور جو کہ فرمانبرداری کرتے
مین اللہ کی اور رسول کی پس وہ لوگ ساتھہ اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہے
اللہ نے اونپر کہ وہ نبی ہین اور صدیق اور شہدا اور صالحین اور فر
فرمایا ہے وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے اور جو کوئی اطاعت
کرتا ہے رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اوس نے اللہ کی اور فرمایا
يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ
الْاَرْضُ یعنے دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ کہ کفر کیا
ہے اونہون نے اور نافرمانی کی ہے رسول کی یہہ کہ برابر کیجاوے
ساتھہ اونکے زمین یعنے ہوجاوین مٹی مانند زمین کی بسبب شدت
ہول اوس دن کے جیسے کہ اور آیۃ مین ہے وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ
يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا یعنے کہیگا کافر اے کاش کہ
ہوجاتا مین مٹی انتہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَمَنْ اَبٰى
قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى
یعنے سب امت میری داخل ہوگی جنت مین مگر جس نے انکار
کیا عرض کیا گیا کہ کس نے انکار کیا فرمایا کہ جس نے اطاعت
کی میری داخل ہوا جنت مین اور جس نے نافرمانی کی میری

پس تحقیق انکار کیا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُؤْمِنُ
اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ یعنے نہین پورا
ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع واسطے اوس چیز کے
کہ لایا مین اوسکو یعنے دین اسلام اور شریعت اور روایت ہے انس
سے کہ کہا کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ
اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ
یَا بُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ
کَانَ مَعِیْ فِی الْجَنَّةِ یعنے اے چھوٹے بیٹے
میرے اگر قدرت رکھے تو یہہ کہ صبح کرے تو اور شام کرے
اس حال مین کہ نہو تیرے دلمین کدورت و نفاق کسیکی طرف سے تو کر
فرمایا اے بیٹے میرے اور یہہ صاف رہنا میری
ہے اور جسنے دوست رکھی سنت میری پس تحقیق دوست رکھا مجکو
اور جسنے دوست رکھا مجکو ہوگا ساتھہ میرے جنت مین اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ
اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ
یعنے نہین پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہون مین بہت دوست
طرف اوسکے باپ اوسکے سے اور فرزند اوسکے سے اور

ہو تم اور فرمایا وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَل لَّہُ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ
حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ الآیہ ۔ یعنے جو کوئی ڈرے اللہ سے
پیدا کرتا ہے اللہ اوسکے لئے راہ خلاصی کی یعنے سختی دنیا
او آخرت کی سے اور رزق دیتا ہے اوسکو اوس جگہ سے کہ گمان
نہین کرتا آخر آیہ تک ف آیا ہے حدیث شریف مین کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین جانتا ہون ایک آیہ اگر عمل کرین
اوسپر لوگ تو کفایت کرے اونکو وہ آیہ یہ ہے وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ الخ
انتہیٰ ۔ حضرت شیخ عبد الحق رح نے اسکی شرح مین لکھا ہے کہ
یعنے اگر عمل کرین لوگ اسپر یعنے تقوے کرین تو البتہ کفایت
کرے اونکو طلب رزق سے اور رنج اوٹھانے سے بیچ اسباب اوسکے کہ
کہا ہے بعض مشایخ نے کہ ہر قوم کے لئے ایک حرفہ ہے اور حرفہ ہمارا
تقوی اور توکل ہے انتہیٰ ۔ اور کتاب منتہی الطالب نیل المطالب مین لکھا ہے کہ
اصل اور عمدہ ترین اسباب دفع شر نفس کا تقوے ہے اور تمام خیر و سعادات
دارین کی تقوے کے نیچے رکھی ہین اس جہت سے کہ مدار عبادات کا کہ
موجب سعادات کی ہے تین چیزون پر ہے ایک تو توفیق الٰہی بندہ کو
عمل کا اور دوسری اصلاح بقصیر عمل کے تا تمام ہو عمل اور تیسرے قبول کرنا
حق تعالے کا عمل کو اور فرمایا ان تینون چیزونکا حق تعالی کی طرف سے وعدہ

کیا

کیا گیا ہے تقوے پر جو کوئی تقوے اختیار کرے البتہ ان چیزوں کو وہ
کو پہنچے اور پہنچنا انکو البتہ موجب سعادت دارین کا ہے اور وعدہ عطا کے
ان تینوں چیزوں کا قرآن میں موجود ہے کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ؕ
یعنی توفیق اور مدد خدا کی ساتھہ متقیوں کی ہی لگی فرمایا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ؕ یعنی
اے ایمان والو ڈرو خدا سے اور کہو بات محکم اصلاح کریگا یعنی
سنواریگا خدا عمل تمہارے اور فرمایا اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ؕ
یعنی قبول نہیں کرتا خدا عمل کو مگر متقیوں سے اور اور بہت چیزیں خیر دین
و دنیا کی مربوط ساتھہ تقوے کے کی ہیں جیسے کہ فرمایا اِنْ تَصْبِرُوْا وَ
تَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْـًٔا ؕ یعنے اگر صبر کرو اور تقوے
کرو نہیں ضرر کریگا تمکو مکر کفار کا کچھہ اور فرمایا وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ آخر تک
جو کہ اوپر ابھی مذکور ہوئی اور فرمایا وَاتَّقُوْا وَاَطِیْعُوْنِ یَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ یعنے ڈرو اللہ سے اور اطاعت کرو میری
بخشیگا اللہ تمہارے لئے گناہ تمہارے اور فرمایا
وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ؕ یعنے اللہ دوست رکہتا ہے
متقیوں کو اور فرمایا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰی
فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے

اور ہین وہ تقوے کرتے اونکے لئے خوشخبری ہے زندگانی دنیا
مین اور آخرت مین آور اسی لئے متقی بزرگتر سب سے ہوا کہ فرمایا
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ یعنے بلاشبہ بزرگترین تمہارا
نزدیک اللہ کے بڑا پرہیزگار تمہارا ہے آور حدیث شریف مین آیا ہے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھہ خوش نہین آتا تھا دنیا
مین سے مانند متقی کی آور توریت مین آیا ہے اے فرزند آدم کے تقوی
کر اور جہان چاہے تو سو اور فرمایا خدا تعالےٰ نے وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ
غَيْرَ بَعِيْدٍ یعنے قریب کی گئی جنت واسطے متقیون کے نہ دور
پس محافظت مکرون سے اور فراخی رزق کی اور مغفرت گناہون کی
اور دوستی خدا تعالے کی اور بشارت خیر دنیا اور آخرت کی اور نزدیکی
بہشت کی اور اکرام نزدیک خدا تعالے کے وغیر ذلک وعدہ کئے
گئے تقوے پر ہین کہ متقی کو یہہ سب چیزین میسر ہوتی ہین
جیسے کہ آیات سابقہ مین مذکور ہوئین اور معنی تقوے کے پاک کرنا
دل کا ہے سب گناہون سے اور ڈرنا اور ہیبت رکھنی خدا تعالے
سے اور طاعت اور عبادت کرنی اور یہہ معنی آیتون سے سمجھے
جاتے ہین آور مراتب تقوے کے تین ہین تقوے شرک سے اور
تقوے بدعت سے اور تقوے معاصی فرعیہ سے جیسے کہ اس آیت مین

[illegible]

مذکور

مذکور ہین لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا الآیۃ
اور تقوے بمعنی اجتناب کرنیکی فضول حلال سے بھی حدیث مشہور سے ظاہر
ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے متقیون کو اس سبب سے متقی کہتے ہین کہ ترک کرتے
ہین اون چیز کو کہ اوس مین خوف نہین ہے بخوف اسکے کہ پڑین اوس چیزمین کہ
اوسمین خوف ہے انتہےٰ پس تقوے چار قسم پر ہوا اور یہہ قسم اخیر اہم اور اعلے
درجات تقوے کی اور موجب سعادت دارین اور حاصل ہونے سب نعمتونکی ہے
اور ساتھ ترک کرنے اسکے کے بندہ مستحق حساب اور عتاب اور حبس اور سرزنش کا
ہوتا ہے اور ساتھ کرنے اسکے کے پہنچنے والا تمام بھلائیون اور قربتون اور
نعمتون کو ہوتا ہے اور اسکو متقی کامل کہتے ہین اولا تقوے شرک اور حرام
اور گناہون سے ہر مومن پر فرض ہے اور ساتھ ترک کرنے اسکے کے جہنمی اور معذب
ہوتا ہے اور ترتیب استعمال تقوے کی نفس مین یہہ ہے کہ بقوت تمام قیام کر کر
نفس کو تمام گناہون سے باز رکھے اور تمام فضولیون سے پرہیز کرے اور تمام
اعضا کو لگام تقوے کی دے اور ہر عضو کو کہ جن جن چیزون کے لئے پیدا کیا گیا
ہے استعمال مین لاوے اور عمل حرام و لایعنی (بیہودہ) سے باز رکھے
تمام ہوا کلام صاحب مغنی کا پس ہر شخص کو چاہیے کہ ان
مضامین مین غور کر کر اتباع سنت ہر حال مین اپنے پر لازم
سمجھے اور کفر اور شرک اور بدعتون اور گناہون سے پرہیز کرے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغ العبد ان یکون من المتقین حتی یدع ما لا باس بہ حذرا لما بہ باس رواہ الترمذی وابن ماجہ

اور کفر و گناہ ہونکو اچہا اور مباح اور سہل اور سبک نہ جانے اور ہندا ور سکے
کرنے پر راضی ہو کہ ملا علی رح نے شرح فقہ اکبر مین لکہا ہے الرضاءُ
بالکفر کفرٌ ومنہا استحلال المعصیۃ صغیرۃً کانت او
کبیرۃً کفرٌ اذا ثبت کونہا معصیۃً بدلالۃ قطعیۃٍ وکذا
الاستہانۃ بہا کفرٌ بان یعدّہا ہینۃً سہلۃً ویرتکبہا من غیر مبالاۃٍ ویجریہا مجری المباحات فی
ارتکابہا وکذا الاستہزاءُ علی الشریعۃ الغرّاء کفرٌ لان ذلک
من امارات تکذیب الانبیاء علیہم السلام ×
یعنے راضی ہونا ساتہہ کفر کے کفر ہے بعض کفریات سے حلال جاننا گناہ کا صغیرہ
ہو یا کبیرہ کفر ہے جبکہ ثابت ہو ہونا اوسکا گناہ ساتہہ دلیل قطعی کے اور
ایسا ہی حقیر و سبک جاننا گناہونکا کفر ہے بایں طور کہ گنے اونکو ہلکا اور سہل
اور مرتکب ہووے اونکا بے پروا ہوکر اور قایم مقام مباحات کی کرے اونکو
عمل مین لانے مین اور ایسے ہی ٹہٹہا کرنا شریعت روشن پر کفر ہے اسلئے
کہ یہہ نشانیون تکذیب انبیا کی ہی سے ہے اور سید جمال الدین نے لکہا ہے
کہ فان من لم ینکر بالقلب رضی بالمنکر فیکون کفراً یعنے
جسنے نہ برا جانا برائی کو دل سے راضی ہوا ساتہہ برائی کے پس ہوگا یہہ کفر انتہے
اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی رح نے بیچ تفسیر ذکر حاطب بن ابی بلتعۃ کے لکہا ہے
کہ استباحت گناہ کا کفر ہے اور معنی استباحت کے یہہ ہین کہ دل مین خوف عذاب

کا اوسپر تہدد ہے اور قبح اوسکا اعتقاد مین سے جاتا رہے گو جانے کہ
اس گناہ کو شرع مین حرام کیا ہے اور اوسنے منع شدید کیا ہے اور زبان
سے بہی اقرار کرے کہ یہہ گناہ ہے اسلئے کہ معنی استحباحت کے مباح جاننا
ہے نہ مباح کہنا اور جب خوف عذاب کا گناہ سے جاتا رہا اور وہ گناہ اعتقاد
مین قبیح نرہا مباح ہوا اور معاملہ مباحات کا ساتہہ اوس گناہ کے وقوع مین آیا
ظاہر بینان فقد سمجہتے ہین کہ انکار وارد ہونے حرمت اوسکی کا شرع مین بہی
لازم استباحت کا ہے اور یہہ معنی نادر الوقوع ہے از روی احادیث وآیات کے بیچ تحقیق
استباحت کے اسیقدر کافی ہے کہ مذکور ہوا انکار ورود حرمت اوسکی کا شرع مین ساتہہ دل یا
زبان کے ضرور نہین بسا اوقات آدمی یون اعتقاد کرتا ہے کہ شرع مین واسطے
مصلحت عام کے تا رسم فاسد شایع نہو اور رفتہ رفتہ منجر ساتہہ اور قبح کے نہو
اس فعل کو حرام کیا ہے اور واسطے تہدید وتخویف کے وعدہ عذاب کا اسپر
کیا ہے والا فی نفسہ یہہ فعل کوئی قبح کی نہین رکہتا اور عقاب اسپر مترتب نہین ہوتا
اس فرق کو خاطر مین نگاہ رکہنا چاہیے کہ بیچ فہم اکثر احادیث اور آیات اس باب کے کام
آویگا انتہی پس ہے بہائیو سرکشی کو چہوڑو اور اس دنیا کی خاطر مستحق دوزخ کے نہو اور ڈرو اپنے
رب کے سامنے کہڑے ہونے سے اور بچو گناہون سے اور تیار کرو توشہ آخرت کا اپنے لئے
کہ پاک پروردگار فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ
رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی ۞ یعنے جسنے سرکشی کی اور اختیار کیا زندگانی دنیا کو

یعنے ساتہہ پیروی کرنے شہوات کے پس تحقیق جہنم ٹہکانا اوسکا ہے اور جو
کوئی ڈرا کہڑے رہنے سے آگے پروردگار اپنے کے اور منع کیا نفس امارہ کو خواہش
نفسانی سے پس تحقیق ٹہکانا اوسکا جنت ہے انتہے ۰ اسکی تفسیر جلالین مین یہہ لکہی ہے
کہ حال اسکا یہہ ہے کہ گنہگار دوزخ مین ہوگا اور مطیع جنت مین پس سوچو اسکے مضمون کو اور
کسیکی خاطر گناہ مین گرفتار ہو کہ روز آخرت کے کوئی کسیکی کام نہین آئیگا جیسے کہ
فرماتا ہے اللہ تعالے فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۰ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ
وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ۰
یعنے پس جبکہ آویگا نفخہ دوسرا جس دن بہاگیگا آدمی اپنے بہائی سے اور
ماں سے اور باپ سے اور جورو سے اور فرزندون سے ہر آدمی کے لئے اونمین
سے اوس دن ایک حال ہوگا کہ مشغول کریگا اوسکو حال غیر سے یعنے ہر شخص اپنے
اپنے حال مین گرفتار ہوگا کہ کوئی کسیکی طرف متوجہ نہین ہوئیگا انتہے ۰ اور حضرت
عایشہ رضہ سے روایت ہے کہ اونہون نے ایکدن یاد کیا آگ دوزخ کو اور روئین
پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے رولایا تجہکو کہا حضرت
عایشہ نے کہ یاد کیا مین نے آگ دوزخ کو پس روئی مین پس آیا یاد کروگے تم اپنی
اہل کو دن قیامت کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین جگہ
کوئی کسیکو نہین یاد کریگا ایک تو نزدیک میزان کے یہانتک کہ جانے کہ آیا ہلکی ہوئی
[illegible]

یہانتک کہ جانے کہ دیا وائین ہاتھ مین ملتا ہے نامۂ اعمال یا بائین ہاتھ مین پیٹھہ کے پیچھے سے اور تیسرے وقت گذرنے کے پل صراط پر سے جسوقت کہ رکھا جاویگا پشت دوزخ پر یہہ حدیث مشکوۃ مین ابوداود سے نقل کی ہے پس غرض ان تمام مضامین کے لکھنے سے یہہ ہے کہ ہر مرد و عورت کو ہر حال مین فرمانبردار اللہ تعالیٰ کا اور اوسکے رسول مقبول کا ہونا چاہیئے تا بیڑا پار ہو اور موافقت زوجین کے لئے بھی یہہ عمل اکسیر اعظم ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ یعنے بلاشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کئے پیدا کریگا واسطے اونکے خدا تعالی دوستی کو یعنے باہم دگر دوست ہونگے پس بعضی بیویان عمل حب کی تلاش رکھتی ہین اور بعضے مرد وہونڈہتے پھرتے ہین ایسے اعمال کہ بیوی تابعدار ہو اور محبت رکھے یہہ عمل کیون نہین کرتے کہ اللہ تعالی کا بتایا ہوا عمل ہے اگر اسکے حق مین کہین ہر کہ شک کرد کافر گردد تو بجا ہے تمت الحمد تمام ہوا مقدمہ اب شروع ہوتا ہے اصل مطلب اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا

باب پہلا بیچ حقوق خاوندون کے بیویون پر

بیویونکو کمال اطاعت کرنی چاہیئے اپنے خاوندون کی کہ انکا بڑا حق ہے اونپر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَوْ كُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۝ یعنے اگر مین حکم کرتا کسیکو

کیلیے سجدہ کرنیکا تو البتہ حکم کرتا مین عورت کو یہہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو
یعنے سجدہ کرنا کسیکے لئے درست نہین سواے پاک پروردگار کے اگر درست
ہوتا کسیکے لئے تو بیوی کو حکم ہوتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے کہ بڑا
حق ہے اسکا اوسپر آور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَیُّمَا
اِمْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ ۔ ع رواه الترمذی
یعنے جو عورت مرے اس حال مین کہ خاوند اسکا اوس سے راضی ہو داخل
ہوگی بہشت مین آور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمَرْأَةُ
اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ
بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ ۔ ع
یعنے عورت جسوقت کہ پانچون وقت کی نماز پڑھے اور ماہ مبارک رواه ابو نعیم
کے روزے رکھے اور بچاوے اپنے شرم کو حرام کاری سے اور فی الحلیة
فرمانبرداری کرے اپنے خاوند کی پس ایسا درجہ ہوگا اوسکا کہ داخل
ہوگی بہشت مین جس دروازے سے چاہے گی آور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ
لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ ۔ یعنے جبکہ بلاوے بسم
مرد اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لئے پس چاہئے کہ آوے رواه الترمذی
اوسکے پاس اگرچہ ہو تنور پر یعنے کار ضروری کرتی ہو

اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تُؤْذِی امْرَأَۃٌ زَوْجَہَا
فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُہٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْہِ قَاتَلَکِ
اللّٰہُ فَاِنَّمَا ہُوَ عِنْدَکِ دَخِیْلٌ یُوْشِکُ اَنْ یُّفَارِقَکِ اِلَیْنَا [۱]
یعنے نہین ایذا دیتی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین مگر کہ کہتی ہے
جنتی بیوی اوسکی کہ حور بہشتی آنکھون والی سے ہے نہ ایذا دے تو
اسکو مارے تجہکو اللہ نہیں سوا اسکے نہین کہ وہ تیری پاس مہمان
ہے قریب ہے کہ جدا ہوکر تجہسے آویگا ہمارے پاس اور فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثَلٰثَۃٌ لَا تُقْبَلُ لَہُمْ صَلٰوۃٌ وَّلَا تَصْعَدُ
لَہُمْ حَسَنَۃٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْہِ فَیَضَعَ یَدَہٗ فِیْ اَیْدِیْہِمْ
وَالْمَرْاَۃُ السَّاخِطُ عَلَیْہَا زَوْجُہَا وَالسَّکْرَانُ حَتّٰی یَصْحُوَ [۲]
یعنے تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی اونکی نماز اور نہین چڑہتی
اونکی کوئی نیکی آسمان پر ایک تو غلام بہاگا ہوا یہانتک کہ پہر آوے اپنے
آقاؤن کے پاس اور اطاعت کرے اونکی اور دوسری وہ عورت
کہ خفا ہو اوس پر خاوند اوسکا یعنے بشرطیکہ حق پر خفا ہو اور تیسری متوالا
یہانتک کہ ہوشیار ہو نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین پس
بیبیونکو چاہیئے کہ ان حدیثون کے معنون مین غور کر کر اپنے خاوندونکی تابعداری
کریں اور تابعداری مین یہہ قاعدہ کلیہ ملحوظ رکہین کہ اگر خاوند کوئی بات

[۱] رواہ الترمذی وابن ماجہ

[۲] رواہ البیہقی فی شعب الایمان

کرنے کو کہے تو نہ مانے اسلئے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ یعنے نہین ہے تابعداری
کرنی کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے اور اگر ضروری یا مباح بات
کرنیکو کہے یا بُری بات سے منع کرے تو تابعداری اوسکی بدل و جان
کرے مثلاً خاوند نماز پڑھنے کو کہے تو بجا لاوے حکم اوسکا کیونکہ اوسکے ترک
کرنے مین بڑا گناہ لازم آتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا
فَقَدْ كَفَرَ یعنے جسنے نماز چھوڑی قصداً پس تحقیق وہ کافر ہوا یا ماہ
مبارک کے روزہ رکھنے کو کہے تو اسمین بھی اطاعت اوسکی کرے کیونکہ اوسکے
ترک کرنے مین بڑا بھی ٹوٹا پاتا ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے مَنْ
اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ
كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ یعنے جسنے ایک روزہ رمضان کا افطار کیا بلا حاجت
و بغیر مرض کے تو اوسکے بدلے اگر تمام زمانہ بھر روزے رکھیگا تو اوسکی
فضیلت کو نہین پاویگا یا اگر زکوۃ اوسپر فرض ہے اور خاوند زکوۃ دینے کو
کہے تو فرمان برداری کرے اوسکی کیونکہ زکوۃ کے نہ دینے سے بڑا حال ہوگا
قیامت کو کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ
زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ
يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ

ثُمَّ یَقُولُ اَنَا مَالُکَ اَنَا کَنْزُکَ ثُمَّ تَلَا وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ الآیۃ یعنے جسکو اللہ نے مال دیا اور اوسنے زکوۃ اوسکی نہ ادا کی تو دن قیامت کے مال اوسکا بنایا جاویگا بصورت کالی سانپ کی کہ گرے ہونگے بال اوسکے سر کے بسبب کثرت زہر اور درازی عمر اوسکی کے اور آنکھوں پر دو نقطے سیاہ ہونگے کہ بڑا سانپ ہوتا ہے وہ مانند طوق کی زکوۃ نہ دینے والے کے گلے میں چمٹیگا پہر اوسکی باچھیں پکڑیگا پہر کہیگا کہ میں مال تیرا ہوں میں خزانہ تیرا ہوں پہر واسطے سند کے حضرت نے آیۃ کلام اللہ کی پڑہی اور نہ جانیں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں بیچ تہہ اوس چیز کے کہ دے اونکو اللہ نے اپنے فضل سے کہ وہ بہتر ہوگا اونکے لئے بلکہ وہ برا ہوگا اونکے لئے کہ روز قیامت کے بطور طوق کے ڈالا جاویگا وہ مال کہ بخل کیا تہا اوسکے اور فرمایا اللہ تعالی نے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ۝

یعنے اور جو لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے ہیں خزانے اللہ کے بیچ راہ خدا کے یعنے زکوۃ وغیرہ نہیں ادا کرتے پس خبر دی اونکو عذاب دردناک کی اوس دن کہ گرم کئے جاوینگے

وہ خزانے آگ جہنم مین پھر جلائی جاوینگی اوس سے پیشانیان اونکی
اور پہلو اوسکے اور کہا جاویگا اونکو کہ یہہ وہی تو ہے کہ جمع کئے تہے
تم نے اپنے لئے پس چکہو تم بدلا اوس چیز کا کہ تہے تم جمع کرتے
اور خوبی زکوۃ کی جا بجا آئی ہے منجملہ اوسکے ایک آیت ہے اخیر سورۂ
روم مین وَمَا اٰتَیْتُمْ مِنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ
الْمُضْعِفُوْنَ ۝ یعنے اور جو کچھہ کہ دیتے ہو تم زکوۃ سے چاہتے
ہو اوس سے خوشنودی اللہ تعالی کی پس وہی لوگ بڑہانیوالے یعنے ثواب
مال کے ہین اور اسیطرح اگر حج فرض کو کہے تو تابعداری اوسکی کرے
کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے مَنْ مَلَکَ زَادًا وَرَاحِلَۃً تُبَلِّغُہٗ اِلٰی
بَیْتِ اللّٰہِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْہِ اَنْ یَمُوْتَ یَھُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا
یعنے جو کوئی مالک ہو زاد و راحلہ کا کہ پہونچا وے اوسکو طرف بیت اللہ
کے اور حج نہ کرے پس نہین ہے تفاوت اوسپر اسمین کہ مرے یہودی
ہو کر یا نصرانی ہو کر یا طلب علم کو کہے تو کہا مانے اوسکا کہ فرمایا ہے
آنحضرت صلعم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ
یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت پر یہہ چند چیزین
بطریق مثال کے لکہی گئی ہین حاصل یہہ کہ جو ضروری اور مباح چیزون کے
کرنیکو خاوند کہے بدل و جان قبول کرے اونکو اور اگر بُری باتون سے منع

کرے تو باز رہے اور نسے اور بہری باتین بہت ہین سب سے بڑی بات
شرک وکفر ہے کہ اللہ تعالے نے فرماتا ہے اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيۡمٌ ؕ
یعنے شرک البتہ بڑاہی ظلم ہے اور فرمایا ہے وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَاۤ
اُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ‌ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ؕ یعنے جن لوگون
نے کفر کیا اور جھٹلایا ہماری آیتونکو وہ دوزخ کے رہنے والے ہین وہ اوسمین
ہمیشہ رہینگے اور حدیث شریف مین آیا ہے عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ
شَیْئًا وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ وَاِنْ اَمَرَاکَ
اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَاِنَّ
مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَلَا تَشْرَبَنَّ
خَمْرًا فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَاِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ
حَلَّ سَخَطُ اللّٰہِ وَاِیَّاکَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ ھَلَکَ النَّاسُ
وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْھِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ
مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْھُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَاَخِفْھُمْ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ ✝
یعنے روایت ہے معاذ سے کہ کہا نصیحت کی مجکو رسول خدا صلعم نے
ساتھہ دس باتون کے فرمایا نہ شریک کر تو ساتھہ اللہ کے کسی چیز کو اگرچہ
مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نا فرمانی مان باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجکو نکل جانیکا

اہل و مال سے اور نہ چھوڑ نماز فرض کو قصداً اسلئے کہ تحقیق جسنے چھوڑی نماز
فرض قصداً پس تحقیق بری ہوا اوسے عہد و امان اللہ کا اور نہ پینا شراب اسلئے
کہ تحقیق وہ سر ہے ہر برائی کا اور بچا تو اپنے تئین گناہ سے اسلئے کہ تحقیق
گناہ سے غضب الٰہی نازل ہوتا ہے اور نہ بہاگ تو بہاگنے سے جہاد مین سے اگرچہ
ہلاک ہوں لوگ اور جبکہ پہونچے لوگونکو موت یعنی قحط یا وبا اور تو ان مین ہو
پس ثابت رہ اور خرچ کر اپنے عیال پر مال اپنا اور نہ اوٹھا اونسے عصا اپنا واسطے
تادیب کے یعنے تنبیہ کرتا رہ امور شرعیہ پر اور ڈرا اونکو بیچ مخالفت اوامر
اور نواہی اللہ کے نقل کی یہہ احمد نے پس اگر عورت شرک کفر کرتی ہے اور
خاوند منع کرے تو اوسی وقت کہنا اوسکا مانے اور توبہ اوسے کرے اور
پھر کرے سکہ شرک کفر سے نکاح جاتا رہتا ہے اور کفر لازم آتا ہے اللہ
کے نہ ماننے سے یا اوسکے حقیر جاننے سے یا اونکی بی ادبی کرنے سے یا او
احکام و خبروں کے نہ ماننے اور جہوٹ جاننے سے یا حقیر جاننے سے اونکے
شرک کے معنی جو اگلے علما نے بڑی بڑی کتابوں مین لکھے ہین اونکا حاصل
حضرت شاہ عبد القادر علیہ الرحمہ نے ترجمہ قرآن مین کئی جاہی نقل کیا ہے
چنانچہ وہ عبارتین اونکی بعینہ نقل کیجاتی ہین تا عوام اچھی طرح سمجھ لیوین
بقرہ مین بیچ فائدہ آیہ ولا تنکحوا المشرکات الخ کے یہہ لکھا ہے اگر مرد
نے شرک کیا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین

کسیکو سمجھے کہ اوسکو ہر ایک بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے یا
ہمارا بھلا برا کرنا اوسکے اختیار میں ہے اور اوسکی تعظیم اور پر خرچ کرے مثلاً
کسیکو سجدہ کرے اور اوس سے حاجت مانگے اوسکو مختار جانکر اور بیچ ترجمہ سورہ بنی اسرائیل
کی تفسیر آیہ وشارکہم فی الاموال کے ترجمہ میں لکھا ہے کہ مال میں ساجھا یہہ کہ توہم کو
نیاز اپنے مال میں فرض سمجھتے ہیں اور اولاد میں یہہ کہ ایک کو بتاتے ہیں
فلانے نے بخشا ہے دوسرا فلانے کا بخشا اور سورہ نحل کے ترجمہ میں لکھا کہ شرک
یہہ کہتے ہیں مالک اللہ ہی ہے پر یہہ لوگ اوسکی سرکار میں مختار ہیں اسواسطے اونکو پوجیے
سو یہہ غلط ہے جو لوگ پوجتے ہیں بزرگونکو وہ بزرگ بیچگاہ میں ایک شیطان
اپنا نام رکھکر آپکو پجواتا ہے انتہی اور اسیطرح مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے
بیچ تفسیر سورہ جن کے آیہ کادوا یکونون علیہ لبدا کی تفسیر میں لکھا ہے حاصل اوسکا
یہہ ہے کہ کوئی اس بندے سے یعنی آنحضرت سے طلب فرزند کی کرتا ہے اور
کوئی طلب زنی کی اور کوئی طلب خدمات دنیا کی وغیر ذلک اور بسبب اس ہجوم
کے اوسکی اوقات کو بھی منغض کرتے ہیں اور آپ بیچ ورطہ شرک کفر کے گرفتار
ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جب نور الہی اس بندے کے دل میں آیا بسبب
کمال ذکر و عبادت کے تو یہہ بندہ شریک کارخانہ خدائی کا ہوا اور اسکو اللہ کے
نزدیک جاہ و قدر پیدا ہوئی ہے کہ جو کچھ وہ کہے حقتعالی عمل میں لاتا ہے
جیسے کہ دنیا میں صاحبخانہ کو خاطرداری مہمان کی ملحوظ ہوتی ہے اور اسیلیے

ان دنیا تجتے ہیں بتے ہین کہ بادشاہ اور امیر اور حاکم اور فوجدار جسکے گہر ہین کہ آتے
ہین اور ستے حل مشکلات اور حاجت روائی ڈہونڈہتے ہین او رساتہہ اسی خیال
فاسد کے کہ ہیچ حق بندگان خدا کے ساتہہ خدا کے بہم پہنچاتے ہین ہیچ مٹی
پیر پرستی اور گور پرستے کے پڑتے ہین اور اس حاشیہ مین جن اور آدمی دونو
شریک ہین انتہی اور مائۃ المسائل مین لکہا ہے کہ شرک شرع مین بمعنی کفر کے
بہی استعمال کیا گیا ہے چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق رح نے ترجمہ مشکوۃ مین
لکہا ہے کہ اشراک یا اسد شریک کرنا ہے ساتہہ خدا کے وجود مین یا عبادت
مین اور مراد شرک نے کفر ہے جسطرحکا کہ ہوا انتہی اور خیالی حاشیہ شرح عقائد
کے بیچ لکہا ہے کہ قول اسد تعالی کا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ ای یکفر بہ آہ
کفر کو ساتہہ شرک کے تعبیر کیا اسلئے کہ کفار عرب تہے مشرک انتہی
پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ باتین بہی کفر و شرک کی ہین پوجنا سیتلا کا اور چہٹی
رکہنی بچونکی سر پر یا بیڑی یا بیر پہنانا اس نیت سے کہ اسکی عمر دراز ہوتی ہے یا کچہ
بہرنا یا ہنسلی پہنانی اسی نیت سے یا ڈال نہ بہگونی یا چرخہ نکالنا یا آرچار نہ ڈالنا
بعد کسیکے مرنے کے یہہ جانکر کہ اس سے کوئی اور بہی مرجاویگا یا ایک رنگ کا کپڑا
وغیرہ پہننا ترک کر دینا یہہ جانکر کہ ہمارے بزرگ اسکو ترک کر گئے ہین جو کوئی اسکو
پہنیگا خواہ مخواہ ضرر اوسکو پہنچیگا یا تعزیہ وغیرہ کو سجدہ کرنا یا شیخ سدو وغیرہ
کو ماننا ایہہ لوگ ہمسے خبرین غیب کی پوچہنی اور اونسے حاجت روا جاننا اور منت ماننا

البقر یضربون بہا الناس ونساء کا
سیات عاریات ممیلات مائلات رؤسہن کاسنمۃ البخت
لا یدخلن الجنۃ ولا یجدن ریحہا وان ریحہا لتوجد
من مسیرۃ کذا وکذا رواہ
مسلم یعنے دو گروہ کہ دوزخیوں سے ہیں نہیں دیکہا مین نے انکو
یعنے بعد میرے پیدا ہونگے ایک انمیں سے وہ ہیں کہ انکے ساتہہ کوڑے
ہونگے جیسے دمین گایون کی مارینگے انسے لوگونکو یعنے ناحق ازراہ
ظلم کے اور دوسری وہ عورتین کہ پہنے ہونگے کپڑے ظاہر مین اور ننگی
ہونگی حقیقت مین یعنے بعض بدن انکا ڈہکا ہوگا اور بعض کہلا واسطے اظہار
جمال کے جیسے کہ دوپٹا پیٹہہ پر ڈال لیتی ہین اور سینہ اور پیٹ کہ جگہ شہوت
کے ہین برہنہ رکہتی ہین یا پہنینگی باریک کپڑے کہ بدن انکے انمین سے
معلوم ہوتے ہونگے پس وہ اگرچہ کپڑے پہنے ہونگی ظاہر مین لیکن ننگی
ہونگی حقیقت مین یا پہنینگی لباس فخر و اور ننگی ہونگی لباس تقوی سے کہ
آخرۃ مین بسبب تقوی کے لباس بہشت کے پہنینگی رہ جانے والی ہونگی لوگو
یا اوڑہنیاں سر سے اوتار ڈالینگی تا دیکہین لوگ منہہ انکے مائل ہونگے
یعنے ٹک ٹک چال چلین گی کہ جی رہ ہونگی عفاف سے یعنے
پارسا نہین ہونگی یا مائل کرنے والیاں ہون گی

یعنے آپ بھی رغبت کرینگی مردونکی طرف سر اونکے مانند کوہان بختی اونٹونکے
ایکطرف جھکے ہوئے یعنے جیسے بختی اونٹون کے سرون پہ جوڑے
بالون کے ہوتے ہین نہین داخل ہونگی وہ جنت مین اور نہین پاوینگی
وہ بو جنت کی حالانکہ تحقیق بو اوسکی البتہ پائی جاویگی اتنی اتنی دور سے یعنے
پانسو برس کی راہ سے نقل کی یہہ مسلم نے پس خیال تو کرو ای بیبیون
کہ پیغمبر خدا صلعم نے کیسی بلائی اور عذاب بیان فرمایا عورتون باریک کپڑے پہننے والیون
اور بد وضعونکی نسبت کیسے فرمایا ہے کہ یہ لوگ کہ وضع بہہ نیکی کے لئے دوزخی ہین اور جنت سے محروم
رہینگی اور کہی جاوینگی حسرتین کہ حضرت نے فرمایا ہے مَن تَشَبَّهَ بِقَومٍ فَهُوَ
مِنهُم + یعنے جو شباہت کرتا ہے کسی قوم کی پس وہ اونہین مین ہے
اصل اس لباس کے کسی فاحشہ نے نکالی ہے انکو وضع اوسکی پسند آئی یہہ بھی
اونہین کے ساتھ شریک ہوئین آہ دحیہ بن خلیفہ صحابی روایت کرتے
ہین أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبَاطِيَّ فَأَعْطَانِي مِنْهَا قُبْطِيَّةً فَقَالَ
اصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ أَحَدَهُمَا قَمِيصًا وَأَعْطِ الْآخَرَ امْرَأَتَكَ
تَخْتَمِرْ بِهِ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ وَأْمُرِ امْرَأَتَكَ أَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهُ
ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا یعنے لائے گئے حضرت کے پاس کپڑے مصر کے
باریک پس دیا مجکو اونمین سے ایک تھان اور فرمایا پھاڑ تو اسکو دو ٹکڑے
پس قطع کر ایک کا اونمین سے قمیص اور دے دوسرا اپنی بیوی کو تاکہ اوڑھنی

یتا ورسے اوسکی پس جبکہ پیٹھ پھیری وحیہ نے فرمایا آنحضرت نے اور حکم کرایہی بیوی
کو یہہ کہ لگالیوے اوسکے نیچے ایک کپڑا کہ نہ ظاہر کرے اوسکے بدنکو یعنے وہ
کپڑا باریک تہا کہ اوس میں سے معلوم ہوتا تہا رنگ لونکا اور جلد کا پس حضرت نے فرمایا
کہ اسکے نیچے اور کپڑا لگاوے تا نہ معلوم ہو رنگ جلد اور بالونکا اور روایت مین آیا
ہے اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْھَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْھَا وَقَالَ یَا اَسْمَاءُ
اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَنْ یَصْلُحَ اَنْ یُرٰی مِنْھَا اِلَّا ھٰذَا وَھٰذَا
وَاَشَارَ اِلٰی وَجْھِہٖ وَکَفَّیْہِ یعنے اسما دختر ابی بکر کی بیٹی آئین رسول خدا صلعم
کے پاس اور حالیکہ اونپر کپڑے باریک تہے پس منہہ پھیر لیا حضرت نے
اونکی طرف سے اور فرمایا کہ ای اسما تحقیق عورت جبکہ پہونچے حد بلوغ کو نہیں
درست یہہ کہ دیکہا جاوے اوسے مگر یہہ اور یہہ اور اشارہ کیا طرف منہہ
اور ہتیلیون اپنی کے نقل کیا یہہ ابو داؤد نے اس حدیث کی شرح مین حضرت
شیخ عبد الحق رح نے لکہا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب
بدن باریک کپڑے مین سے معلوم ہو تو حکم ننگے کا رکہتا ہے اور کتاب
شرعۃ الاسلام مین لکہا ہے کہ عورت ایسا لباس باریک نہ پہنے کہ رنگ بدن
کا اوسمین سے نظر آوے کہ موجب لعنت کا ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ اپنی ماں
سے روایت کرتے ہے کہ کہا اوسنے دَخَلَتْ حَفْصَۃُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

عَلیٰ عَائِشَۃَ وَعَلَیْھَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْہُ عَائِشَۃُ وَکَسَتْھَا
خِمَارًا کَثِیْفًا یعنے آئی حفصہ بیٹی عبدالرحمن بن ابی بکر کی
حضرت عائشہ کے پاس اوس حالت میں کہ اوسکے سر پر اوڑھنی باریک تھی پس ا
پہاڑ ڈالا اوسکو حضرت عائشہ نے اور اوڑھائی اوسکو اوڑھنی سخت پس ان حدیثوں
سے معلوم ہوا کہ عورت کو باریک کپڑا پہننا اور ایسا کپڑا پہننا کہ کچھہ بدن ڈہکا رہے
کچھہ کھلا درست نہیں سوا چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں کے اور دونوں پنجوں کے اور باقی بیان
ستر کا انشاء اللہ تعالی دوسرے باب میں ہوگا اور اور بُری رسم ہے لڑکی کو ریشمی
کپڑے پہنانے اور سونا چاندی پہنانا اور پٹی وغیرہ رکھنی اور افیون کھلانی اور اجر
وہ چیزیں لڑکے کے لیے بھی منع ہیں اور لڑکی کے لیے بھی اور اوسکی چیزیں اوسکو
نہیں درست اور لڑکی کیلئے درست ہیں اور منع ہونا انکا احادیث سے ثابت ہے بخوف
درازی کے حدیثیں نہیں نقل کیں اور شادی میں کئی رسمیں کافروں اور فاسقوں
کی ہیں اسمیں سے یہی ہیں جیسے سہرا باندہنا اور سیندُہا باندہنا اور نوتوڑی کا رکھنا
نیچے مسند کے اور تیل چڑہانا اور مہندی لگانا اور ہنا کھیلنا اور کنگنا باندہنا اور دولہا
کی محبت کے لئے رسمیں معلوم کرنی اور وقت آنے دولہن کے ہنڈیا مرغ ذبح کرنا اور
کودی بہرنی اور سوا انکے رسمیں بُری بہتیرا ہیں پرہیز کرے انسے کہ اکثر غیر مومنین
کفر کا ہے معاذ اللہ منہ اربعین مسائل میں لکھا ہے کہ سہرہ تار نقرہ و طلا کا
مردونکو اصلا جائز نہیں اسلئے کہ استعمال طلا کا مردوں کے لئے مطلقا حرام ہے او

اگر بزرگون کو حاجت روا جانکر منتین اونکی مانے اور شگون بد کو موثر جانے
یعنے مثلاً اگر بلی رستہ کاٹ گئی یا چھینک ہوئی وغیر ذالک تو جس کام کو چلے ہو
وہ نہین ہونیکا یہ سمجھنا قبیل طیرہ کی سی ہے کہ جسکو آنحضرت صلعم نے فرمایا
ہے الطیرۃ شرک یعنے شگون بد لینا شرک ہے غرض کہ جو شرک اور کفر
کی باتین ہین اونکو ترک کرے کہ دنیا چند روزہ ہے اور وہان کوئی کام
نہ آویگا نہ مان نہ باپ نہ خصم نہ جورو نہ بیٹے نہ اور کوئی پس کمال اقتضاء
غفلت ہے کہ فرزند وغیرہ کی خاطر سے اپنی آخرت کو برباد کرے کہ کلام الله
اور کتابین حدیث وغیرہ کی بھری ہین اسکی برائی مین چنانچہ حضرت پیران پیر
سید عبد القادر جیلانی رحمہ الله فرماتے ہین کہ لوگ اس شرک سے غافل
ہین کہ اپنی خواہش نفسانی کے تابع ہو رہے ہین جیسے کہ الله تعالی فرماتا ہے
أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ یعنے کیا دیکھا تونے اوسکو کہ پکڑا ہے اوسنے
اپنی خواہش نفسانی کو معبود اپنا پس خیال تو کیجیے کہ اپنے مطلق خواہش نفسانی
کی پیروی کو شرک گنا چہ جائیکہ صریح شرک ہوا اور کلمات کفر سے کہ مظاہر حق
ترجمہ مشکوۃ شریف کے ہین فتاوی عالمگیری سے تفصیل لکھی ہین پھر کر
اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے کہ لائق ہے مسلمان کو یہ کہ پڑھا کرے
اس دعا کو صبح و شام اسلئے کہ یہ سبب ہے بچنے کی شرک اور کفر سے
بسبب دعا نبی صلعم کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ

شیئاً فاناً اعلم واستغفرک لما لا اعلم کذا فی الخلاصۃ
اور ساوین بڑی بات زناکاری ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ولا تقربوا
الزنا انہ کان فاحشۃ وساء سبیلا یعنے پاس مت جاؤ
زنا کے کہ بلاشبہ وہ ہے بیحیائی اور بری راہ اور حضرت ابن عباس
سے منقول ہے کہ فرماتے ہین وما ظہر الغلول فی قوم الا
القی اللہ فی قلوبہم الرعب ولا فشا الزنا فی قوم الا
کثر فیہم الموت ولا نقص قوم المکیال والمیزان
الا قطع عنہم الرزق ولا حکم قوم بغیر حق
الا فشا فیہم الدم ولا ختر قوم بالعہد الا سلط
علیہم العدو یعنے نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین
مگر کہ ڈالتا ہے اللہ اوسکے دلین خوف اور نہین پھیلتا زنا کسی قوم مین
مگر کہ کثرت ہوتی ہے اونمین موت کی اور نہین ناقص کرتی کوئی قوم پیمانہ
اور ترازو کو مگر کہ قطع کیا جاتا ہے اونسے رزق اور نہین حکم کرتی
کوئی قوم بغیر حق کے مگر کہ پھیلتا ہے اونمین کشت وخون اور نہین عہدشکنی
کرتی کوئی قوم مگر کہ مسلط ہوتا ہے اونپر دشمن انتہی یہ حدیث مشکوۃ کے
باب تغیر الناس مین ہے اور ساوین بڑی بات ہے نامحرم کے سامنے ہونا
اور کلام کرنا اوسے اور نامحرم وہ ہے کہ جسسے نکاح کرنا جائز ہو

بیان زنا مین

اور جیٹھ اور بیٹے چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی اور بہنوئی وغیر ذالک
بھی نامحرم ہیں انسے پردہ کرنا ضرور ہے اور ایسے ہی غلام بھی مذہب
حنفی میں اجنبی ہے محرم نہیں اوسنے بھی پردہ کرے مثل اور اجنبیوں کی
اور بڑی بات سب سے خاوند کا مال بیجا صرف کرنا پس ان چیزوں سے
پرہیز کرے کہ آنحضرت صلعم نے ایسی بیوی کی تعریف کی ہے اس حدیث
میں قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِىْ
تَسُرُّهُ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهُ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِىْ نَفْسِهَا وَلَا فِىْ مَالِهَا
بِمَا يَكْرَهُ یعنے عرض کیا گیا آنحضرت صلعم سے کہ کونسی عورت
بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے خاوند کو جبکہ دیکھے اوسکو اور فرمانبرداری
کرے اوسکی جبکہ حکم کرے اوسکو اور نہ مخالفت کرے یعنے نہ خیانت کرے
اوسکی بیچ نفس اپنے کے اور مال اپنے کے ساتھ اوس چیز کے کہ ناگوار
ہو خاوند کو اور بڑی بات سے ناپاک رہنا اور غسل کرنا اور نماز کو ترک کرنا جیسا
بعضی عورتوں کو عادت ہے کہ اگر صبح کو نہانے کی حاجت ہو تو نہا نہیں سکتیں
بسبب شرم اور کسل کے اور نماز کو ترک کرینگی سبحان اللہ میں حیا کی
وجہ جانتی ہیں کہ اپنے مالک حقیقی سے شرم نہیں کرتیں اور لوگوں سے شرم کرتی ہیں بہت
ت ہے ننگے نہانا گھر والوں کے سامنے اور ایک پائخانہ نہیں کرتی
ا عورتوں کو ملکر بیٹھنا کمال حیائی کی بات ہے ناف کے نیچے سے زانو

نیچے تو عورتوں کو بھی آپس مین ستر کا چھپانا واجب ہے اس بات کو سہل و
سبک جاننا بہت ہی برا ہے خوف کفر ہے اسمین عیاذاً باللہ منہ حیف
ہے کہ اکثر عورتین ایسے غافل ہین کہ پروا بھی نہین کرتین اور بڑی
بات ہے مسّی کی ریخ اور دہڑی جمانی ایسی کہ پانی اوسکے نیچے نہ پہونچے
کہ غسل ہی نہین اوترتا اور دہڑی جو ایسی ہو کہ منہہ بند کرنے سے معلوم
ہوتی ہو اور سہو پڑی بھی اوسکے وضو بھی نہین ہوتا کیونکہ منہہ بند کرنے پر
جتنا حصہ باہر رہے وہ جز ہے منہہ کا پس جن عورتین کہ بسبب اپڑی
مسّی کے مسّے ہونٹ پر پانی نہ پہونچا تو جز منہہ کا خشک رہا پس وضو کہان
ہوا جب وضو یا غسل نہوا تو نماز کیونکر ہوگی کہ طہارت شرط ہے نماز کی اس لئے
بھی کمال غافل ہین عورتین افسوس ہے کہ ذرہ سی زینت کے لئے نماز کو
برباد کر کے مستحق عذاب کے ہوتی ہین ایسے ہی تنگ تنگ چوڑیون کے پہننے
سے کہ جسکے کچھہ ہاتھہ خشک رہ جاوے یا تیمم کرنے مین ہاتھہ دوسرے
ہاتھہ پر کہین نہ پہونچے تو وضو اور تیمم نہین ہوتا پس جب طہارت نہوئی تو
نماز کہان ہوئی اور بھی بات ہے عورتون کے حق مین یہہ کہ باریک
کپڑے پہنکر مردونکی اور کافر و فاسق عورتون کے سامنے بی ستر ہو
کہ فرمایا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صِنفَانِ مِنْ اَھلِ
النَّارِ لَمْ اَرَھُمَا قَوْمٌ مَعَھُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ

اور استعمال نقرہ کا مثقال سے کم واسطے چہاپ کے مردونکو جائز ہے
جیسے کہ حدیث ترمذی مین وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے واسطے تیار کرنے
چہاپ کے پوچہا کہ یا رسول اللہ کس چیز سے بناؤن چہاپ فرمایا چاندی سے
اور تمام نکر اوسکو بقدر مثقال کے یعنے کم ایک مثقال ۴؁ ماشہ سے ہو انتہی اور سوائے
چہاپ کے استعمال چاندی کا بہی مردونکو درست نہین کذا فی کتب الفقہ اور اور عورتونکو
استعمال دونونکا جائز ہے مگر سہرہ کہ اوسکا استعمال عورتونکو بہی مکروہ ہے بسبب
مشابہت کفار کے اور مشابہت کفار کی حرام ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مَن تَشَبَّہَ بِقَومٍ فَھُوَ مِنھُم یعنے جو کوئی مشابہت کرے کسی قوم کی
پس وہ اونہین مین سے ہے انتہی اور سہرہ بہولونکا بہی بسبب مشابہت کفار کے
جائز نہین بلکہ ہار اور پہول کہ دولہ اور دولہن کے سر پر وقت نکاح کے یا بعد اوسکے
باندہتے ہین بدعت ہے اور مشابہت ساتہہ گبر و ترسا کے اور مشابہت کافرون اور گبرونکی
سے احتراز لازم ہے چنانچہ بیچ کتاب صراۃ الصفا کے بطور فتاوے کے ہے لکہا ہے کہ پہول
اوپر سر دولہ کے باندہتے اور دستار چہ یعنی پٹی تمامی یا مانند اوسکے کے سر پر کہنے بدعت
ہے اور بعضونے کہا کہ یہہ رسم گبرونکی ہے انتہی اور کنگنہ باندہنا دولہ اور دولہن کے ہاتہہ
مین بہی رسوم کفار سے ہے چنانچہ اسی کتاب مین بیچ فصل نکاح کے فتاوی مطالب المومنین
سے نقل کیا ہے کہ ایک قوم کے ہان رسم ہے کہ تہوڑی سی سرسون اور اسپند ایک کپڑے مین
باندہتے ہین کہ اوسکو کنگنہ کہتے ہین یہہ فعل مشتمل اوپر بہت سی بدعتون اور گناہون کے ہے

یہ ہے کہ یہہ طریق ہنود کا ہے اور شبیہ ہنود کی ساتھہ کفر ہے یا
اور اسی کتاب کی فصل مذکور مین یہہ بھی ہے کہ شدہ بعض باندہنا دولہ
مین رسم گبرون کی ہے خوف اسکا ہے کہ کافر ہووے اور جامع المومنین
مین لکہا ہے کہ ایک قوم کے ہان رسم ہے کہ ہتہیلیون پر پہول باندہتے ہین اور مینڈل
کہتے ہین شباہت گبرون کے ساتھہ ہوتی ہے اور اسی کتاب مین ہے کہ ایک قوم کے
ہان رسم ہے کہ تہوڑی سی سرسون اور اسپند لتہ مین باندہتے ہین اور اسکو کنگنہ کہتے
ہین اسکو دولہ کے ہاتہہ مین باندہتے ہین یہہ صریح ہے کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا کافر ہو جاوی
اور سید آدم بنوری نے اپنی کتاب مین کتاب علم الہدیٰ سے نقل کیا ہے کہ نکاح
مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزون مین خوف کفر کا ہے اور بعضے بدعت مین اور حرج
کوئی کہ وہ رسمین بجا لاوے علاقہ زوجیت کا درمیان مین سے برطرف ہو جاتا ہے اور
وہ نکاح اہل اسلام کا نہین ہوتا ہے اور فرزند اوس نکاح سے کہ پیدا ہوتا ہے نسب
اوس فرزند کا ثابت نہین ہوتا اگر ثابت ہو سو ساتھہ حرام زادگی کے منسوب ہوویگا تو
کنگنہ باندہنا کہ یہہ کفر صریح ہے کہ بنانیوالا اور راضی ہونیوالا اس عمل کا کافر ہوتا ہے
دوسرے یہہ کہ مکلوہ دیتے ہین کہ شتل ہر طرح طرح کی نقشون اور رسوم ہوتا ہے
اور تیسرے یہہ کہ دولہ کے سر پر بان اور بہتین باندہ عورتین آنچل الٹی مین اور دولہا کے
سر پر سایہ رکہتی ہین کرنا اس فعل سے دونون ملعون ہوتے ہین اسلئے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ لعنت خدا
کی اوس مرد پر کہ اپنے تئین مشابہ عورت کی کرے اور لعنت خدا کی اوس عورت پر کہ اپنے تئین مشابہ مرد کے کرے

اور چوتھے یہہ کہ انگوٹھا دولہن کا دودہ پانی سے دہوتے ہین اور دولہ کو پلاتے
ہین یہہ بہی رسوم گبرون کی ہی سے ہے اور خوف کفر کا ہے اسمین اور پانچوین یہہ
کہ ڈلیان مصری کی عورت کے بدن پر رکہتے ہین اور مرد اوسکو اپنے مونہہ سے
اوٹہاتا ہے ان افعال مین فاسق ہوتے ہین اور یہہ بہی رسوم گبرون کی ہے اور مشابہت
چارپایون کی ساتہہ رکہتا ہے چہٹے یہہ کہ وقت جلوہ کے سرخ دورہ لاتے ہین اور دولہ
کے گلے مین ڈالتے ہین اور مشاطہ تخت پر بٹہا کر ہر ایک عضو کو اعضاء دلہن سے بلکہ اوسکے
ستر کو بہی بانتی ہے اور عورتین دیکہتے ہین اور ہنستی ہین ان افعال مین سب ملعون ہوتی ہین
ساتوین یہہ کہ گالیان فحش دیتے ہین تا آنکہ اہانت مسجد اور محراب اور شملہ اور دستار
کی کرتی ہین اور اہانت ان چیزون کی کفر ہے آٹہوین یہہ کہ دولہہ گرد دولہن کے سات
بار پہرتا ہے اور یہہ رسوم کفار سے ہے اور خوف کفر ہے اسمین نوین یہہ کہ فرج
عورت کی شربت سے دہوتے ہین اور دولہن اوسمین پیشاب بہی کر دیتی ہے اور
دولہ کو پلاتے ہین اسمین بہی خوف کفر کا ہے دسوین یہہ کہ سرمہ سیاہی کے یعنے کاجل
سے مرد کو زینت دیتے ہین یہہ بہی باتفاق مکروہ ہے اگر کہین کہ یہہ ایک راہ و مذہب
ہے تو کافر ہوت گیارہوین یہہ کہ دولہہ کو طوق نقرہ اور بعضونکو لباس عورتونکا پہناتے
ہین یہہ بہی بدعت سیئہ ہے تمام ہوئی عبارت سیف صارم کی اور رسم آرسی مصحف
کی کہ مروج اس دیار کی ہے شریعت محمدیہ مین کچہہ اصل اوسکی کسی کتاب مین دیکہی نہین
(ای رواج)
گئی ہے وہ بہی بدعت ہے کہ ترک اوسکا اشد الیق ہے اور اوپر بہی آرسم

بیان آرسی مصحف

ہے وَ ولد کو سرخ کپڑے پہنئے کہ مردونکی لئے سرخ رنگ پہننا حرام ہے منقول ہے
نبی صلعم سے کہ فرمایا آپنے یعنے بچو تم سرخ رنگ سے اسلئے کہ وہ زینت شیطان
سے ہے اسلئے کہ تحقیق شیطان دوست رکہتا ہے سرخ رنگ کو اور اور بری رسم
ہے ریشمی کپڑا پہنانا ولد کو اور لڑکے خورد سال کو بہی اور مہندی لگانی ولد کے
ہاتہہ مین یا پانوئین اسلئے کہ استعمال ریشم کا اور مہندی کا بطور تزئین کے جائز نہیں
ہے مرد کو اگرچہ خورد سال ہو شادی مین ہو یا غیر شادی مین چنانچہ اشباہ والنظائر
مین لکہا ہے مَا حَرُمَ عَلَى الْبَالِغِ فِعْلُهُ حَرُمَ عَلَيْهِ فِعْلُهُ بِوَلَدِهِ الصَّغِيرِ فَلَا يَجُوزُ اَنْ
يَسْقِيَهُ خَمْرًا وَلَا اَنْ يُلْبِسَهُ حَرِيرًا وَلَا اَنْ يَخْضِبَ يَدَهُ بِحِنَاءٍ اَوْ رِجْلَهُ
یعنے جو کچہہ حرام کیا گیا ہے بالغ پر کرنا اوسکا حرام کیا گیا ہے اوسپر کرنا اوسکا واسطے فرزند
خورسال اپنے کے پس نہین جائز ہے یہہ کہ پلاوے اوسکو شراب ورنہ یہہ کہ پہناوے ریشمی کپڑا اور نہ یہہ کہ
مہندی لگاوے اوسکے ہاتہہ مین یا پانوٴن مین انتہے اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا
کہ شراب یا اور نشہ کی چیز بچے کو پلانی یا کہلانی جائز نہین جیسے یہان بچہ کو وقت
ختنہ کے بہنگ پلاتے ہین یا سیوں کہلاتے ہین یہہ حرام ہے اسلئے کہ
حدیث شریف مین آیا ہے اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ یعنے خمر وہ چیز ہے کہ ڈہانکے عقل کو
اور آیا ہے كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ یعنے ہر چیز نشہ کرنیوالی حرام ہے انتہے اور گناہ اسکا پلانیوالے پر
اور کہلانیوالے پر ہوتا ہے چنانچہ نصاب الاحتساب مین آیا ہے کہ لَا يَنْبَغِي اَنْ
يُخْضَبَ يَدُ الصَّبِيِّ وَرِجْلُهُ بِالْحِنَاءِ وَيَحْرُمُ عَلَى الصَّبِيِّ شُرْبُ

وَاَكْلُ الْمَيْتَةِ وَالْاِثْمُ عَلَى الَّذِيْ اَسْقَاهُ وَاَكَلَهُ یعنے جائز نہیں ہے
مہندی لگانی لڑکے کے ہاتہہ اور پانوں میں اور حرام ہے لڑکے کو پینا شراب کا اور کہانا
مردار کا اور گناہ اسکا پلانیوالے پر اور کہلانے والے پر ہے انتہے اور اور بری رسمیں ہیں
مسلور ہونا دولہ کا گشت کے لئے ہمراہ براتیوں کے واسطے اظہار شوکت کے اور باجے بجوانے اور
آتش بازی چھوڑنی اور ناچ و رنگ کرنا اور داخل ہونا اجنبی عورتوں کا دولہ کے پاس اور
کلام کرنا اوسے اور رسمیں خرافات وہاں جاکر کرنی چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز محدث
دہلوی نے بیچ بیان رسومات ممنوعہ نکاح کے لکہا ہے وَلَا یَجُوْزُ تَضْیِیْعُ الْمَالِ
بِاِحْرَاقِ الْبَارُوْدِ وَالْکَاغَذِ وَرُکُوْبُ الْخَیْلِ وَالطَّوْفُ بِا
لْبَلَدِ مِنْ غَیْرِ حَاجَةٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ
خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بَطَرًا وَّرِئَآءَ النَّاسِ وَاِظْهَارُ الْمَعَازِفِ
لِلْمَلَاهِیْ وَاِظْهَارُ لَعِبِ اللَّاعِبِیْنَ وَسَتْرُ حِیْطَانِ الْبَیْتِ
بِالثِّیَابِ الْجَمِیْلَةِ تَزْیِیْنًا وَدُخُوْلُ النِّسَاۗءِ الْاَجْنَبِیَّاتِ
لَى الزَّوْجِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْعَقْدِ وَکَلَامُهُنَّ مَعَهٗ وَمَسُّ
نِهٖ وَاُذُنِهٖ وَوَضْعُ النَّبَاتِ عَلٰی جِسْمِ الزَّوْجَةِ وَاَمْرُ الزَّوْجِ
بِرَفْعِهٖ بِلِسَانِهٖ وَوُقُوْفُ النِّسَاۗءِ حَوْلَ الزَّوْجِ وَالزَّوْجَةِ
رَ الْخَلْوَةِ کُلُّهٗ مِنَ الْبِدْعَاتِ الْمُحَرَّمَةِ یعنے جائز نہیں ہے
یع کرنا مال کا ساتہہ جلانے بارود و کاغذ کے اور جائز نہیں ہے سوار ہونا

گھورتے میں پیادہ پہرنا شہر میں بغیر حاجت کے فرمایا اللہ تعالی نے اور نہ ہو تم مانند
ان لوگوں کی کہ نکلے اپنے گھروں سے از راہ تکبر اور دکھلانے لوگوں کے اور جائز نہیں
ظاہر کرنا جہیز کا جوڑوں کا اور ظاہر کرنا تماشا تماشا کہ نیر ہوں گا اور ڈھانپنا گھر کی دیواروں کا
اچھے اچھے کپڑوں سے زینت کے لیے اور داخل ہونا اجنبی عورتوں کا دولہہ کے پاس بعد
فارغ ہونے نکاح سے اور جائز نہیں ہے کلام کرنا عورتوں کا دولہہ سے اور ملنا
دولہہ کے ناک کان کا اور رکھنا مصری کا دولہن کے بدن پر اور حکم کرنا دولہہ کو سجدہ کرنے
اور اٹھانا اسکو اپنی زبان سے اور جائز نہیں ہے جمع ہونا عورتوں کا گرد دولہہ
کے وقت خلوت کے یہہ سب بدعات محرمہ سے ہیں انتہی اور فتاوی کبیری
میں ہے کہ بجانا نقارہ کا اور سننا اسکا حرام ہے اسلیے کہ یہہ سب آلات لہو
کے ہیں مگر نقارہ بجانا بیچ جہاد کے درست ہے اسلیے کہ
پراگندہ مجتمع ہوتے ہیں پس اس مقام میں بجانا نقارے کا جائز
انتہی اور ڈھول اور تاشہ وغیرہ نقارہ کے حکم میں ہے اسلیے کہ یہہ سب آلات لہو
ہیں اور سعادیہ میں ہے ویحرم استعمال الملاهي التي تطرب من غير غناء
كالعود والطنبور والمعزفة والقصبة والمزمار وعن مجاهد انه قال كان
عبد الله بن عمر فسمع صوت طبل فادخل اصبعيه في اذنيه ثم قال
هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع وعن
نافع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال استماع الملاهي

نزدیک شافعی کے حاصل یہہ کہ ایسا نکاح ان دو سبب مذکورہ سے نزدیک شافعی کے صحیح
نہیں ہوتا ہو نکاح ایسا کرنا چاہیے کہ سبھون کے نزدیک درست ہووے اور خزانۃ الروایہ مین تصحیح
سے منقول ہے ، واعلم ان جنس ھذہ المسائل ثلثۃ انواع منھا
ما یکون خطاءً ولکن لا یوجب الکفر فیومر فاعلہ بالانابۃ
والاستغفار ومنھا ما فیہ اختلاف فیومر باستجداد النکاح
احتیاطًا وبالتوبۃ والانابۃ ومنھا ما ھو کفر بالاتفاق
وانہ یوجب احباط جمیع اعمالہ ویلزمہ اعادۃ الحج ان
حج ویکون وطیہ مع امرأتہ زنًا والولد المتولد فی ھذہ الحالۃ
ولد الزنا فانہ ان اتی بکلمۃ الشھادۃ بعد ذلک بحکم العادۃ
ولم یرجع عما قال او فعل لم یرتفع الکفر وھو اعنا (یعنی جان تو کہ
جنس ان مسائل کی تین قسمین ہین بعضی انمین سے خطا ہین ولیکن نہین لازم کرتی
کفر کو پس حکم کیا جاوے کرنیوالا اوسکا ساتھہ رجوع کرنیکے طرف خدا کی اور استغفار
کی اور بعضے اونمین مختلف فیہ ہین پس حکم کیا جاوے ساتھہ تجدید نکاح کے احتیاطًا اور
ساتھہ توبہ کے اور رجوع کیطرف اللہ تعالی کی اور بعضے انمین سے کفر ہین بالاتفاق
تحقیق وہ لازم کرتے ہین حبط کرنے اعمال اوسکے کو اور لازم آتا ہے اعادہ حج
کا اگر کیا ہوا ہے اور ہوتی ہے صحبت کرنی [ہمبستر ہونا] اوسکے ساتھہ بیوی اپنی کے زنا اور اولاد
کہ پیدا ہوتی ہے اس حالت مین ولد الزنا ہوتی ہے تحقیق وہ شخص اگر کہتا ہے

کلمہ شہادت کا بعد اسکے بسبب جاوت اسکے اور رجوع نہیں کرتا ہے اوس چیز سے
کہ کبھی ہے یا کی ہے وہ نہیں ہوتا ہے کفر اوسکا اور یہی مختار ہے تمام ہوئی عبارت
اربعین کے پس عورتونکو چاہیئے کہ جہان گانا بجانا وغیرہ ایسا ہوتا خلاف شرع ہوں وہان
کے جانے سے احتراز کریں اور خاوندونکو چاہیئے کہ منع کریں انکو وہانکے جانے سے
اور عورتیں فرمانبرداری کریں اونکی اور تابع رسم وآئین برادری کے ہرگز
نہوں کہ یہاں کی بدنامی سہل ہے ایسا کام نکریں کہ میدان حشر میں کہ اولین و
آخرین سب ہاں جمع ہونگے ذلیل و رسوا ہوں کتاب اربعین مذکور میں لکھا ہے کہ اگر
کوئی کہے کسیکو کہ ہمارے تئیں رسوم مروجہ اس دیار کی سے چارہ نہیں موافق
شرع کے ہوں یا نہوں اسلیئے کہ محفل شادی رواج کے بدون ان رسوم کے
مثل ماتم میت کے ہوتی ہے اور ہم تابع رسوم اہل زمانہ کے ہیں شادی ہو
یا غم تمکو اختیار ہے کہ اپنے گھر میں جو کچھ چاہو کرو اور ہم اپنے گھر میں جو کچھ
چاہینگے کرینگے عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود ہم پر حکومت تمہاری نہیں
ہو سکتی تو ایسے کلمات کہنے از روی حکم شرع شریف کے نہایت برے ہیں
اسلیئے کہ حکم خدا و رسول کو رسموں کے مقابلہ میں سہل و سبک جانا اور رسوم
مروجہ کو کہ اکثر اونکی مشتمل اوپر گناہوں اور بدعت اور ضلالت کے ہیں محکم و
مضبوط پکڑا گویا کار دنیا کو امور آخرت پر ترجیح دے پس اگر آخر عمر تک اسیطرح
بسر کرے خوف زوال ایمان کا ہے معاذ اللہ من ذلک شاہ فی ذخیرہ میں ذکر کیا

سے وَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ نُعَلِّیْ حُکْمُ الشَّرْعِ فِیْ هٰذِہِ الْحَادِثَۃِ کَذَا فَقَالَ
ذٰلِکَ الْعُمَلُ مِنْ رَسْمٍ کَارْ بِحُکْمِ شَرْعٍ نے کَفَرَ عِنْدَ بَعْضِ الْمَشَائِخِ
یعنے جبکہ کہی آدمی کسے سے کہ حکم شرع کا اس حادثہ مین اس طرح ہے پس کہے وہ
شخص کہ مین رسم پر چلتا ہون شرع پر نہیں چلتا تو کافر ہو جاتا ہے نزدیک بعض
مشائخ کے انتہی پس وسکو لازم ہے کہ جلدی توبہ کرے اور رسوم خلاف
شرع سے باز آوے اور اگر توبہ نکی اور اوسپر اصرار کیا اور یا اچہا جانا اوسکو
پس کفر کیطرف کہینچ لیجاتا ہی چنانچہ فتاوے خاویہ واسکی رسالہ امام شہاب الحق والدین
کے سی کرادسمین نحو اور بدائی سے لاباءً نقل کیا ہے حکی عن ابی نصرٍ
الدَّبُوْسِیْ عَنِ الْقَاضِیْ ظَہِیْرِ الدِّیْنِ الْخَوَارِزْمِیْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مَنْ سَمِعَ
الْغِنَاءَ مِنَ الْمُغَنِّیْ اَوْ مِنْ غَیْرِ الْمُغَنِّیْ اَوْ یَرٰی فِعْلًا مِنَ الْحَرَامِ فَحَسَّنَ ذٰلِکَ
بِالْاِعْتِقَادِ اَوْ بِغَیْرِ اِعْتِقَادٍ یَصِیْرُ مُرْتَدًّا فِی الْحَالِ بِنَاءً عَلٰی اَنَّہٗ اَبْطَلَ
حُکْمَ الشَّرِیْعَۃِ وَمَنْ اَبْطَلَ حُکْمَ الشَّرِیْعَۃِ لَا یَکُوْنُ مُؤْمِنًا عِنْدَ کُلِّ
مُجْتَہِدٍ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ تَعَالٰی طَاعَتَہٗ وَاَحْبَطَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلَّ حَسَنَاتِہٖ
وَبَانَتْ مِنْہُ اِمْرَاَتُہٗ فَاِنْ تَابَ لَا یَجِبُ الْقَتْلُ اِلَّا اَنَّہٗ یُضْرَبُ
وَیُحْبَسُ لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ
فَاِنْ قَتَلَہٗ قَاتِلٌ قَبْلَ عَرْضِ الْاِسْلَامِ کُرِہَ ذٰلِکَ وَلَا شَیْءَ
عَلَیْہِ اِنْتَہٰی یعنے منقول ہے ابی نصر دبوسی سے کہ روایت کی قاضی

ظہیر الدین خوارزمی سے ہے کہ جسنے سنا گانا قوال سے یا غیر قوال سے یا دیکھا کوئی
فعل حرام پس اچھا کہا اوسکو باعتقاد یا بغیر اعتقاد تو وہ ہوجاتا ہی مرتد اوسی وقت
بنا بر اسکے کہ اوسنے باطل کیا حکم شریعت کو اور جسنے باطل کیا حکم شریعت کو نہیں ہوتا
ہی وہ مومن سب مجتہدون کے نزدیک اور قبول نہیں کرتا اللہ تعالی عبادت اوسکی و
اور نابود کرتا ہے اللہ تعالی تمام نیکیاں اوسکی اور جدا ہی ہوجاتی ہی اوسسے
بیوی اوسکی پس اگر توبہ کی واجب نہیں ہے تا قتل وسکا والا مارڈالا جاوی گردن اوسکی بسبب
فرمانے آنحضرت صلعم کے کہ جو کوئی تبدیل کری دین اسلام کو پس مار ڈالو اوسکو
پھر اگر قتل کیا اوسکو قاتل نے پہلے عرض کرنے اسلام کے اوسپر مکروہ ہے پھر قتل
اور نہیں آتا اوسپر کچھ اور حماویہ میں بھی ہے فَاِنَّ صِحَّةَ التَّصْدِیْقِ وَالْاِقْرَارِ
بِالتَّوْحِیْدِ لَا یَکُوْنُ مَعَ اِنْکَارِ شَیْءٍ مِّنَ الشَّرَائِعِ فَقَالَ مُحَمَّدٌ رح فِی السِّیَرِ الْکَبِیْرِ
مَنْ اَنْکَرَ شَیْئًا مِّنَ الشَّرَائِعِ فَقَدْ اَبْطَلَ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ اِنَّ
مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا رَجَعَ غَضْبَانَ اَسِفًا وَاسْتَمَعَ الصِّیَاحَ
کَانُوْا یَرْقُصُوْنَ حَوْلَ الْعِجْلِ وَیَضْرِبُوْنَ الدُّفُوْفَ وَالْمَزَامِیْرَ
فَقَالَ هٰذَا صَوْتُ الْفِتْنَةِ یعنی پس تحقیق صحت تصدیق اور اقرار ساتھ
توحید کے نہیں ہوتا باوجود انکار کسی چیز کے شرائع سے پس کہا محمد رح نے
سیر کبیر میں کہ جسنے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سے پس تحقیق
باطل کیا کہنا کلمہ لا الہ الا اللہ کا منقول ہے کہ تحقیق موسی علیہ السلام جب کہ

پھر بیٹے کو وطور سے غصہ تاک افسوس کرتے ہوئے اور سختی آوازین اور تھے لوگ رقص کرتے گردگوسالہ کے کہ سامری نے بنایا تہا اور بجاتے تھے دف اور مزامیر پس فرمایا یہہ صورت فتنہ کی ہے انتہی پس جانکہ امر ہاشر ویدہ مثل رقص اور آلات لہو کی قسم معازف و مزامیر سے کہ نقارہ و ڈہول اور تاشہ اور مرفا اور طنبورہ اور سارنگی اور شہنا اور آتش بازی اور آرایش وغیرہ میں موجود ہون خواہ ہیچ مجلس عقد نکاح کے اور خواہ اور شادیوں مین شریک ہونا اور جانا وہان از روی حکم شریعت کے جائز نہین ہے بلکہ حرام ہے چنانچہ فقہ اور حدیث کی کتابون مین مشہور و نامکو ہے اور فرمایا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین مین هٰذا اِذَا کَانَ خَالِیًا عَنِ المُنکَرِ فَاِنْ حَضَرَ مُنْکَرٌ کَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُوْدِ وَالنَّایِ وَالرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِیْرِ وَالشَّیْنِ وَالشَّبَّابَۃِ وَالْجُعْرَانِ اَلَّذِیْ یَلْعَبُ بِہٖ الْکُرْدُ لَا یَجْلِسُ ھُنَاکَ لِاَنَّ جَمْعَ ذٰلِکَ مُحَرَّمٌ یہہ یعنی حاضر ہونا مجلس وغیرہ مین اوس وقت ہے کہ خالی ہو منکرات سے پس اگر موجود ہو کوئی منکر مانند نقارہ اور مزامیر اور عود اور نے اور رباب اور آلات سرود و طنبورہ اور شین اور شبابہ اور جعران کے کھیلتے مین ساتھ اوسکے مشرک تو بیٹھے وہان اسلئے کہ یہہ سب حرام مین انتہی اور ہر مسلمان کو واجب ہے کہ امور منہیات اور معصیت اور مجالس اہل بدعت کی سے اگرچہ قرابت قریبہ

رکہتے ہوں مانند ماں اور باپ اور بہن اور بیٹا اور بیٹی اور بیوی وغیرہ تک
کے اجتناب کرے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ
الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ کَانُوْٓا
اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ الاٰیۃ
یعنے نہ پاویگا تو اوس قوم کو کہ ایمان رکہتی ہیں ساتہہ اللہ کے اور دن آخرت
کے اس صفت کہ دوستی کریں ساتہہ اوس شخص کے کہ مخالفت کرے اللہ کی
اور اوسکے رسول کی اگرچہ ہوں وہ باپ انکے یا بیٹے انکے یا بہائی انکے
آیہ تک کہ سورۂ مجادلہ میں اسکا مذکور ہے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے
لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ نَھَتْھُمْ عُلَمَآءُھُمْ فَلَمْ یَنْتَھُوْا
فَجَالَسُوْھُمْ فِیْ مَجَالِسِھِمْ وَاٰکَلُوْھُمْ وَشَارَبُوْھُمْ فَضَرَبَ
اللّٰہُ قُلُوْبَ بَعْضِھِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَھُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاؤدَ وَعِیْسَی
ابْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ کَذَا فِی الْمِشْکٰوۃِ
یعنے جبکہ پڑے بنی اسرائیل گناہوں میں منع کیا اونکو اونکے علمانے پس باز رہے وہ پہر بیٹہا کئے
اونکے ساتہہ علما اونکے اونکی مجلسوں میں اور اونکے ساتہہ کہایا پیا پس سخت ویسا ہو گئے دل
بعضو نکے یعنے جنہوں نے گناہ نہیں کیا تہا بسبب صحبت گناہ گاروں کے
یعنے پس ہو گئے سبہو نکے دل سخت اور بعید قبول کرنے خیر و رحمت سے بسبب
معاصی کے اور یہ سبب مخالطت بعض اونکے کے بعض سے پس لعنت کے

اللہ تعالی نے انکو اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم علیہا السلام کی یہہ
بسبب انکے کہ نافرمانی کی اونہون نے اور تھے وہ حد سے گذرنے والے
یہہ حدیث مشکوۃ مین ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے فلا تقعد بعد الذکری
مع القوم الظلمین یعنی بیت بیٹھہ بعد یاد دلانے کی ہمراہ قوم ظالمون
کے سننے تغنیہ نہ اگانا بغیر ساز کے جائز ہے یا نہین پس اسمین اختلاف کیا ہے
علما نے بعضون نے مباح مطلق کہا ہے اور بعضون نے مکروہ مطلق لیکن
بحر الرائق مین لکہا ہے کہ اصل مذہب حرمت ہے مطلقا جیسے کہ نقل کیا ہے اسکو
در مختار مین ومنہم من اباحہ مطلقا ومنہم من کرہہ مطلقا وفی البحر و
المذہب حرمتہ مطلقا فانقطع الاختلاف بل ظاہر الہدایۃ
انہ کبیرۃ ولو لنفسہ انتہی عبارۃ الدر یعنی بعضے علما وہ ہین
کہ غنا کو اونہون نے مباح مطلق کہا ہے اور بعضے وہ ہین کہ اونہون نے مکروہ مطلق کہا اور بیچ
بحر الرائق مین لکہا ہے کہ اصل مذہب حرمت اسکی ہے مطلقا پس منقطع ہوا اختلاف بلکہ ظاہر ہدایہ سے
یہ تحقیق وہ کبیرہ ہے اگرچہ واسطے نفس اپنے کی ہو تمام ہوئی عبارت در مختار
کی اور فتاوی حمادیہ مین یہہ حدیث آنحضرت صلعم سے نقل کی ہے ما من رجل
یرفع صوتہ بالغناء الا بعث اللہ علیہ شیطانین احدہما علی ہذا المنکب والآخر
علی ہذا المنکب لا یزالان یضربانہ بارجلہما حتی یکون ہو الذی یسکت انتہی
یعنی نہین ہے کوئی شخص کہ بلند کرے آواز اپنی ساتھ گانے

باب بیچ بجانے دف کے شادیوں میں اعلان نکاح کیلئے

کی مگر یہ بجتا ہے اور یہ شعین گناہی اللہ تعالے اوسپر دو شیطان کہ ایک دونکین
ایک شانہ پہ ہوتا ہے اور دوسرا دوسرے شانہ پہ پس ہمیشہ دونون مارتے ہیں
اوسکو ساتھ لاتون اپنے کی یہانتک کہ وہ چپ ہوتا ہے اور بجانا دف کا بغیر کا
کے واسطی اعلان نکاح کے مباح ہی جیسا کہ ہدایہ مین لکہا ہے کہ طبل
غزاۃ اور دف کہ مباح ہے بجانا اوسکا شادی مین تاوان دے بجاوین ساتہہ
ملف کرنیکے بلا خلاف کسیکی عبارت ہدایہ اور در المختار سے معلوم ہوا کہ غنا اصل
مذہب مین حرام ہے اور بجانا دف کا بغیر گانے کی مباح ہے واسطی اعلان
نکاح کے اور بیدید الانام مین صراحی ہی لکہا ہے کہ مضایقہ نہین دف بجانی
کا نکاح کے سنتین اعلان نکاح کے لئی وقتیکہ دف چہا نجہہ دار نہوا در
اوسکے بجانے مین نیت کہیل کی اور گانا نہہوسلی کہ مکروہ ہے کہیل اور گانا
اور اوسمین یہی ہے کہ سننا اچون کا اور بیٹہنا اوسپر فسق ہے لیکن بجانا
دف کا واسطی اعلان نکاح کی اسطرح چاہئے جیسے کہ طبل یعنی نقارہ کو بجاتے ہین
انتہی اور حمادیہ مین ہے کہ کہا معطی نے کہ کہا ابو مہاجر نے کہ خبر دی ہمکو
ابان بن عباس نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق اللہ تعالی
نے مکروہ رکہا تمہارے لئی شراب اور جوئی اور مزامیر اور الات سرود کو
اور ڈہول اور دف کو مین نے پوچہا بیٹے ابو المہاجر سے کہ کیونکر بجاتی تہی دف بیچ
زمانہ رسول خدا صلعم کی پس کہا عورت جب بیاہی جاتی مگر بیٹی شادی پہر چلتی لڑکی

بسبب ڈومنی او نچے پر اور سارنگی لکڑی چلنی پر سناتی لوگونکو کہ شادی ہے آج ہے
اور گانا ڈومنی کا ساتھہ دف کے اگرچہ عورتونکی محفل مین ہو جایز نہین اسلئے کہ اس صورت مین جمع کرنا
ہے مباح و حرام مین اور جہانکہ مباح و حرام جمع ہون حرام کو ترجیح دیتے ہین جیسے کہا
اشباہ مین اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام وبمعناہا ما اجتمع محرم
ومبیح الا غلب المحرم انتہی یعنے جبکہ جمع ہو حلال و حرام غالب ہوتا ہے حرام اور معنی اسکے
یہہ ہے کہ جمع نہین ہوتی ایک چیز حرام کرنے والی و مباح کرنیوالی مگر کہ غالب ہوتی ہے حرام کرنیوالی تمام
ہوئی عبارت اشباہ کی اور دینا کچہہ ڈومنیون وغیرہ کو گانے پر اجرت گانے کی ہوتی ہے
اور دینا اور لینا اجرت کا گانے پر حرام ہے چنانچہ عبارت ہدایہ کی کہ کتاب الاجارہ مین ہے اس معنی پر دلالت کرتی ہے
ولا یجوز الاستیجار علی الغناء والنوح وکذا سایر الملاہی لان
الاستیجار علی المعصیۃ والمعصیۃ لا تستحق بالعقد یعنے جایز نہین ہے
نوکر و مزدور مقرر کرنا غنا و نوحہ پر اور سب کھیل مین تمام باجے اسلئے کہ یہہ نوکر و مزدور پکڑنا
ہے گناہ پر اور گناہ مستحق عقد کا نہین ہوتا انتہی تمام ہوئی عبارت ہدایہ کی اور حضرت شیخ الاسلام
نے کہ بڑے محدث مین اولاد حضرت شیخ عبدالحق کی سے ترجمہ بخاری مین لکہا ہے کہ فقہا کو کہ اہل تقوی
اور امانت اور مقتدای دین ہین بیچ حرمت اور کراہت غنا کی تشدید و تغلیظ ہے اور حکم
اور مشہور تر یاران امام کا قول ساتھہ کراہت کے ہے اور اطلاق حرام کا بھی آیا ہے قاضی ابو الطیب
نے حرام ہونا غنا کا عامر شعبی و سفیان ثوری و حماد و نخعی و رفاکبی سے نقل کیا ہے اور منقول
ہے اہل مدینہ اور کوفہ و عراق سے بہی اور بغوی نے معالم مین کہا ہے کہ غنا حرام ہے حکم

یعنے دف حلال ہے اور غنا حرام ہے ۱۲ منہ

ناجایز ہونا ڈومنیونکو اجرت دیکر یا بی اجرت کے گوانا اگرچہ ساتھہ دف کے گا دین ۱۲

دیان مین آور قرطبی نے کہا کہ خلاف نہین ہے بیچ حرام ہونے اوسکے
کے اسلئے کہ وہ قبیل لہو ولعب کی سی ہے کہ مذموم ہے بالاتفاق تمام
ہوا قول حضرت شیخ الاسلام کا آور قاضی عصمت اللہ سہارنپوری نے
ایک رسالہ حرمت غنا مین لکہا ہے کہ اوسمین آیات اور احادیث وقول
فقہا سے حرمت اوسکی ثابت کی ہے اگر کوئی اوسکو نظر انصاف سے
دیکہے تو رنگ کے پاس نہ پہٹکے چنانچہ تہوڑا سا مضمون اوسکا بطور نمونہ کے
لکہا جاتا ہے کہ روایت کیا حکیم ترمذی نے نوادر الاصول مین کہ جسنے کان رکہا
طرف آواز راگ کے نہین اذن دیا جاویگا اوسکو یہہ کہ سنے آواز روحانیین کو
جنت مین کہا گیا کہ کہان ہین روحانی فرمایا قرا اہل جنت کی انتہی اور اگر کوئی
کہے کہ کیا دلیل ہے کہ جہان حرام ومباح جمع ہون تو حکم ساتہہ حرام کے کرین
ہم اور ساتہہ مباح کے نکرین اسکا جواب ہم یہہ دینگے کہ تمام اماموں
اصول فقہ کے نے اجماع کیا ہے اس پر کہ جہان دو روایتین یعنے فقہ کی
یا دین ہم یا دو حدیثین مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کو پہونچی ہون کہ ایک
اونمین سے دلالت کرتی ہو کہ فلانی چیز مباح ہے اور دوسری
دلالت کرتی ہو کہ وہ چیز حرام ہے اور
ناسخ معلوم نہین کہ یہہ حدیث اول صادر ہوئی ہے یا وہ تو اتفاق تمام علما کا
ہے اس پر کہ وہ حدیث کہ دلالت حرمت پر کرتی ہے راجح اور ناسخ ہے

وجہ جواز کہ مباح وحرام ایک چیز میں جمع ہوں تو وہ چیز حرام ہوگی اور یہ بات
اصول بزودی میں ثابت ہوچکی ہے عالم کامل چاہیے تا اصول فقہ کو معلوم
کرے تمام ہوا کلام قاضی عصمت اللہ کا پس اگر بہ نظر انصاف دیکھیے ان
روایتوں سے حرمت مزامیر راگ کی بھی صراحۃً ثابت ہوتی ہے اور قطع نظر
اسکے جن علما نے کہ جواز اسکا لکھا ہے اونہوں نے بھی بہت سی قیدیں
لگائی ہیں از آنجملہ ایک یہہ قید ہے کہ اوس راگ میں جھوٹ اور فحش وغیرہ
مضمون نہ ہو پس اسوقت میں وہ کہاں ہے اکثر غزلیں وغیرہ جھوٹ اور مبالغہ
سے خالی نہیں پس ضرور ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیے نہ مردونکو سننا چاہیے اور
نہ بیبیونکو سننا چاہیے خواہ اپنے گھر میں خواہ غیر کے گھر میں جا کر
اور عورتوں کو اس بات میں بھی اطاعت کرنی چاہیے اپنے خاوندوں کی اور
بعض اوقات لوگ گانے بجانے میں تو شریک نہیں ہوتے لیکن اہتمام میں وہ
اوس محفل کے رہتے ہیں یا بعضے مکان یا فرش وغیرہ دیتے ہیں وہ بھی شریک
ہیں اوس گناہ میں اللہ تعالی فرماتا ہے وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
یعنے آپس میں مدد کرو نیکی اور تقوی پر اور نہ مدد کرو گناہ اور ظلم پر اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ
جو کوئی باعث اور سبب گناہ کا ہوتا ہے اوسکو بھی اتنا ہی گناہ ہوتا ہے کہ جتنا اوسکے کرنیوالے کو
برابر حصہ اسکو میں ہوتا ہے پس بالکل پرہیز کرنا چاہیے ایسا بھی کہ شریک ہو اوسکا اور نہ ہرگز سبب اوسکا بنا
چند روزہ ہے کیوں اسکی خاطر اپنی آخرت برباد کرے ایک حدیث میں آیا ہے کہ بدترین آدمیوں کا

مرتبہ میں دن قیامت کے اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ غیر کی دنیا کے لئے
اپنی آخرت برباد کرے معاذ اللہ منہ اور ایک چیز بری اور ہے کہ اوسکی
برائی کا خیال بھی نہیں کسیکو وہ رسم بخیری کی ہے کہ جب دولہ دولہن بعد نکاح کے
اول مجامعت کرتے ہیں تو اونکی خوشی میں بیٹی والے بخیری بخیر بھیجتے ہیں
دولہ کے یہاں ہوا کیا بیحیائی ہے ذرا اسکی قباحت کو سمجھنا تو چاہیے کہ کیا کیا
برائیاں اسمیں ہیں کہ آن حضرت صلعم نے جس امر کے (یعنی قربت صحبت) اخفا کو عزیز رکھا ہو اوسکو یہ
شہرت دیتے ہیں اور جو کہ باغیرت ہیں اونکی جبلت میں اسکا اخفا ملحوظ ہوتا ہے
پھر بھیجنے والے نے تو ایسی بیحیائی کی اب وہ بخیری جسکے یہاں جاتی ہے
وہ مبارکبادی دیتا ہے خیال تو کریں کہ کیا شرم معلوم ہوتی ہوگی وسوت
لیکن چونکہ رواج اس رسم کا بہت ہے شاید شرم نہ آتی ہو خیال کر کر دیکھیں
تو اس میں بھی خوف کفر ہے کہ امر بیحیائی پر خوشی کرنا اور مبارکبادیاں دینی اور بیحیا
جاننا اوسکو ہوتا ہے غرضکہ جو ایسی رسمیں ہیں مردوں کو چاہیے کہ منع کریں
عورتوں کو اوسسے اور عورتوں کو چاہیے کہ فرمانبرداری کریں اپنے
خاوندوں کی اونکی اور اکتفا کریں اون رسموں پر جو حضرت کے اور صحابہ کرام کے
وقتوں میں ہوتی تھیں اور حضرت سے اس بابمیں بقدر ثابت ہوا ہے کہ جب حضرت
فاطمہ رض کا نکاح کرنے لگے تو کچھ خوشبو لگائی اونکے لئے اور حکم کیا
لوگونکو جہیز تیار کرنے کا پس تیار کی گئی ایک چارپائی خرما کی ہی ہوسے

رستی کی اور بیٹھا رکی گئی ایک توشک چمڑے کی کہ بہرا تہا اوسکے اندر
لیف خرما یعنی پوست درخت خرما کا اور حضرت علی رضہ سے فرمایا کہ جب تمہارے
پاس فاطمہ آوین تو اوسے کچہہ کلام نکرنا یہانتک کہ آؤ مین تمہارے پاس
پس آئین حضرت فاطمہ ہمراہ ام ایمن کے یہانتک کہ بیٹھین ایک جانب گہر مین اور
حضرت علی رضہ ایک جانب مین تہی کہ اس وقت مین آنحضرت صلعم تشریف لائے اور
فرمایا کہ کیا یہین بہائی میرے یعنی حضرت علی کہا ام ایمن نے کہ موجود
ہین بہائی تمہارے کیا نکاح انکا کیا اپنی بیٹی سے فرمایا آنحضرت نے کہ ہان
اور داخل ہوتے آنحضرت گہر مین پہر فرمایا حضرت فاطمہ کو کہ لا میرے پاس پانی
پس اوٹہین فاطمہ طرف بڑے پیالہ چوبی کے کہ گہر مین رکہا ہوا تہا پس لائین
پانی بیچ اسکے پس لیا حضرت نے اوسکو اور کلی کی اوسمین پہر فرمایا فاطمہ رضہ کو کہ آگے آؤ
پس آگے آئین فاطمہ پس پانی چہڑکا آپ نے اوپر سینہ اور سر انکی کے
اور کہا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۝
پہر فرمایا اونکو کہ پیٹہہ پہیر پس پیٹہہ پہیری انہون نے پس ڈالا پانی درمیان
دونون مونڈہون او کے پہر کیا مانند اسکی واسطے حضرت علی رضہ کے
پہر فرمایا حضرت علی کو کہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس بنام خدا تعالے کے
اور ساتہہ برکت کے آؤ اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت علی رضہ نے
خواستگاری کی حضرت فاطمہ رضہ کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ مجکو میرے رب نے یہی حکم کیا ہے پہر بعد چند روز کے بلوایا
حضرت نے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور عبد الرحمن اور چند انصار کو پس جب
جمع ہوئے وہ اور اپنی اپنی جگہ پکڑی اور حضرت علی غائب تہے پس
آنحضرت نے خطبہ نکاح کا پڑہا پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ عز وجل نے حکم کیا مجکو
یہہ کہ نکاح فاطمہ کا کر دوں مین علی ابن ابی طالب سے پس تحقیق گواہ رہو
تم کہ تحقیق مین نے نکاح کیا انکا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو ساتہ
اسکے علی پہر منگایا آنحضرت نے طبق خرمائے خشک کا پہر فرمایا کہ لوٹ لو
پس لوٹ لیا لوگون نے اور آئے حضرت علی پس مسکرائے نبی صلعم
روبرو انکے پہر فرمایا کہ اللہ عز وجل نے حکم کیا مجکو یہہ کہ نکاح کر دون مین تیرا
فاطمہ سے ساتہہ مہر چار سو مثقال چاندی کے آیا راضی ہوا تو ساتہہ اوسکے
پس کہا علی نے کہ راضی ہوا مین اے رسول اللہ پس فرمایا نبی صلعم نے جمع اللہ
شملکما وعز جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا +
یعنے جمع کرے اللہ تعالی پراگندگی تم دونون کی اور غالب کرے بزرگی تم دونون کی
اور برکت نازل کرے تم دونو پر اور نکالے تم دونو سے اولاد بہت پاکیزہ
صاحب الدرۃ مین نقل کیا ہے پس خیال تو کرو اے بہائیو کہ حضرت بیوی صاحبہ
سردار بہشتی بیویون کی انکا نکاح تو اس بے تکلفی سے ہوا اگر تم بہی
انکے محبت سچی رکہتی ہو تو اسیطرح کرو اور چار سو مثقال چاندی کا جو

حضرت بیوی صاحبہ کا گیا اسکے ڈیڑہ سو روپیے ہوتے ہین اگر بارہ
ماشہ کا روپیہ ہو باستثنا قبل بعثت کی اور مہر ازواج مطہرات سوا ام حبیبہ کے اور مہر
صاحبزادیونکا سوا حضرت فاطمہ رض کے پانسو درہم کا تھا جسکے مذکور ایک سو اکتیس
روپیے چار آنہ ہوتے ہین اور مہر ام حبیبہ کا ایکہزار پچاس روپیہ کا
پس یہان جو ہزارون لاکھون کے مہر باندہتے ہین بہت بری بات
ہے کیونکہ اکثر خاوند آخرت کے وبال مین گرفتار ہونگے بسبب اسکے کہ وہ
بیچارے دینے کی نیت ہی نہین رکہتے ہین بہلا وہ ادا کسنے کریگا جب
ادا نہ کسکے تو آخرت مین چورون کے قرض کے بدلے پکڑا جاویگا
مہر کا باندہنا سنت سے زیادہ باندہکر کیون ثواب سنت سے محروم رہتے ہین اور بلا
مواہب لدنیہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہون نے فرمایا
آگاہ ہو نہ بہاری مہر باندہو بیبیونکا اسلئے کہ اگر گران مہر سبب بزرگی کا ہوتا
دنیا مین اور موجب تقوی کا ہوتا نزدیک اللہ کے تو سزاوار تر تہا تمہارے
ساتھ اسکے نبی صلعم ہوتے نہین جانتا مین رسول خدا صلعم کو کہ نکاح کیا ہو کسیکا
اپنی بیبیون اور بیٹیون مین سے زیادہ بارہ اوقیہ سے جبکہ
پانسو درہم کے ہوتے ہین اور اور حدیث مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم
نے اِنَّ اَعْظَمَ النِّکَاحِ بَرَکَۃً اَیْسَرُہٗ مَؤُنَۃً
بڑی برکت کا نکاح وہ ہے کہ کم ہو محنت مین سے یعنے مہر اور خرچ

کم ہوا ور تھوڑی پر قناعت کری تبہہ دونون حدیثین مشکوۃ مین ہین پس
تعجب ہے کہ اپنے وہم سے جیزین برکت و بھلای نکاح کی لئے کرتے
ہین اور حضرت سے جو ایک لگتی بات بتای تو ہرگز نہین کرتے واہ
کیا ایمان ہے پس عورتون کو چاہیے کہ اگر اونکی ماں باپ وغیرہ نے زیادہ
مہر بندہوایا ہے تو بہہ بخشدین کہ بڑا ثواب پاوینگے گویا جتنے روپیہ مہر کے
تہے بعد دیے اور بعد دینے کا کیا کچھہ ثواب آتا ہے اور فرماتا ہے
پاک پروردگار جل جلالہ وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى یعنے اور معاف کرنا تمہارا
قریب تر ہے واسطے تقوے کے تفسیر مدارک مین اس آیہ کی تفسیر یون
لکہی ہے کہ یہہ خطاب ہے خاوندونکو اور بیبیونکو یعنے عفو کرنا خاوند کا ساتہہ
دینے پورے مہر کے بہتر ہے اوسکے لئے اور عفو کرنا عورت کا ساتہہ
ساقط کر دینے سارے مہر کے بہتر ہے اوسکے لئے انتہے اور حضرت
عمر رض سے آیا ہے بطریق مرفوع کے یعنے آنحضرت صلعم سے نقل کرتے
ہین کہ فرمایا آپ نے اگر نہوتا دوسرے عیب کا کایا تو گواہی دیتا مین واسطے
پانچ نفر کے کہ وہ اہل جنت سے ہین ایک نفر اونین سے فقیر ہے عیالدار
اور دوسرے وہ عورت کہ راضی ہے اوس سے خاوند اوس کا اور تیسرے
وہ عورت کہ تصدق کرے یعنے بخشدے مہر اپنا اپنی خاوند کو واسطے رضاے
اللہ تعالیٰ کے اور چوتہے وہ کہ راضی ہین اوس سے ماں باپ اوسکے . . .

اور پانچوین توبہ کرنیوالا گناہ سے انتہی یہہ روایت بنہات مین ابن حجر
نے نقل کی ہے اور غمی مین بہی بہت سی مین بسی ہوتی ہین ایک تو پیٹنا
اور بیان کرنا اور ہاے واسے کرنا اور چیخنا اور چنگہاڑنا کہ حدیثون مین بہت
برائی اسکی آئی ہے فرمایا رسول خدا صلعم نے لیس منا من
ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا
بدعوی الجاہلیۃ متفق علیہ یعنے نہین ہم مین سے (متفق علیہ)
وہ شخص کہ جسنے پیٹے رخسارے اور پہاڑے گریبان اور دعوی وین کی
جاہلیت کیسی اور آیا ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے اربع فی
امتی من امر الجاہلیۃ لا یترکونہن الفخر فی الاحساب
والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم
والنیاحۃ وقال النائحۃ اذا لم تتب قبل موتہا تقام یوم
القیمۃ وعلیہا سربال من قطران ودرع من جرب (رواہ مسلم)
یعنے چار چیزین میری امت مین امر جاہلیت سے ہین نہین چہوڑینگے لوگ
انکو ایک تو فخر کرنا حسبونمین اور طعن کرنا نسبونمین اور طلب کرنا مینہہ کا ساتہ
ستارون کے یعنے یہہ اعتقاد کرنا کہ فلانا ستارہ فلانے منزل مین آوے
تو اسکی تاثیر سے مینہہ برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ عورت نوحہ کرنیوالی جو
کہ نہ توبہ کرے پہلی موت اپنی کے کہڑی کیجاویگی دن قیامت کے

اس حال مین کہ اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ ہوگا خارش کا یعنے
سلط کیجاویگی اوسکے بدن پر خارش بعد ازان بلینگے اوسپر قطران تا نیچ زیادہ ہو اور آیا ہے

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ ۔ رواہ ابو داود

یعنے لعنت کی رسول خدا صلعم نے نوحہ کرنے والے کو اور سننے والیکو
اور آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اَنَا بَرِیٌٔ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ ۔ رواہ مسلم
یعنے مین بیزار ہون اوس عورت سے کہ سر منڈایا اور آواز بلند کی
یعنے بیان کیا اور چیخے چلائی روئین اور کپڑے پھاڑ ڈالے پس ان
حدیثون سے معلوم ہوا کہ بیان کرنا اور رونا پیٹنا بہت ہی گناہ ہے مرد
کو چاہیے کہ منع کرے اوسے اور عورت کو چاہیے کہ یہین فرمانبرداری کرے
خاوند کی نہ اپنی گھر مین بعد مرنے کسیکے بیٹھ کر بین کرے اور نہ کسیکے ہان تقریب تعزیت کے جا کر کرے
بلکہ جہان جاوے تو تسلی دے اوسکو اور صبر کرنے کو کہے کہ آنحضرت نے
فرمایا ہے مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ یعنے جو کوئی تسلی دے اور صبر کرنیکو
کہے مصیبت زدہ کو پس واسطے اوسکے مصیبت زدہ کا ثواب حاصل
ہوتا ہے اور جو کہ اس رسم کو جاری رکھے اور منع نہ کرے اس سے
اور پھر اوس پر کوئی نوحہ کرے بعد مرنے اسکے تو اوسکو عذاب
دیا جاتا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ نِیْحَ عَلَیْہِ
فَاِنَّہٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ۔ یعنے جسپر نوحہ کیا جاتا

رواہ الترمذی وابن ماجہ ۱۲

ہے پس تحقیق وہ عذاب دیا جاویگا بسبب نوحہ کے دن قیامت کے
آورا اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے مامن میت یموت فیقوم
باکیہم فیقول واجبلاہ واسیداہ ونحو ذلک الا وکل اللہ
بہ ملکین یلہزانہ ویقولان اہکذا کنت
یعنے نہین کوئی میت مرتا پس کہڑا ہوتا ہے رونیوالا اونکا پس کہتا ہے آے
پہاڑ میرے اور اے سردار میرے اور مانند اسکی مگر کہ متعین کرتا ہے
اللہ تعالے اوسپر دو فرشتے کہ اوسکے سینہ مین مکی مارتے ہین اور کہتے
ہین کہ کیا ایسا ہی تہا تو پس اسوقت عافیت اسی مین ہے کہ ایسی جگہ کے
جانے سے پرہیز کرے آورا اور گناہ لازم آتا ہے پہولون اور چالیسوین وغیرہ
مین کہ لوگ جمع ہوتے ہین اور نام ونمود کے لئے ترین کر کر تکلفات بیجا کرتی
ہین اور داخل ہوتے ہین مضمون مین اس آیۃ کے ان المبذرین کانوا اخوان
الشیاطین یعنے بلا شبہ اسراف کرنیوالے ہین بہائی شیطانون کے
کرتے ہین تکلفات اپنے نام ونمود کے لئے اور بہانہ کرتے ہین ایصال
ثواب کا واسطے میت کے ذرہ انصاف کرین تو معلوم ہو کہ ایصال
ثواب کو کیا علاقہ اسمین جہان دخل ہوتا ہے ریا کو وہ عمل نابود ہوتا ہے
اوسمین متوقع ثواب کا ہونا خطا ہے حقیقت مین یہہ کہانا تو وہ ہے
کہ جس سے حضرت نے منع فرمایا ہے اس حدیث مین ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن طعام المتباریین ان یوکل رواہ ابوداؤد ۱۲
یعنے تحقیق نبی صلعم نے منع فرمایا کھانے طعام دو شخصون مقابلہ کرنیوالون
کے سے یعنے جو کہ مقابلہ کرین الطعام مین اور چاہین کہ ایک دوسرے کی ضد
پر بہت سا پکاوین تا غالب آوین ایک دوسرے پر یعنے اگر واسطے
فخر و شنانے کی پکاوین دعوت اونکی قبول نہ کرنی چاہیے کذا ذکرہ الشیخ
عبدالحق رح اور بعض اوقات طعام حرام ہوتا ہے اور کہانا اوسکا گناہ
کبیرہ یعنے اس صورت مین کہ میت کے وارث بچہ ہو سکتے ہین اون
یتیم بیچارون کو تو ہوش بھی نہین ہوتا اوسکی اور قرابتی وغیرہ اوس مال مین
سے بلا تامل اپنی ناک اونچی کرنے کے لئے صرف کرتے ہین اس کہانے
وغیرہ مین اور یہہ نہین جانتے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان الذین
یاکلون اموال الیتمیٰ ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون
سعیرا ۱ یعنے تحقیق جو لوگ کہ کہاتے ہین مال یتیمون کے
از راہ ظلم کے سوا اسکے نہین کہ کہاتے ہین اپنے پیٹون مین آگ اور
قریب ہے کہ داخل ہونگے آگ بہڑکتی مین اور بعض اوقات میت پر لگانے
کے لئے مال قرض لیتے ہین اور پیچھے اوسکے بچے اور پس ماندہ حیران و
پریشان ہوتے ہین کیا عقلین ماری گئی ہین کہ دین و دنیا کا نقصان کرتے
ہین اور جو کوئی اوسکو منع کرے تو کہتے ہین کہ یہہ وہابی ہے واہ

کیا سمجھ ہے کہ باوجود نقصان دین و دنیا کے اوسکو خیر خواہ کو برا جانتے ہیں
اگر ذرہ تامل کریں تو اوسکی خرابیاں معلوم کریں وہ جو حضرت نے فرمایا ہے
حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ یعنے دوست رکھنا تیرا ایک چیز کو اندھا اور بہرا کرتا
ہے وہ ان پر صادق آتا ہے اور بعض اوقات اہل میت مجبور ہوتے ہیں کہ
اونکے گھر پر لوگ نہیں جیتے ہیں ایک تو اونکا عزیز مرا اونکا رنج اوٹھایا
دوسرے یہہ بنڈا رسے اونکا گھر لوٹنے لگے مردوں کو چاہیے کہ منع کریں
اپنی بیویوں کو ایسی رسموں میں شریک ہونے سے اور عورتوں کو ماننا چاہیے
نہ یہہ کہ ایسے کہ ان جانیگی نہ کوئی اونکے ان آویگا اس وقت میں عورتوں کو کہیں
جانا ہی نہ چاہیے ایسی رسموں میں اگرچہ تعزیت سنت ہے لیکن اونسے سنت
کہاں ادا ہوتی ہے یہہ تو طرح طرح کے گناہوں کی مرتکب ہوتے ہیں البتہ
جہاں یہہ خرابیاں نہ لازم آویں تو شوق سے جاویں لیکن صاحب میت
کے ان جاکر رات کو نہ رہیں کہ یہہ بہت برا ہے روایت کیا ہے ابن جریر نے
ابی موسیٰ صحابی سے کہ کہا انہوں نے کہ مرے بہن عبد اللہ بن عمر رضی
کی پس کہا میں نے اپنی بیوی کو جا تو اور تعزیت کر اونکی اور رات کو رہ اونکے
پاس کہ ہم میں اور آل عمر میں برادرانہ ربط ہے پس وہ بیوی آئی یعنے وہاں سے
ہو کر پس کہا ابو موسیٰ نے کہ کیا نہ حکم کیا تھا میں نے تجھکو کہ رات کو رہنا اونکی پاس
پس کہا اونکی بیوی نے کہ ارادہ کیا تھا میں نے رات کے رہنے کا اونکی پاس

پس لے نے ابن عمر اور نکالدیا ہمکو اور کہا نکلو تم رات کو نہ کہو میری بہن کو عذاب
مین آور ابن بختری سے روایت ہے کہ کہا رات کو رہنا اہل میت کے پاس
نہین ہے مگر امر جاہلیت سے کہا اجری نے کہ یہہ تمام امور اب ہو گئے ہین
لوگون کے نزدیک سنت اور انکے ترک کرنے کو بدعت جانتے ہین پس
اولٹ گیا حال اور متغیر ہو گئی احوال کہا ابن عباس رض نے کہ نہین آتا لوگون
پر کوئی سال مگر کہ مارتے ہین اوسمین سنت کو اور زندہ کرتے ہین اوسمین
بدعت کو یہانتک کہ مر گئین سنتین اور زندہ کی گئین بدعتین اور ہر گز نہیں
عمل کیا جاتا سنتون پر اور نہین برا جانا جاتا ہے بدعتون کو مگر جسپر کہ آسان
کرتا ہے اللہ تعالی غصہ اوٹہانا لوگون کا البتہ وہ مخالفت کرتا ہے اونکی
اوس چیز مین کہ وہ ارادہ کرتے ہین اور آگاہ کر دیتا ہے اوس چیز سے
کہ عادت بگڑی ہے اونہون نے الخ یہہ روایتین مولوی حیدر علی رح نے
نقل کی ہین اپنی رسالہ مین پہر اور بری رسم یہہ ہے کہ اکثر اقربا سوگ
رکہتے ہین حال انکہ حضرت نے فرمایا ہے لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ
اَرْبَعَۃَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا یعنے نہین درست واسطے اوس عورت متفق علیہ
کے کہ ایمان رکہتی ہو اللہ پر اور روز آخرت پر یہہ کہ سوگ کرے کسی میت پر
زیادہ تین رات سے مگر خاوند کے مرنے مین چار مہینے اور دس دن

کیا ہم — کرے اور انکا سوگ تو سوگ ہی بڑا بھاری ہے کہ چند مہینوں تک
بھی شریک نہین ہوتی بلکہ مانع ہوتے ہین یعنے کیا مقدور کہ برادری کا
کوئی نکاح کر سکے اور یہہ اوسمین شریک ہون انکا سوگ خاصا ہنود کا سا
سوگ ہے آی صاحبون ہشیار ہو خواب غفلت سے کہ تمہارے پیغمبر
صاحب فرماتے ہین مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ یعنے جو جس قوم کی مشابہت
کرتا ہے وہ اونہین مین سے ہے بیا ذرا منصف ہو کر اور بری رسم
یہہ ہے کہ جب بیٹی یا اور کسی قرابتی کا خاوند مر جاوے تو عورتین مانع ہوتی
ہین اوسکو دوسرا نکاح کرنے سے اگرچہ مرد سمجھاوین + + وہ
نہین مانتین اور اوسکو بہت برا جانتے ہین کہ اگر وہ نکاح کرے تو اوسکو
کمو بناتی ہین کہ یہہ وحشی ہے اور بعضے جہلا اوسے لمباہی چھوڑ دیتی
ہین اور کہین مرد خود مانع ہوتے ہین اوٹھتے اوسکو ناک کٹائی جانے
ہین باوجودیکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے وَاَنْكِحُوا الْاَیَامٰی مِنْكُمْ یعنے
اور نکاح کر دو بن خاوندوں کی عورتوں سے اور بن بیاہے مردوں کے
اپنے مین سے اور پیغمبر خدا علیہ السلام نے فرمایا ہے اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِيْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ
سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ یعنے نکاح میری سنت ہے پس جو کوئی موہنہ موڑے
میری سنت سے پس نہین وہ مجھسے یعنے میرے طریقہ پر اور میری
امت سے نہین انتہی پس اسے بھائیو خیال تو کرو کہ اوسکے برا جاننے

ہین کیا وبال ہے کہ دنیا چند روزہ کی بدنامی کے لئے مستحق ایسے وعید کے
ہوتے ہین عیاذاً باللہ منہ اور حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
کی صاحبزادی کے چار نکاح ہوئے ہین کیا اونسے زیادہ اپنی عزت
سمجھتے ہین اور اونکی فعل کو برا جانتے ہین کیا ٹھکانا ہا اونکے ایمان کا اور
مولانا شاہ عبدالقادر رحمہ اللہ نے بیچ فائدہ آیہ وانکحوا الایامی کے لکھا ہے
رسول نے فرمایا ہے اے علی تین کام ہین نہ دیر کر نماز فرض جب وقت
آوے جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورت جب مرد ملے اور سکی ذات کا
جو کوئی دوسرا نکاح و تذکرنے کو عیب دے اوسکا ایمان سلامت نہین انتہی
بس ہر مسلمان مرد و عورت کو چاہئے کہ اس ہندوپن کو چھوڑین اور امت
محمدی مین شریک ہون اور قطع نظر اسکے اوسکے ترک مین فساد بھی تو بڑا
برپا ہوتا ہے کہ ناچار ہو کر بعضی عورتین زنا اور چھپی بازی مین گرفتار ہو جاتی
ہین واہ کیا سمجھہ ہے کہ محمدی ہونے کو برا اور ناک کٹائی جانین اور دیوث
ہونیکو اچھا اور نیکنامی ایک ذرہ غور کرین تو اوسکے کرنے کی بھلائیان
اور نہ کرنے کی برائیان معلوم کرین فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے من احیی سنۃ من سنتی
قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص
من اجورہم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا
اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل آثام من عمل بہا

لَا یَنْقُصُ مِنْ ذٰلِکَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْئًا ۔ یعنے جو کوئی زندہ کرے
کسی سنت کو میری سنتون مین سے کہ مرگئی تھی بعد میرے یعنے وہ سنت
متروک ہوگئی تھی میرے بعد اور اس نے رواج دیا اوسکو اور رغبت دلائی
لوگون کو اوسپر پس بلاشبہ اوسکے لئے ثواب حاصل ہوتا ہے مانند ثواب
عمل کرنیوالونکی اوسپر بغیر اسکے کہ ناقص کرے اونکے ثواب مین سے کچھہ
اور جو کوئی نکالتا ہے بدعت گمراہی کی کہ نہین خوش ہے اوس سے اللہ
اور رسول اوسکا ہوتا ہے اوسپر گناہ مانند گناہون کرنیوالون اوسکی کے
نہین ناقص کرتا یہہ گناہون اونکے سے کچھہ اور یہہ بھی فرمایا ہے حضرت نے
مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ
یعنے جو کوئی خوب پکڑے میری سنت کو وقت فساد امت میری کے پس
اوسکے لئے سو شہیدونکا سا ثواب ہوتا ہے یہہ دونو حدیثین مشکوۃ مین ہین
پس خیال کیا چاہئے کہ جو کوئی ایسی سنت نکاح کو کہ بالکل متروک ہورہی ہے
اور سنت سیقت کپڑا پہننے کی درحق عورتون کے بالکل مٹ گئی ہے اور
مانند انکی کو رواج دیگا کیا کچھہ ثواب پاویگا اور درصورت ترک کے کیسا ٹوٹا
پاویگا بیدار ہونا چاہئے خواب غفلت سے اور عمل کرنا چاہئے انپر آمدہ
اور بری رسم یہہ ہے کہ بعد مرنے کسی قرابتی کے چند روز تک اچار نہین
ڈالتین اور دال نہین بگھوتین اور چارپائین کا تتین وغیر ذلک بخیال اسکے

کہ ان چیزون کے کرنے سے کوئی اور مر جاویگا یہہ سب باتین قبیل شرک سے ہین بالکل انکو دور کرین حاصل یہہ کہ ہر مسلمان کو ہر تقریب مین اتباع سنت چاہیئے نہ اتباع رسم و آئین یہانکی اکثر مرد و عورت یہس رہے ہین طرح بطرحکی شرک و کفر و بدعات کی باتوبین مرد ونکو چاہیے کہ اہل علم سے اون باتونکو دریافت کرکہ منع کرین اپنی بیویون کو اور وہ فرمانبرداری اونکی کرین ہرگز انکار نہ کرین ورنہ اوس دار الاخرت مین کہ ابدالآباد رہنا ہے کمال خراب ہونگی اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا وَاهْدِنَا اِلٰى سُبُلِ السَّلَامِ آمین رب العالمین

باب دوسرا بیچ بیان حق بیویون کے خاوندون پہ جاننا چاہیے کہ مرد ونکو لازم ہے کہ اپنی بیویونکو علم دینی سکھادین کہ فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ یعنے طلب کرنا علم کا فرض ہے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر کذا فی المشکوۃ تا وہ بسبب جہالت کے کفر و گناہ مین گرفتار نہون اور دونون کی دنیا اور آخرت مین اچھی گذرے برا فساد دین و دنیا کا تو اسی سے ہوتا ہے کہ مرد نہ آپ علم دین پڑھتے ہین اور نہ بیونکو پڑھاتے ہین پس بھلائی برائی دین و دنیا کی کیونکر معلوم کرین اور حق ہے مردون پر کہ اپنی بیویون اور بچون اور گھروالون کو شرک اور کفر اور گناہ کی باتون سے باز رکھین اور بجالانے طاعات کے لیے تاکید کرین کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ

ناراً وقودها الناس والحجارة ۵ ترجمہ یعنے اے ایمان والو بچاؤ اپنے
نفسونکو اور اپنے گہر والون کو اوس آگ سے کہ اوسکا ایندہن آدمی اور
پتہر ہونگے اسکی تفسیر مین صاحب مدارک نے یون لکہا ہے کہ آپ بہی طاعات
بجا لاؤ اور ترک معصیت کرو اور اپنی گہر والونکو بہی طاعات کرنے کو کہو اور
گناہون سے باز رکہو انتہی پس چاہیئے کہ اپنی بیبیون اور گہر والون کو نماز
اور روزہ وغیرہ فرائض وواجبات اور اچہی باتون کے کرنے کی تاکید کرے بلکہ
کچہہ تعزیر بہی دیوے اگر بیوی کو ترک نماز وغیرہ پر چنانچہ ملتقی الابحر مین لکہا
ہے کہ جائز ہے خاوند کو یہہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو ترک کرنے زینت
پر اور نہ قبول کرنے پر اسکے کہنے کو جبکہ بلاوے اوسکو طرف بچہونے اپنے
کے یعنے صحبت کے لئے بشرطیکہ ہونے عذر حیض وغیرہ کے اور تعزیر دے
اوسکو ترک کرنے نماز پر اور ترک کرنے پر غسل جنابت کے اور اسکے گہر سے
نکلجانے پر بلا اذن اسکے انتہی اور سیتلا وغیرہ کے پوجنے سے اور
اور شرک اور کفر اور گناہون کی باتون سے کہ اوپر گذرین اور تعزیہ اور
منہدی پر جانے سے منع کرو عجب حال ہے یہان کے بعضے لوگون کا کہ
اللہ تو فرماتا ہے کہ اپنے گہر والون کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ اور یہہ برعکس
اوسکے کرتے ہین کہ باعث ہوتے ہین اور بلاتے ہین دوزخ کی طرف
تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ بعضے جاہل جورو بچون کے ساتہہ ہو کر سیتلا

بیان تعزیہ داری اور مہندی کا

پہچانے کو لیجاتے ہین اور بعضے بہی وغیرہ پہنانے کو روا رکہتے ہین اور بعضے
تعزیہ دکہانے کو لیجاتے ہین اور بعضے مہندی دکہانے کو پس مبتلا ہونے کو
فتاوی عالمگیری مین کفر لکہا ہے اور سا اور شرک کی باتونکو بہی دینی کتابون
مین منع کیا ہے اور تعزیہ داری اور مہندی کی برائی اس آیہ کریمہ سے نکلتی ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ
وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَا
جْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ یعنے اے ایمان والون سوا اسکے نہین
کہ شراب اور جوا اور انصاب اور تیر فال کی پلیدی ہین عمل شیطان سے
پس بچو تم اونسے تاکہ مطلب کو پہونچو تم انصاب جمع نصب کی ہے ساتہہ زبر
اور پیش نون اور سکون صاد کے اور ساتہہ پیش دونون حرفون کے ایک پتہر
ہوتا تہا کہ اوسکو کہڑا کرتے اور پوجتے سوا اللہ کے اور جانور ذبح کرتے
اوسپر واسطے تقرب معبودون اپنے کے اور جو کچہہ کہڑا کیا جاوے اور
اعتقاد کیا جاوے اوسکی تعظیم کا خواہ وہ درخت ہو یا پتہر پس وہ نصب ہے
یہہ ملا علی نے لکہا ہے اور مجالس الابرار مین لکہا ہے والانصاب جمع
نصب وھو کل ما نصب فعبد من دون اللہ تعالی من شجر او حجر او قبر او غیر
ذلک فالواجب ہدم ذلک کلہ ومحو اثرہ انتہی پس انصاب کی ان تفسیر
کے بموجب تعزیہ اور مہندی بہی انصاب مین داخل ہے جیسا کہ نہین پوشیدہ

منع ہے تابع کرنیوالے پر اور مولانا عبدالعزیز رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ بنانا تعزیہ
اور علم وغیرہ کا درست نہیں ہے اسلئے کہ تعزیہ داری عبارت اسنے ہے
کہ ترک لذائذ اور ترک زینت کرے اور صورت محزون غمگین بناوے یعنی
مانند عورتون سوگ کرنے والیون کی بیٹھے اور مرد کو کسی جگہ اسطرح کرنا شرع
شریف سے ثابت نہین ہوا مگر عورت کو بعد وفات زوج کے چار مہینے
اور دس دن سوگ آیا ہے اور سوا زوج کے اگر کوئی اور قرابتی مرے تو
تین روز تک اگر ترک زینت وغیرہ کرے تو جائز ہے اور بعد تین دن کے
اوسکو درست نہین حدیث شریف مین آیا ہے لایحل لامرأۃ الخ کہ ساری
حدیث مع ترجمہ کے اوپر گذر چکی ہے پس بنانا تعزیہ وغیرہ کا بدعت سیئہ
ہے اور ایسی بدعت کا اختراع کرنیوالا لعن خدا مین بسر کرتا ہے اور فرائض
اور نوافل اوسکے درگاہ الٰہی مین مقبول نہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا
ہے مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ
وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ وَلَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا [۵]
یعنی جو کوئی نئی بات نکالتا ہے یعنی بدعت سیئہ یا جگہ دیتا ہے بدعتی کو تو
لعنت ہے اوسکی اور ملائکہ کی اور سب لوگون کی اور نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ
اوسکے فرض و نفل اور اور روایت مین آیا ہے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا
لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ [۶] یعنی جو کوئی نکالے اس امر دین ہمارے مین ایسی چیز کہ وہ

۵ رواہ الطبرانی عن ابن عباس والبزار عن ابن عباس
۶ رواہ البخاری ومسلم وابوداود وابن ماجہ عن عائشہ

اوس سے نہو پس وہ مردود ہے آور اوس مجلس مین بہ نیت زیارت اور
گریۂ وزاری کے حاضر ہونا جائز نہین اسلئے کہ وہان زیارت نہین ہے کہ اوسکے
لئے حاضر ہو بلکہ وہ کہیا جین قابل ازالہ کے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے
مَن رَأی مِنکُم مُنکَرًا فَلیُغَیِّرہُ بِیَدِہٖ فَاِن لَّم یَستَطِع فَبِلِسَانِہٖ
وَاِن لَّم یَستَطِع فَبِقَلبِہٖ وَذٰلِکَ اَضعَفُ الاِیمَانِ[1] یعنے جو کوئی دیکھے
تم مین سے کوئی چیز خلاف شرع پس چاہئے کہ بگاڑ ڈالے اوسکو اپنے
ہاتہہ سے اور اگر ہاتہہ سے نہ بگاڑ سکے تو زبان سے منع کرے اور اگر
زبان سے بہی نہ منع کر سکے تو اپنے دل سے برا جانے اور یہہ ضعیف تر درجہ
ایمان کا ہے آور مجلس تعزیہ داری مین جاکر مرثیہ اور کتاب سننی بہی جایز نہین اسلئے
کہ مرثیہ اور کتاب مین احوال واقعی نہین ہوتا بلکہ جہوٹ اور افترا اور حقارت بزرگون کی
ہے پس سننا اسکا بلکہ جانا ایسی مجلس مین روا نہین چنانچہ حدیث شریف مین نہی
واقع ہوئی ہے سننے اور پڑہنے مرثیون کے سے عَن اَبِی اَوفیٰ قَالَ نَہیٰ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ عَنِ المَرَاثِی[2] یعنے ابی اوفی روایت کرتے
ہین کہ منع فرمایا آنحضرت صلعم نے مرثیون سے اور اگر مرثیہ اور کتاب مین
احوال واقعی ہو تو سننا اسطرح کے مرثیہ اور کتاب کا فی نفسہ مضائقہ نہین لیکن
ہیئات اجتماعیہ جیسے کہ مبتدع بناتے ہین نہ بنانی چاہئے کہ مشابہت قوم مبتدعون کی
ساتہہ ہوتی ہے اور اونکی مشابہت سے احتراز واجتناب ضرور ہے کیونکہ

[1] رواہ مسلم
[2] رواہ ابن ماجہ

حدیث شریف مین آیا ہے من تشبہ بقوم فھو منھم یعنے جو کوئی مشابہت کسی قوم
کی کرے پس وہ بہی وہ انہین مین سے ہے اور اس حدیث مین بہی داخل ہے
من کثر سواد قوم فھو منھم ومن رضی عمل قوم کان شریک من عمل بہ [له]
یعنے جو کوئی بہیڑ بڑہاوے کسی قوم کی پس وہ بہی انہین مین سے ہے اور جو کوئی
راضی ہو کسی قوم کے عمل کا ہوتا ہے شریک اسکے کرنیوالے کا اور ایسی جگہ فاتحہ درود
پڑہنا بہی درست نہین اسلئے کہ ایسی جگہ قابل ازالہ دور و دور کرنے کے ہے اور نجاست
باطنی رکہتی ہے اور فاتحہ درود ایسی جگہ پڑہنی چاہئے کہ پاک ہو نجاست ظاہری
اور باطنی سے پس جو شخص کہ پاخانہ مین کلام اللہ اور درود پڑہیگا ملامت کیا گیا
اور طعن کیا گیا ہوگا ایسے ہی اس جگہ کہ نجاست باطنی ہو اور قابل ازالہ کے وہان
بہی پڑہنا موجب ملامت اور ملعونیت کا ہوگا کہ بے محل پڑہنا اللہ بدون بجانے تعزیہ وغیرہ
کے فقط اور مکان نہین کہ تبرک صحیح مثل موی مبارک کے رکہا ہو یا نہ رکہا ہو مجلس گریہ
وزاری کی مرتب کرنی اور وہان فاتحہ درود پڑہنا یہہ بہی جایز نہین اسلئے کہ یہہ
بہی بدعت سیئہ ہے اور فقط ذکر کرنا احادیث صحیحہ شہادت کا اور ختم کلام اللہ وغیرہ
پڑہنا مضائقہ نہین اور تبرک صحیح مانند موی مبارک کی اکثر جاے صحت کو نہین پہونچا
پس تبرک ہونا اوسکا بنا بر اوہام عوام کالانعام کے ہے اوسکو تبرک جاننا نہ چاہئے
جبتک کہ تبرکیت اوسکی ثابت نہو معتقد اوسکی صحت کا نہ کرنا چاہئے اور جب تبرکیت
اوسکی متقوم ہوئی محض مجلس گریہ وزاری کی کرنی رہی وہ وہ مجلس مرتب کرنی

له رواه الدیلمی عن ابن مسعود کذا فی الجامع الصغیر (؟)

تعداواسطے گریہ وزاری کے سلف سے منقول نہین ہوئی اور اگر تبرک صحیح مانند موی مبارک وغیرہ کی کہین پیدا ہو تو اوسکی زیارت کے لئے جانا مضائقہ نہین اور ترک کرنا زینت اور لذات کا مانند کہانے پان اور گہی اور گوشت وغیرہ کی بہی درست نہین جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور مددگار ہونا امور تعزیہ داری وغیرہ مین از خود یا بپاس خاطر اور یا بپاس قرابت یا بسبب ہمسایگی اور ہم خانگی ہونے کے اور اسباب بنانا اوسکے لئے مانگے دینا جایز نہین اسلئے کہ اعانت معصیت پر ہوتی ہے اور اعانت معصیت پر غیر جایز ہے اور مرثیہ خوانی اور کتاب خوانی بہی جایز نہین کہ اکثر احوال غیر واقع ہوتا ہے اور مرثیہ سے منع بہی کیا ہے حضرت نے جیسے کہ اوپر گذرا اور اسیطرح نوحہ پڑہنا گناہ کبیرہ ہے کہ جسپر وعید آیا ہے اس پر کہ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ [له] یعنے لعنت کی رسول خدا صلعم نے عورت نوحہ کرنیوالی اور سننے والیکو اور اجرت لینے مرثیہ خوانی وغیرہ پر حرام ہے اسلئے کہ قاعدہ شرع کا ہے کہ اجرت لینے معصیت پر درست نہین جیسے کہ مزامیر وغناکہ حرام ہین اجرت لینی بہی اونپر حرام ہے اسیطرح ان چیزون پر بہی حرام ہے اور مہندی روشن کرنی حضرت سید عبد القادر جیلانی رح کی بہی بدعت ہے اسلئے کہ جیسا مفسدہ اور قباحت تعزیہ بنانے مین ہے ویسا ہی مہندی مین بہی ہے سوال مہندی بدعت حسنہ ہے یا سیئہ اور اگر سیئہ ہے تو ہبا

[له] رواہ ابو داود

برابر مین کچھہ فرق ہے اور سارے کی برائی حد حرمت کو پہنچی ہے اور فاعل اوسکا
مرتکب کبیرہ کا ہے یا کروہ کا یا فاعل اسکا صاحب صغیرہ کا ہے **جواب** یہہ تمام
امور بدعت سیئہ مین اور تفاوت اس درجہ مین باعتبار مفسدہ کے ہے جس بدعت
مین کہ مفسدہ زیادہ تر ہوتا ہے برائی اوسکی زیادہ تر ہوتی ہے اور جس بدعت
مین کہ مفسدہ کم ہوتا ہے برائی اوسمین کمتر ہوتی ہے اگر مرتکب بدعت بدعت
کو نیک سمجہتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرہ
اسلام سے ہے چنانچہ حدیث شریف سے کہ کتاب ابن ماجہ مین وارد ہے
معلوم ہوتا ہے عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ
اللهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَلَا صَلٰوةً وَلَا صَدَقَةً وَلَا حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَلَا جِهَادًا
وَلَا صَرْفًا وَلَا عَدْلًا يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ ت
یعنے روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے نہین قبول
کرتا اللہ بدعتی کا روزہ اور نہ نماز اور نہ صدقہ اور نہ حج اور نہ عمرہ اور جہاد اور نہ
فرض اور نہ نفل نکل جاتا ہے وہ اسلام سے جیسے کہ نکلتا ہے بال آٹے گندہے
مین سے کہ کچھہ اسمین لگا نہین رہتا صاف نکل آتا ہے انتہے اور بدعتی عام ہے کہ
آپ بدعت کو احداث کیا ہو یا بدعت کو احداث نہین کیا ہے بلکہ اور نے کیا
ہے اور یہہ شخص پسند کرتا ہے اوسکو دونون کو بدعتی کہینگے اور حدیث ابن ماجہ
مین یہہ بہی آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اَبَى اللهُ اَنْ يَقْبَلَ عَمَلَ

اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ یعنے نہین قبول کرتا اللہ عمل صاحب بدعت کا
یہانتک کہ ترک کرے اوسکو اور مرتکب بدعت کو ضال فرمایا ہے حدیث
مین اگر ضلالت اوسکی اس حد کو پہونچی کہ اوسمین و عیدنار آیا ہو تو وہ شخص مرتکب
کبیرہ کا ہے والا صغیرہ کا ہوگا اور یہہ فرق اوس صورت مین ہے کہ بدعت کو
اچہانہ سمجہے یعنے اچہا سمجہنے والا کافر ہوتا ہے دونون صورتونمین جیسا کہ اوپر
صحیح فرمایا کہ اگر مرتکب بدعت بدعت کو نیک سمجہتا ہے اور قربت خدا کی اوسمین
جانتا ہے تو مرتکب اوسکا خارج دائرۂ اسلام سے ہے اور حلوا وغیرہ کہ تعزیہ
وغیرہ کے آگے لاتے ہین اور اوسپر نیاز دیتے ہین اور رکہا رہنے دیتے
ہین اور شب عاشورہ کی قابین حلوے کی تعزیہ کے تخت پر رہنے دیتے ہین اور صبح
کو اوٹہا کر تقسیم کرتے ہین پس سبب لیجانے اوسکے کے آگے تعزیہ وغیرہ
کے بلکہ آگے قبور حقیقیہ کے بہی تشبیہ ساتہہ کفار و بت پرستون کے ہوتی ہے اور
اس حلوے سے اس مین کراہیت پیدا ہوتی ہے واللہ اعلم تمام ہوئی تقریر مولانا عبد العزیز
مرحوم کی اب اے بہائیو ن غرض نقل کرنی اس کلام طویل سے یہہ ہے کہ حضرت مولانا
عبد العزیز مرحوم کی تقریر سے یہہ بات نکلتی ہے کہ جو کوئی تعزیہ وغیرہ کو اچہا جانکر
بناوے یا دیکہنے جاوے وہ خارج ہوجاتا ہے دائرہ اسلام سے پس تمکو آپ بہی
اِن سے بچنا چاہیے اور اپنی گہروالون کو بہی بچاؤ کہ بہانے دو اور اسیطرح منع کرو
اور گناہون کی باتون سے کہ ازانجملہ زناکاری اور چہپی یاری ہے جو کوئی روا رکہو

اپنے گہر والون مین بیحیائی کی باتین وہ دیوث ہے کہ جسکے حق مین حضرت نے
فرمایا ہے ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوثُ
الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخُبْثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ ۔ یعنی تین شخص
پر البتہ حرام کی ہے اللہ تعالیٰ نے بہشت ایک تو ہمیشہ شراب پینے والے پر اور دوسرے
نافرمان ماں باپ کا اور تیسرا دیوث جو کہ رہنے دیوے اپنے اہل و عیال مین ناپاکی کو نقل
کی یہ احمد و نسائی نے ف اہل و عیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق مین روا
رکہے ناپاکی کو یعنے زنا کو یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کی اور انہین کے حکم
مین تمام گناہ مانند پینے شراب کی اور ترک کرنے غسل جنابت کی اور مانند اس کی پس اگر
مثلاً بیوی کو دیکہے شراب پیتے یا ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نکرے تو وہ بہی دیوث
کے حکم مین ہے اسلیے کہ کہا طیبی نے کہ دیوث وہ ہے کہ وہ دیکہے اپنی اہل مین چیز بری
اور نہ غیرت کرے اوس پر اور نہ منع کرے اوسکو انتہی یہہ ملا علی قاری نے مرقات
مین لکہا ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ اپنے گہر والون کو تمام بیحیائی اور گناہون کی باتون سے
منع کرنا چاہیے پس جو کہ زناکاری اور بیحیائی کو روا رکہے اپنے گہر والون مین وہ سکا دیوث ہونا
تو ظاہر ہے اور جو کہ اپنے گہر والون کے بے پردگی اور خلا ملا رہنے کو اور ہم کلام ہونے کو
نامحرمون کے ساتھ اور اور بری باتون کو روا رکہے وہ بہی دیوث ہے پس سائل مستورہ کے بیان
لکہنے سے پہلے تو لوگ کا مرمون اور سمجہا جانا چاہیے کہ اصل مسائل کے ستر یہہ دو آیتین کلام مجید کی
مین سورۂ نور مین قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ

ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ یعنے کہہ ای محمد
مومنونکو کہ ڈھانکین آنکھیں اپنی یعنے دیکھنے اوس چیز کے سے کہ حرام ہے اور نگاہ رکھیں اپنے
ستروں کو حرام سے یہہ ڈھانکنا آنکھونکا اور نگاہ ستروں کی (فضیلت) پاکیزہ تر اور سودمند ہے اونکے لیے
یعنے دنیا و آخرت مین تحقیق اللہ تعالی خبر رکہتا ہے اون چیزونکی کہ کرتے ہین وہ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ
يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا
مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ الخ
یعنے اور کہہ مومن عورتونکو کہ ڈھانکین پردے اپنے اور نہ دیکھین مردون نامحرم وغیرہ کو اور نگاہ رکھیں
اپنے سترونکو بھی حرام سے اور نہ ظاہر کرین مواضع زینت یعنے زیور اپنے کو کہ وہ مواضع سر اور کان اور
گردن اور بازو اور سینہ اور پہونچے اور پنڈلیاں ہین مگر وہ کہ ظاہر ہوون آپ سے یعنے وہ اعضا کہ کہلا رہنا اونکا
ہے حاجات و ضرورات اونکی ظاہر پر کہ وہ مونہہ اور ہتھیلیان اور دونون قدم ہین اور چاہیے کہ ڈالے رہین اوڑہنیان
اپنے اپنے گریبانون پر اور نہ ظاہر کرین مواضع زینت اپنی کے مگر اپنے خاوندون کے لیے آخر آیت تک
حاصل یہہ کہ ان آیتوں مین حکم ستر ڈھکنے کا ہے اور تفصیل اسکی در مختار وغیرہ مین یون لکھی ہے
کہ دیکھے مرد بدن مرد کا سوا اوس جگہ کے کہ ناف کے نیچے ہے گھٹنے کے نیچے تک اور اپنی بیوی کا
اور ایسی لونڈی کا کہ حلال ہے اوس سے صحبت کرنی جایز ہے دیکھنا تمام بدن کا ساتھ شہوت
کے اور بغیر شہوت کے بھی لیکن نہ دیکھنا اوسکے ستر کا اولی ہے کہ باعث ہوتا ہے نسیان کا
اور یہہ جو قید لگائی کہ حلال ہے صحبت کرنی اوس سے اس سے نکل گئی لونڈی مجوسیہ اور مکاتبہ
اور مشترکہ اور منکوحہ غیر کی اور وہ کہ حرام ہوئی بسبب علاقہ (؟) دودہ کے یا مصاہرت کے پس حکم اونکا

اجنبی کی لونڈی بلکہ سب ہے اور دیکھے اپنی محرمہ کا سر اور منہہ اور سینہ اور پنڈلی اور بانہ اگر
امن میں ہو اپنی شہوت سے اور اوسکی شہوت سے الا نہ دیکھے اور نہ دیکھے اوسکی پیٹھ
اور پیٹ سے زانو کے نیچے تک اگرچہ امن ہو شہوت سے کیونکہ یہہ ستر ہے محرمہ کا بہ نسبت محرم کے
اور نہیں مضائقہ اسکا کہ خلوت اور سفر کرے محرمہ کے ساتھہ پس اگر احتیاج پڑے اوسکو
سوار کرنے کی اور اوتارنے کی تو نہیں مضائقہ اسکا کہ چھوئے اوسکو کپڑے پہنے اور
پکڑے پیٹ اور پیٹھہ اوسکی نہ اور ان اعضا کو کہ بیچ میں ان دونوں کے ہیں بشرطیکہ امن ہو شہوت
سے پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا از راہ یقین کے یا ظن کے یا شک کے
تو ان سب سے پرہیز کرے پھر اگر سوار ہو سکے وہ آپ سے تو از رہے پرہیز اوس سے
بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکے عورت تو تکلف کرے مرد ساتھہ کپڑوں کے تاکہ نہ پہونچے مرد کو
حرارت عورت کی بدن کی اور اگر نہ پاوے کپڑا تو دفع کرے شہوت کو اپنے دل سے
بقدر امکان کے اور حکم غیر کی لونڈی کا اگرچہ مدبرہ ہو یا ام ولد ہو مانند محرمہ کی ہے
اور مرد اور عورت محرمہ اور لونڈی مذکورہ کے جن اعضا مذکورہ کا دیکھنا درست ہے چھونا بھی انکا
ہے اگر امن ہو شہوت سے آپ بھی اور وہ بھی اور اگر امن نہو شہوت سے یا شک ہو شہوت کا تو
نہیں حلال اوسکو دیکھنا اور چھونا اونکا اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کے سارا بدن
ہے مگر چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں قدم پر جب ایک ایک کے پس دیکھنا ان اعضا کا جائز ہے اگر امن
ہو شہوت سے اور اگر خوف ہو شہوت کا یا شک ہو تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت کے
اور حاکم کو وقت حکم کرنے کے اور نکاح کے ارادہ کرنیوالے کو اور اوسکو کہ ارادہ خریدنے کا رکھتا ہو

اور طبیب کو کہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا دیکہنا ان اعضا کا یعنے اشخاص مذکورہ کو
جائز ہے اگرچہ امن نہو شہوت سے اور نہین جائز ہے چہونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے
اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑہیا ہو کہ خواہش اوسے نہین آتی یا مرد بڈہا ہو کہ امن رکہتا ہے
اپنے پر اور او سکے نفس پر شہوت سے تو جائز ہے چہونا او سکے ان اعضا کا اور جسکو
جائز ہوا چہونا اور دیکہنا بڑہیا کے ان اعضا کا جائز ہوا سفر کرنا ساتہہ او سکے اور خلوت
کرنی جبکہ امن ہوا اپنے پر اور او سپر اور نہین تو نہین اور اشباہ مین لکہا ہے کہ خلوت
کرنی ساتہہ اجنبیہ کے حرام ہے مگر واسطے ملازمت مدیونہ کے کہ بہاگ کر چلی جاوے
کہنڈر مین یا ہو بڑہیا بدشکل یا ہو پردہ کے پیچہے مسئلہ خلوت ساتہہ محرمہ
کے مباح ہے مگر ساتہہ دودہ شریک بہن کے اور ساس جوان کے نہین مباح ہے
مسئلہ شرح نقایہ مین لکہا ہے کہ نہ کلام کرے اجنبیہ سے مگر بڑہیا چہینکے
یا سلام کرے تو جواب دے اوسکی چہینک کا اور سلام کا اور بڑہیا نہو تو نہ جواب دے
ف اگر مرد چہینکے تو عورت اوسکی چہینک کا جواب دے یعنے یرحمک اللہ کہے
اگر مرد نے الحمد للہ کہی ہو اور اگر عورت چہینکے اور وہ بڑہیا ہو تو مرد اوسکی چہینک کا
جواب دے اور اگر عورت جوان ہو تو اوسکی چہینک کا جواب دلمین دے اور یہی حکم
غیر محرم کا ہے عالمگیری مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک عورت سے خریدنے کا
تو جائز ہے چہونا او سکے اون اعضا کا کہ حلال ہے دیکہنا اونکا اگرچہ خوف ہو شہوت
کا مسئلہ جائز ہے دیکہنا اور چہونا ایسی چہوٹی لڑکی کا کہ خواہش نہوتی ہو

اور سپر مسئلہ جائز ہے طبیب کو دیکھنا عورت کے مرض کی جگہ کو واسطے ضرورت
کے اور لائق ہے طبیب کو کہ سکہاوے ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا اسلئے کہ نظر جنس
کی خفیف تر ہے پس اگر نہو سکے تو چھپاوے تمام اعضا اوسکے سوا موضع مرض کے
پھر دیکھے بقدر ضرورت کے اور بچاوے نظر پھیر لے اسلئے کہ دیکھنا بقدر ضرورت
کے جائز ہے نہ بلا ضرورت اور ایسا ہے حکم دایہ کا اور ختنہ کرنیوالے کا ہے اور
اسیطرح جائز ہے مرد کو نظر کرنی طرف موضع حقنہ مرد کے وقت حقنہ کرنیکے
مسئلہ غلام عورت کا مانند مرد اجنبی کے ہے اوسکے حق مین پس دیکھے
مونہہ اور ہاتھ اپنے مالکہ کے فقط اور نہ نظر کرے ساتھہ مالکہ کے اور نزدیک
مالک اور شافعی کے غلام مانند محرم کی ہے مسئلہ ستر عورت کا بہ نسبت مسلمان
عورت کے مانند ستر مرد کی ہے بہ نسبت مرد کے یعنے مسلمان عورت کو بھی عورت
کا بدن زیر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک دیکھنا درست نہین اور عورت کافرہ مانند
مرد اجنبی کی ہے صحیح تر روایت مین پس نہ دیکھے طرف بدن مسلمان عورت کے تو
یہان جو رسم ہے کہ حلال خوری اور چماری اور کاچھن وغیرہ کے سامنے عورتین
نہین کپڑے پہنے بیٹھی رہتی مین بہت اکثر گہنتی مین یہہ ایسا ہی ہے کہ جیسے مرد
اجنبی کے سامنے ہوئین اور نہین لائق عورت صالحہ کو یہہ کہ دیکھے طرف اوسکے
عورت فاجرہ اسلئے کہ وہ بیان کریگی اسکا آگے مردون کے پس نہ اتارے
چادر اپنی آگے اوسکے مسئلہ دیکھے عورت مرد کو مانند دیکھنے مرد کی

مرد کو اگر امن مین ہو شہوت سے پس اگر امن مین نہو یعنے خوف رکہتی ہو شہوت
کا یا شک رکہتی ہو تو بالکل نہ دیکہے کہ حرام ہے دیکہنا مانند مرد کی مسئلہ بال لٹکے
ہوئے عورت کے ستر مین بموجب روایت صحیح تر کے مسئلہ جو عضو کہ جائز
نہین دیکہنا اوسکا پہلے جدا ہونے کے بدن سے نہین جائز ہے دیکہنا اوسکا
بعد جدا ہونے کے بہی اگرچہ بعد موت کے ہو مانند موی زیر ناف کی اور عورت
کے سر کے بالون کی اور پہونچے کی اور ہڈی عورت آزاد و مردہ کی اور
پنڈلی اوسکی کے اور کترے ہوئے ناخونون پانون اوسکے کے نہ ہاتہہ
اوسکے کے مسئلہ نظر کرنی طرف چادر عورت اجنبیہ کے ساتہہ شہوت کے
حرام ہے مسئلہ خصی اور ستر کتا اور مخنث نظر کرنے مین طرف عورت اجنبیہ کے
مانند مرد صحیح الاعضا کی ہے تمام ہوا مضمون درالمختار وغیرہ کا اور حاصل اسکے
ذکر کرنے سے یہہ ہے کہ مردون کو چاہئے کہ موافق ان مسائل کے اپنی بیبیون
کو پردہ کرواوین اور اس م یارین خالہ پہوپہی وغیرہا کی بیٹی اور ہمسائیان اکثر
گہرو مین آیا کرتی ہین جب تک کہ سخت کپڑا کہ جسمین رنگ بدن کا معلوم نہو نہ
پہناوین اور تمام بدن نہ ڈہکواوین دیوث کہلاوینگے بہت ضرور ہے اہتمام
کرنا اسکا اور نصاب الاحتساب مین بہی مسائل ستر وغیرہ کے خوب لکہے ہین
وہ بہی یہان لکہے جاتے ہین تا لوگ اونپر عمل کرین لکہا ہے اوسمین کہ سفر
کرنا عورت آزاد کا ساتہہ غیر محرم کے نہین جائز ہے اور عورت کا غلام

اور نا جنس برابر ہے بیچ عدم جواز سفر کے ساتھہ اوسکے غلام ستر کہتا ہو
یا ستر کہا ہو یا خصی ہو مسئلہ عورت آزاد منع کیجاوے کہولنے منہہ اور ہتیلیوں
اور قدموں کے سے وقت واقع ہونے نظر اجنبی کے اوپر اسلئے کہ وہ
امن مین نہین ہوتی ہے شہوت سے بعضے دیکہنے والون کیسے طرف اوسکے
مگر جبکہ ہو چہپا تو جائز ہے نظر کرنی طرف منہہ اوسکے کے اور حلال نہیں ہے
مصافحہ اسکا جبکہ امن ہو شہوت سے مسئلہ منع کیا جاوے عورتون کو پہننے
جہانجن اور گہنگرو کے ہے حتی کہ چہوٹی لڑکی کو بہی پہنانا انکا مکروہ ہے اور بعض
عورت کے لیے اشد کراہت ہے اسلئے کہ بہتی حال عورتو نکا ستر ہے اور
اسمین اظہار اونکا ہے مع ہذا جہانجن وغیرہ اسباب لہو سے بہی ہین اور بادی نگی
منع ہونے کی روایت مشکوۃ مین موجود ہے اِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ
وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ لَا تُدْخِلُنَّهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعْنَ
جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا
يَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ یعنے ناگہان آئی حضرت عائشہ کے پاس
ایک لڑکی اس حال مین کہ اوسکے پانو مین گہنگرو یا جہانجن تہے بجتے ہوئے
پس کہا حضرت عائشہ نے اوس عورت سے کہ اوسکو لائی تہی نہ لا اسکو میرے
پاس مگر جبکہ کاٹے تو گہنگرو اسکے سنا مین نے رسول خدا صلعم سے فرماتے
تہے نہین داخل ہوتے فرشتے اوس گہر مین کہ اوس مین گہنٹے یا گہنگرو ہون

اور اسیطرح حضرت عمر نے ایک لڑکی کے پانوئین سے گھنگرو کاٹ ڈالے
اور کہا کہ مین نے سنا ہے آنحضرت صلعم سے کہ فرماتے ساتھہ ہر گھنگرو
اور گھنٹہ کے شیطان ہے کذا فی المشکوٰۃ مسئلہ لایق یہہ ہے کہ خدمت
کے لیئے گھر مین لونڈی رکھے نہ غلام اسلیئے کہ خوف فتنہ کا غلام مین
زیادہ ہوتا ہے بہ نسبت آزاد اجنبی کے اور اسمین غیر ستر کشا اور ستر کشا
برابر ہین مسئلہ نہین جائز ہے عورت عدت والی کو خواہ عدت موت کی ہو خواہ
طلاق بائن کی نکلنا خاوند کے گھر سے باذن خاوند کے اور نہ بغیر اذن
اوسکے اور نہین چاہیئے اوسکو کنگھی کرنی تنگ دندانون کی بلکہ کھلی
دندانون کی کرے اور پرہیز کرے زینت سے مانند سرمہ اور حنا اور
خضاب اور تیل اور خوشبو اور زیور اور پہنے لباس خوشبودار اور
کسنبی اور زعفرانی کی مسئلہ اگر دیکھے محتسب ایک مرد کو ساتھہ
عورت کے باتین کرتے راہ مین پس کیا کرے معاملہ اونسے
جواب منقول ہے کہ حضرت عمر رض نے دیکھا ایک مرد کو باتین کرتے
ساتھہ ایک عورت کے راہ مین پس مارا اون دونون کو دُرّے سے
پس کہا مرد نے کہ یہہ بیوی میری تھی کہا اوسکو حضرت عمر رض نے کہ اگر
تھی یہہ بیوی تیری تو کیون نہ لیگیا تو اسکو اپنے گھر مین تا نہ متہم کرتا
تجکو کوئی راہ مین مسئلہ عادت پکڑی ہے عورتون نے

نکلنی کی طرف یعنی قبرون متبرکہ کے پس یا اونکو ثواب ہوتا ہے یا واجب
اوپر استحباب جواب ذکر کیا گیا ہے کفایہ شعبی مین بیچ باب خروج النساء
الی المقابر یوم الخمیس کے کہ سوال کئے گئے قاضی رح جاری ہونے نکلنے عورتون کے سی
طرف مقابر کے دن پنجشنبہ کے پس کہا نہ سوال کر تو جواز اور فساد سے بیچ مثل اسکے
کے بلکہ سوال کر مقدار لعنت کی سے کہ لاحق ہوتی ہے اوسکو اسمین جان کہ عورت
جب نیت کرتی ہے نکلنی کی قبرون کی طرف ہوتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالے
کے اور ملائکہ کی اور جبکہ نکلتی ہے گہیر لیتے ہین اوسکو شیاطین ہر جانب سے
اور جب آتی ہے قبر پر لعنت کرتی ہے اوسکو روح میت کی اور جب پہرتی ہے
ہوتی ہے اللہ تعالی کی لعنت مین اسیطرح یہانتک پہر آوے اپنے گہر اور حدیث
مین آیا ہے جو عورت کہ نکلے طرف مقبرہ کے لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے
ساتون آسمانون کے اور ساتون زمینون کے پس چلتی ہے بیچ لعنت اللہ تعالے
کے اور جو عورت کہ دعا خیر کرتی ہے میت کے لئے اپنے گہر مین دیتا ہے
اوسکے لئے اللہ تعالے ثواب حج اور عمرہ کا اور منقول ہے حضرت سلمان اور
ابی ہریرہ رض سے کہ نکلے آنحضرت صلعم مسجد سے اور کہڑے رہے اپنے
گہر کے دروازے پہ پہر آئین حضرت فاطمہ رض پس فرمایا اونکو آنحضرت صلعم نے
کہ کہان سے آئی تو کہا نکلی تہی مین طرف مکان فلانی عورت کے کہ مرگئی ہے
پس فرمایا حضرت فاطمہ کو رسول خدا صلعم نے کہ کیا گئی تہی تو طرف قبر اوسکی کے

پس کہا حضرت فاطمہ رضی نے معاذ اللہ اس سے کہ کرو مین یہہ بعد اسکے
کہ سنا مین نے آپ سے پس فرمایا نبی صلعم نے اگر زیارت کرتی تو اوسکی
خبر کی نہ سونگھتی تو جنت کی انتہے اور اس سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ عورت
کو مباح نہین ہے جنازہ کے ساتھہ جانا اور رستلی شرح کنز سے بھی معلوم
ہوتا ہے کہ عورت کو زیارت قبرون کی مکروہ تحریمی ہے اور مجالس الابرار
کے مصنف نے بھی لکہا ہے کہ نہین حلال عورتون کو نکلنا طرف مقابر کے
اور عینی شرح بخاری مین لکہا ہے کہ کہا ابن عبد البر نے وَلَقَدْ کَرِہَ اَکْثَرُ
الْعُلَمَاءِ خُرُوْجَهُنَّ اِلَی الصَّلٰوةِ فَکَیْفَ اِلَی الْمَقَابِرِ یعنے مکروہ رکہا ہے اکثر علما نے
نکلنا عورتون کا طرف نماز کے پس کیا حال ہو مقابر کی طرف نکلنے کا اور
بعد کلام طویل کے آخر مین لکہا ہے کہ حاصل کلام اس سب سے یہہ ہے
کہ زیارت قبرون کی مکروہ ہے عورتون کو بلکہ حرام ہے اس زمانہ مین خصوصاً
مصر کی عورتون کو انتہے اور نووی نے بیچ شرح مسلم کے تحت حدیث عائشہ
قَالَتْ کَیْفَ اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنی فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِیْ اَلسَّلَامُ عَلٰی
اَهْلِ الدِّیَارِ الخ کے لکہا ہے بعد نقل کرنے اختلاف علما کے
بیچ زیارت قبور کے عورتون کے لئے کہ بعضون نے مباح کہی ہے زیارت
عورتون کے لئے اور بعضون نے حرام اور بعضون نے مکروہ اور جنہون نے مباح کہی
ہے دلیل پکڑی ہے اس حدیث سے کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا سے

اور جواب اوسکا یہہ ہے کہ ہمیشہ کلام مین ضمیر مذکر کی ہے پس نہین داخل ہونگی
عورتین بموجب مذہب صحیح مشائخ کے اصول مین اونکے اور یہہ جو حدیث آئی ہے
کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا لعن اللہ زوارات القبور یعنے لعنت کی اللہ نے
یا لعنت کرے اللہ عورتون قبرون کی زیارت کرنیوالیونکو عبد الرحیم جاہری نے
بیچ شرح ترمذی کے نیچے اسی حدیث کے بعد کلام مریل کے لکہا ہے کہ جب ثابت
ہوا کہ حدیث رخصت کی پہلی حدیث لعن کی ہے پس بیچ تو عدم رخصت ہے
عورتون کے نفی بیچ زیارت کے جیسے کہ مذہب جمہور کا ہے اور موکد ہے
اسکو مذکر لانا صیغہ رخصت کا بہی یعنے فزوروہا اور شرح برزخ مین بیچ باب الرخصۃ
فی زیارۃ القبور کے لکہتا ہے کہ یہہ جان تو کہ زیارت قبور کی اجازت ہے مردونکو
اور اکثر اسی پر اہل علم مین اور عورتون کا حکم یہہ ہے کہ رسول خدا صلعم نے لعنت
کی زوارات قبور کو پس نہین جائز ہے اونکے لئے رخصت دینا بیچ زیارت قبور
کے پہر بعض اہل علم کا قول نقل کیا کہ اونہون نے اختلاف علما کا نقل کرکر
کہا کہ کہا جمہور علما نے کہ جس نے ثابت کی ہے رخصت عورتون کے لئے
بیچ زیارت کے پس دلیل پکڑی ہے ساتہہ حدیث نہیتکم اوسکے اور وہ استدلال
بلا قیاس ہے اسلئے کہ خطاب مردون کے لئے ہے نہین مشتمل ہے عورتون کو
اور نہین روایت کی گئی کوئی حدیث عورتون کے حق مین پس نہین عام ہے
رخصت بیچ یہہ ہے کہ نہین مباح عورتون کے لئے زیارت قبور کی اجہی

اور حجت العلما مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے بیچ زیارت کے پس گئے
ہین بعضے علما طرف عام ہونے رخصت کے مردون اور عورتون کے لئے
لیکن جمہور نے خاص کیا ہے زیارت کو واسطے مردون کے اور یہی صحیح ٹہرا
اسلئے کہ روایت کی گئی ہے حدیث ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلعم نے
لعنت کی زوارات قبور کو انتہے و در البحار مین لکھا ہے کہ زیارت قبور کی مستحب
ہے مردون کے لئے نہ عورتون کے لئے بموجب قول صحیح تر کے انتہے اور بیچ حواشی
شرح نور الایضاح کے لکھا ہے کہ مستحب ہے زیارت قبرونکی مردون اور
عورتون کے لئے اور بعضون نے کہا حرام ہے عورتون پر لیکن صحیح تر یہ ہے
کہ حرام ہے عورتون کے لئے انتہی اور بیچ درر البحر اور فتاوے رحمانی اور تحفۃ الفقہا
اور کنز العباد کے لکھا ہے زیارۃ القبور حسن للرجال وحرم للنساء انتہے
یعنے زیارۃ قبرونکی اچھی ہے مردون کے لئے اور حرام ہے عورتون کے لئے
اور نصیحۃ الاسلام مین لکھا ہے کہ عورتون کے لئے زیارت کیواسطے نہ جانا ہوے
باہر نا کہ رسول صلعم نے فرمایا ایک عورت کو کہ زیارت کو جاتی تہی مردے
اوسکو لعنت کرتے ہین اور شیاطین گرد بر گرد جاتے ہین اور مسائل الاموات
مین لکہتا ہے عورت کو زیارت قبور کی نہ چاہیے مگر قبر رسول خدا صلعم
کی انتہے اور کفایہ شعبی اور تاتارخانی اور ابراہیم شاہی اور بالابدمین یہی ہے
ہے حاصل یہہ کہ قول صاحب مستملی اور نصاب الاحتساب اور مجالس الابرار اور

اور بقول عبد البر اور کلام عینی شارح بخاری اور امام نووی اور عبد الرحیم ظاہری
شارح ترمذی اور صاحب شرح برزخ اور مصنف حجۃ العلما اور صاحب درر البحار اور شارح
نور الایضاح اور صاحب درر البحور اور فتاوی رحمانی اور تحفۃ الفقہا اور کنز العباد و
اور حجۃ الاسلام اور خلاصۃ الفقہ اور مسائل الاموات اور ابراہیم شاہی اور
مالابد منہ کی سے بخوبی واضح ہوا کہ زیارت قبروں کی عورتوں کے لئے حرام و مکروہ
ہے بقول اصح کے اور بعضوں نے اگرچہ جائز کہا ہے لیکن بسبب قاعدہ فقہا
کے اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام یعنے جب جمع ہو حلال اور حرام غالب
ہوتا ہے حرام یہی متعین و مقرر ہوا کہ زیارت قبروں کی عورتوں کے لئے حرام یا
مکروہ ہے پس جناب مرشدنا مولانا اسحق رحمہ اللہ نے جو مسائل اربعین
مین عورتون کے حق مین زیارت قبروں کی منع لکہی ہے اور اوسکو کسی بزرگوار
نے رد کیا ہے ان روایتوں سے حق گوئی اور باطل گوئی ہر ایک کی منصف پر
ظاہر ہو جاویگی اللہم اہدنا الصراط المستقیم وجنبنا عن الضلالۃ العقیم آمین رب العالمین
مسئلہ ذکر کیا گیا ہے شرح طحاوی مین کہ جب مر جاوے عورت اور نہ ہووے اوسکا
باپ یا بھائی یا بیٹا تو اور ذی رحم محرم اوسکے اوسے لیے مین بیٹھ اوتارنے
اوسکے قبر مین بہ نسبت غیروں کے اور اگر ذی رحم محرم نہو تو مضایقہ نہین
ہے اجنبیوں کو بیچ رکھنے اوسکے کے قبر مین اور احتیاج نہین ہے عورتون
کے بلانے کی رکھنے کے لئے مسئلہ ایک عورت داخل ہوئی بیچ گہر

بغیر اپنے سکے بغیر اذن صاحب خانہ کے آیا احتساب کیا جاوے اوسپر یا نہین
جواب جسوقت کہ ہو عورت صاحب حرم محرم گہر والے کی تو درست ہے
اوسکو داخل ہونا گہر مین بغیر اذن گہر والے کے اور ایسے ہی جسوقت کہ ہو
زوج عورت کا صاحب حرم محرم یعنے گہر والیکا تو حلال ہے عورت کو داخل ہونا
اپنے خاوند کے محارم کے مکانون مین بغیر اذن امنکے کے اور یہہ مسئلہ عجیب ہے
کوشش کیجئے بیچ پانے اسکے اور بیچ گہر غیر اسکے کے احتساب کیا جاوے اوسپر جیسے کہ احتساب کیا جاتا ہے
مرد پر بسبب قول اللہ تعالے کے لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوا
مسئلہ ذکر کیا گیا ہے بیچ کتاب التجنیس اور مزید کے کہ عورت احرام والے
اپنے منہہ پر کپڑا لٹکاوے لیکن الگ رکہے کپڑا اپنے منہہ سے اور اس سے
معلوم ہوا کہ عورت کو کہولنا منہہ کا اجنبیون کے سامنے منع ہے **مسئلہ**
پوچہے گئے حضرت ابو بکر رضی حال ایک عورت کے سے کہ اوس نے
کترڈالے تہے بال اپنے سر کے فرمایا کہ لازم ہے اوسکو استغفار
کرنے اللہ تعالے سے اور توبہ کرنی اور پہر ایسی حرکت نہ کرے عرض کیا گیا
کہ اگر کیا ہو اوس نے یہہ باذن خاوند اپنے کے لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي
مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ نہین فرمانبرداری پہونچتی مخلوق کی گناہ خالق مین پہر عرض
کیا گیا اونسے کہ کیون نہین جائز ہے یہہ اوسکے لئے اونہون نے
فرمایا اسلئے کہ اوس نے مشابہت کی ساتہہ مردون کے حال آگے فرمایا

ہے آنحضرت صلعم نے کہ لعنت کرے اللہ تعالی اون مردون پر کہ مشابہت کرین ساتھہ عورتون کے اور اون عورتون پر کہ مشابہت کرین ساتھہ مردونکے اور اسلئے منع ہے کہ بال عورت کے لئے بمنزلہ ڈاڑہی کے ہین مردونکی پس جیسے کہ نہین درست ہے مردکو مونڈنا اور کترنا ڈاڑہی کا اسیطرح نہین درست ہے عورت کو کترنا اپنے بالونکا پہر کہا گیا حضرت ابو بکر سے کہ اگر ملاوے عورت بال اپنے غیر کے بالونمین توکیا حکم ہے کہا نہین درست اوسکو یعنے ایک عورت کے بال دوسری عورت کے سرمین ملانے بڑہانے کے لئے درست نہین مسئلہ ذکر کیا گیا ہے کتاب مذہب مین کہ لعنت خدا کی ہے اون عورت پر کہ بال چنے منہہ پر سے اور اوسپر کہ بال مذکور چنواوے اور اوسپر کہ دانت تیز کرے اور اوسپر کہ دانت تیز کراوے اور اوس عورت پر کہ ملاوے بال اپنے ساتھہ بالون اور عورت کے یعنے درازی کے لئے اور اوسپر کہ ملواوے اپنے بالون کے ساتھہ اور کے بال اور گودنیوالے اور گدوانیوالی پر تمام ہوا کلام صاحب نصاب الاحتساب کا اور یہہ جو لعنتین ان عورتون پر مذکور ہوئین حدیثون مین آئی ہین چنانچہ مشکوٰۃ مین وہ حدیثین موجود ہین اور ان حدیثونکی شرح مین طاعلی اور حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نے یون لکہا ہے کہ بال چننے انکے یعنے بال پیشانی کے یا ابرون کے منہہ پر سے چننے مکروہ ہین اور اگر ڈاڑہی یا مونچہین نکلین عورت

کی تو اونکا موندنا یا موندوانا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے اور تیز کرنا دانتونکا یہہ کہ عرب مین رسم ہے کہ جب عورتین بڈہیا ہو جاتی ہین اور دانت بڑہ جاتے ہین یا گہس جاتے ہین تو اونکو تیز کروا لیتی ہین اور فرق کروا تے ہین دانتو نمین واسطے اظہار حسن جوانی کے اور مشابہت کی ساتھہ جوانون کے اور ملا دے بال اپنے الخ عام ہے کہ آپ ملا دیا اور کو حکم کرے ملانیکا کہا نووی نے کہ حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے ملانا بالونکا مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہے اور ہمارے علماؒ نے یہہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر ملاوے بال آدمی کے تو حرام ہے بلا خلاف اسلئے کہ حرام ہے نفع اوٹہانا آدمی کے بالون سے اور تمام اجزا اوسکے سے بسبب بزرگی اوسکی کے اور سوا آدمی کے جانور کے پاک بال ہون تو اوسکا یہہ حکم ہے کہ اگر نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنے مالک تھا اوسکو ملانا انکا بہی حرام ہے اور اگر ہو خاوند یا سید تو صحیح تر یہہ ہے کہ اگر ملاوے ساتھہ اذن خاوند یا سید کے تو جائز ہے اور کہا مالک اور طبری اور اکثر علما نے کہ ملانا ہر چیز کا بالونمین ممنوع ہے خواہ بال ہون یا صوف یا چیتہڑے یا سوا اسکے اور دلیل پکڑی ہے اونہون نے ساتھہ حدیثون کے اور کہا لیث نے کہ نہی مختص ہے ساتھہ بالون کے پس نہین مضائقہ ہے ساتھہ ملانے صوف وغیرہ کے انتہی اور فتاوے عالمگیری مین لکہا ہے کہ بالونمین آدمی کے بال

ملانے والا مین برابر ہے کہ اپنے بال ملاوے یا اپنے غیر کے کذا فی
الاختیار شرح المختار اور نہین معانقہ ہے یہہ کہ ڈالے عورت اپنی بینڈیان
اور چوٹی مین کچہہ وبر سے یعنے پشم اونٹ کی کذا فی فتاوی قاضی خان اور اگر
پس آپ سے معلوم ہوا کہ جو چلہ بہیڑ کی پشم کا جو عورتین یہان ڈالتی ہین درست
ہے مگر ترک اوسکا ہے اور گودنا یہہ کہ سوئیان یا مانند اونکی کی جلد مین
چبہوئی جاتی ہین یہانتک کہ خون بہنے لگتا ہے پہر اوسمین سرمہ یا نیل بہر دیتے
ہین تمام ہوا کلام حضرت شیخ وملا علی وغیرہما رحمہم اللہ کا پس یہہ سب چیزین
گناہ کبیرہ ہین کہ لعنت آئی ہے فاعل اور مفعول پہ اور اور گناہ کی چیز ہے ظلم
کرنا لونڈی وغلام عرفی پر کہ حقیقت مین لونڈیان شرعی نہین اور یہہ لوگ لونڈیان
سمجہکر ظلم کرتے ہین چنانچہ بیان مفصل اسکا رسالہ مظہر الحق مین لکہا ہے
میرے خاوندونکو چاہیئے کہ منع کرین اپنی بیبیونکو اس ظلم سے کہ حدیث شریف
مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے كلا والله لتأمرن بالمعروف ولتنهون
عن المنكر ولتأخذن على يدي الظالم ولتأطرنه
على الحق أطرا ولتقصرنه على الحق قصرا أو ليضربن الله بقلوب
بعضكم على بعض ثم ليلعننكم كما لعنهم یعنے ہرگز نہین یون قسم ہے
اللہ کی البتہ حکم کرو اچہی باتونکا اور البتہ منع کرو بری باتون سے اور منع
کرو ظالم کو ظلم سے اور کہینچو اوسکو حق کی طرف کہینچنا اور روکو اوسکو
حق پر روکنا والا البتہ سیاہ کر دیگا اللہ تعالے دل بعضون کے یعنے

جنہون نے گناہ نہین کئے ہین بسبب شامت گنہگارون کے یعنے بہمچ جاوینگے سبہون کے دل سخت اور بعید قبول کرنے خیر و رحمت کے سے بسبب معاصی کے اور بہ سبب مجالست بعض اونکے کے بعض سے پہر لعنت کریگا اللہ تمکو جیسے کہ لعنت کی بنی اسرئیل کو یہہ حدیث مشکوٰۃ شریف کے باب الامر بالمعروف مین ہے پس یہہ چند چیزین بطور مثال کے بیان کرتے ہین حاصل یہہ کہ خاوندون کو چاہیے کہ اپنی بیویونکو اچہے کام کرنیکا حکم کرین اور سب گناہون کی باتون سے منع کرین بیویونکو خواہ شادی مین ہون یا غمی مین یا چہٹے دنون مین والا مستحق اس وعید شدید کے ہونگے اور اب حق بیویون کے خاوندون پر یہہ ہین کہ جو ان حدیثون مین آئے ہین قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ

رواہ احمد وابو داود وابن ماجہ ۱۲

٭٭ ٭ ٭٭٭ یعنے کہا معاویہ قشیری نے کہ عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہماری کا اوسپر فرمایا یہہ کہ کہلاوے تو اوسکو جسوقت کہ کہاوے تو اور پہنا دے تو اوسکو جسوقت کہ آپ پہنے اور نہ مارے تو منہہ پر اور نہ برا کہے تو اور نہ جدا ہووے تو مگر گہر مین یعنے خفگی مین اوسکو چہوڑکر گہر سے نہ نکل جا اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم

نے مت مارو اللہ کی لونڈیون کو پیٹے بیویون کو پس آئے یعنے بعد چند روز
کے حضرت عمر رض پاس رسول خدا صلعم کے اور عرض کیا کہ بیویان نا فرمان ہوگئی
ہین خاوندونکی کہنا نہین مانتین پس اجازت دی آنحضرت صلعم نے اونکے مارنے
کی پہر آئین بہت سے عورتین آنحضرت صلعم کی اہلبیت کے پاس شاکی اپنے خاوندونکی
پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ آئین اہلبیت محمد کے پاس بہت سی
عورتین شکوہ کرتی ہوئین اپنے خاوندونکا نہین ہین وہ ابہے والی اچہی
یہہ حدیث بہی مشکوۃ مین ہے اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت
صلعم نے مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ رواہ ترمذی
یعنے کامل ترین مومنونکا ایمان مین وہ ہے کہ بہت اچہا خلق رکہتا
ہو اور بہت مہربانی کرتا ہو اپنی اہل پر انتہے پس خاوندونکو چاہیے کہ فقط اپنے ہی حق
کی حیثیت دیکہکر مغرور نہ ہوجائین بلکہ بیویون کے حق کی بہی خوب تامل کرکر اونکے حق
ادا کرین اور اونپر سختی بلا وجہ شرعی نکرین اگر بیجا ظلم کرینگے اونپر تو انپر بہی پکڑی
جاویگی اللہ تعالے نے انکو حاکم کیا ہے اور اون بیچاریونکو محکوم و تابعدار
انکو عدل کرنا اونکے مقدمہ مین ضرور ہے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے اَلَا
كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ
الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ
وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ

وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ یعنے خبردار ہو سب تمہارے نگہبان رعیت کے ہین اور تم سب پوچھے جاؤگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہے اور وہ سوال کیا جاویگا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہے اوپر گہر والون اپنے کے اور وہ سوال کیا جاویگا حقوق رعیت اپنی سے اور عورت نگہبان ہے اوپر گہر خاوند اپنے کے اور فرزندون اوسکے کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکے سے اور غلام مرد کا نگہبان ہے اوپر مال مالک اپنے کے اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب نگہبان ہو اور تم سب سوال کئے جاؤگے رعیت اپنی سے **ف** راعی کہتے ہین نگہبان اور امانت دار کو بیچ اوس چیز کے کہ اوسکے تصرف مین ہے پس لازم ہے اوسکو ادا کرنا اوسکی حق کا اور یہہ موجود ہے سب مین اگرچہ حقوق مختلف ہین اور حدیث نصیحت ہے سبکے لئے بیچ رعایت حقوق کے اور تنبیہ ہے اوسپر کہ سب پوچھے جاوینگے یہہ سید جمال الدین رح نے لکھا ہے اور حضرت شیخ عبدالحق رح نے لکھا ہے کہ علما نے لکھا ہے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضا و حواس اپنے کے بھی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اونکے سے کہ کہان استعمال کیا تم نے اونکو اور کسطرح استعمال کیا اور حدیث مین اسکو نہ ذکر کیا اسلئے کہ ظاہر ہے اور ایک اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهَ حَقَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ

لا یمنع ذا حق حقہ یعنے پس تو بیدو چارہ مظلوم کی نسبت پس سوا اسکے
نہین کہ وہ مالک ہے اللہ تعالے سے حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالے نہین روکتا
ذی حق سے حق اوسکا انتہے یہی مضمون کسی نے اس بیت مین لکہا ہے ع
بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن ۰ اجابت از در حق بہر استقبال می آید
اور ایک روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اَتَدْرُوْنَ
مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ
فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَ
صِيَامٍ وَزَكٰوةٍ وَيَاْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ
مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا
فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ
فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ
خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ
یعنے کیا جانتے ہو تم کہ کون مفلس ہے عرض کیا صحابہ نے کہ مفلس ہم مین وہ
ہے کہ نہ ہو درہم اوسکے پاس اور نہ اسباب پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ مفلس
میری امت مین سے وہ ہے کہ آویگا دن قیامت کے ساتھہ نماز اور روزے
اور زکوۃ کے اور حال یہہ ہوگا کہ کسیکو برا کہا تہا اور کسیکو بہتان زنا کا لگایا تہا
اور کسیکا مال کہا گیا تہا اور کسیکا خون کیا تہا اور کسیکو مارا تہا پس کچھہ نیکیاں

اسکی کسیکو ملجاویگی اور جسکو مہر اگر ہو چکین گی نیکیان اسکی پہلے اسکے کہ
حکم کیا جاوے ساتہہ مہر اسکے گناہ کرے کہ اوسپر ہی لیے جاوینگے گناہ مظلومون
کی اور ڈالے جاوینگے ظالم پر پہر ڈالا جاویگا ظالم آگ دوزخ کی بیچ اور اور
روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلٰثَةٌ دِیْوَانٌ
لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُکُہُ اللّٰہُ
ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَہُمْ حَتّٰی یَقْتَصَّ بَعْضُہُمْ مِنْ بَعْضٍ
وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَاُ اللّٰہُ بِہٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِیْمَا بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ اللّٰہِ
فَذَاکَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ
عَنْہُ یعنے صحیفے اعمال کے تین طرح کے ہین ایک صحیفہ تو ایسا ہے
کہ نہین بخشتا اللہ تعالی کہ وہ شریک کرنا ساتہہ خدا کے ہے فرماتا ہے اللہ عز وجل
کہ تحقیق اللہ تعالے نہین بخشتے کا شرک کو اور ایک صحیفہ ایسا ہے کہ نہین معاف
کرتا اوسکو اللہ کہ وہ ظلم کرنا بندونکا ہے آپسمین یہانتک کہ بدلا لے بعض
اونکا بعضے سے اور ایک صحیفہ ایسا ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ اوسکی کہ وہ ظلم کرنا
بندونکا ہے درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے پس یہہ سپرد ہے اللہ کے
اگر چاہے عذاب کرے اوسکو اور اگر چاہے درگذر کرے اوس سے انتہی
اور فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ

یعنے نہین رحم کرتا اللہ تعالے اوسپر کہ نہین رحم کرتا لوگون پر اور بہت
سی حدیثین آئی ہین ظلم کی برائی مین انمین غور کرکر باز رہے ظلم کر نیسے
بیویون پر اور رحم کرے اونپر اور حتی المقدور سلوک واحسان کرے او نپر
اور حاجت روائی کرے اونکی کہ فرمایا ہے آنحضرت صلعم نے مَنْ
قَضٰی لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ حَاجَةً یُرِیْدُ اَنْ یَسُرَّہٗ بِہَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَ
مَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ یعنے جسنے
کوئی حاجت روائی کسی کی میری امت مین سے بارادہ اسکے کہ خوش کرے
اوسکو بسبب حاجت روائی کے پس تحقیق خوش کیا اوس نے مجکو اور جس نے
خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا
اوسکو اللہ جنت مین آور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے
اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ
یعنے خلق بمنزلہ عیال خدا کے ہے پس محبوب ترین مخلوق کا نزدیک اللہ کے
وہ ہے کہ نیکی کرے اوسکی عیال سے انتہٰے اور حقیقت مین میان بیوی کی
محبت لله فی اللہ ہے کہ بسبب حکم اوسکے کے یہہ علاقہ ہوا ہے اور
محبت للہ کی بہت سی فضیلت آئی ہے کہ از انجملہ ایک یہہ حدیث ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نے اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ
اُظِلُّہُمْ فِیْ ظِلِّیْ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ یعنے تحقیق اللہ تعالے

فرماویگا دن قیامت کے کہ کہان ہین آپسمین محبت رکھنے والے
بسبب بزرگی میری کے آج کے دن اپنے سایۂ عاطفت اور رحمت
مین داخل کرونگا مین اونکو کہ آج نہین سایہ ہے سوائے سایۂ رحمت میری کے
پس حقیقت ہے کہ جس محبت کا ایسا نتیجہ ہو اوسکو آدمی ترک کرے اور بدمزاجی
اور بدزبانی سے پیش آوے یا اُنسے بہ خلق پیش آوے اور اونکی بدمزاجی
پر صبر کرے کہ بڑی فضیلت اسکی آئی ہے اور بدمزاجی اور بدزبانی وعداوت
کی برائی بیان فرمائی ہے آنحضرت صلعم نے کہ فرمایا اِنَّ اَثْقَلَ شَیْءٍ
یُوْضَعُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰہَ
یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ یعنے تحقیق بہت بہاری چیز کہ رکہی جاویگی میزان
مومن مین دن قیامت کے خلق نیک ہوگا اور تحقیق اللہ تعالےٰ بغض کرتا
ہے فحش گو بدخلق سے اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم
نے اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِہٖ دَرَجَۃَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ
النَّہَارِ یعنے تحقیق مومن البتہ پاتا ہے بسبب خلق اپنے کے درجہ رات
کی عبادت کرنیوالے اور دن کے روزہ دار کا سا اور اور روایت مین آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَنْ یَحْرُمُ عَلَی
النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَیْہِ عَلٰی کُلِّ ھَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ
سَھْلٍ یعنے کیا نہ خبر دون مین تمکو اوسکی کہ حرام ہو آگ دوزخ کو یا وسکی کہ حرام

رواہ الترمذی
رواہ ابو داؤد
رواہ احمد والترمذی

ہووے آگ سا اور سپر حرام ہوتی ہے اوپر ہر باوقار بردبار قریب نرم خو کے یعنے
لوگوں میں ملا رہتا ہے اور نرمی کرتا ہے معاملات میں پس باوجود ملے رہنے کے صبر
کرنا لوگوں کی ایذا پر اور نرمی کرنی بڑا کام ہے انتہا اور روایت میں آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا تحقیق بڑا
محبوب تم میں کا طرف میری اچھا تم میں کا ہے اخلاق میں انتہا اور روایت میں
ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِيَ
حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ
مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یعنے جسکو نصیب ہوئی نرمی تو پایا اوس نے نصیبہ بھلائی دنیا اور
آخرت کا اور جو کوئی نصیب ہوا نرمی سے محروم رہا نصیبہ بھلائی دنیا اور آخرت
کے سے یہ حدیث شرح السنہ میں ہے انتہا اور روایت میں آیا ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نے تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ
الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ
أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيئَا یعنے عرض کیے جاتے
ہیں سامنے اللہ تعالے کے اعمال لوگوں کے ہر ہفتہ میں دوبار پیر کے دن
اور جمعرات کے دن پس بخشش کیجاتی ہے واسطے ہر بندہ مومن کے مگر نہیں
بخشش ہوتی اوس بندے کی کہ درمیان اوسکے اور درمیان مسلمان بھائی اوسکے
کے عداوت ہوتی ہے پس کہا جاتا ہے یعنے فرشتوں سے کہ چھوڑ دو انکو یہانتک

کرتے ہین یہہ دونون اور اور روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے المسلم
الذی یخالط الناس ویصبر علی اذٰیہم افضل من الذی لا یخالطہم
ولا یصبر علی اذٰیہم یعنے وہ مسلمان کہ ملا رہتا ہے
لوگون مین اور صبر کرتا ہے اونکی ایذا پر فضل ہے ثواب مین اوس سے کہ نہین ملا
رہتا ہے اونمین اور نہین صبر کرتا اونکی ایذا پر اور اور روایت مین ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نے من کظم غیظا وھو یقدر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ
علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ حتی یخیرہ فی ای الحور
شاء یعنے جو شخص کہ روکتا ہے غصہ کو اوپر لیکن وہ قادر ہو اوپر جاری
کرنے اوسکے کے بلاویگا اوسکو اللہ تعالے روبرو خلایق کے دن
قیامت کے تاکہ مختار کردے اوسکو بیچ پسند کرنے جس حور کے کہ چاہے
اور اور روایت مین آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے استوصوا
بالنساء خیرا فانہن خلقن من ضلع وان اعوج شیء فی الضلع
اعلاہ فان ذھبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل
اعوج فاستوصوا بالنساء یعنے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون
کی بھلائی کے اسلئے کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑھی
ہے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلی مین اوسکی پسلی ہے پس اگر ارادہ کرے
تو کہ سیدھا کرے پسلی کو توڑ دیگا اوسکو اور اگر چھوڑے تو پسلی کو اپنے

اپنے حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے

ف یعنے حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتون کے ہین حضرت

آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئی ہین کہ وہ بہت ٹیڑھی ہوتی ہے

پس انکی اصل مین ٹیڑھاپن ہے کوئی اوسکو متغیر نہین کرسکتا اور ٹیڑھی پسلی

کا حال یہہ ہے اگر تو سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اوسکو چھوڑ دے

بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی رہیگی اسیطرح حال عورتون کا ہے کہ انکی اصل خلقت

مین کجی اعمال و اخلاق مین ہے اگر چاہین مرد کہ راست و درست کرین انکو

توڑ ڈالینگے کہ مراد اس سے طلاق ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین کہ شرح اوسکی

مین ہے مذکور ہے پس ممکن نہین ہے فائدہ اوٹھانا ساتھہ عورتون کے

مگر ساتھہ چھوڑنے انکے ٹیڑھے پن پر جبتک اوس چھوڑنے مین

گناہ لازم نہ آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہین چاہیے کہ معاملہ نیک اچھی طرح

رکھو اور صبر کرو انکے ٹیڑھا پن پر اور یہہ توقع اوٹھا دو کہ سب

باتوں مین تمہاری مرضی موافق کام کرینگی یہہ شرح اس حدیث کی حضرت

شیخ عبدالحق اور ملا علی قاری نے لکھی ہے آور اور روایت مین آیا ہے

کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ

یعنے نہین داخل ہوگی بہشت مین سخت گو بدخلق اور نہ متکبر آور بہت سی

حدیثین آئی ہین بیچ فضیلت خلق نیک و صبر کے اور بیچ برائی بدخلقی اور

رواہ ابو داود والبیہقی

بدزبانی اور نہ صبر کرنے کے جسکو اللہ تعالے نے توفیق نیک دیگا اوسکو یہی بس
ہے بیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہے کفایت ۔ نادان کو کافی
نہین دفتر رسالہ ۔ آور بعضے لوگ بی گناہ و بی تقصیر شرعی برسون بیویون
سے بولتے نہین اور بعضے چہوڑکر نکلجاتے ہین کہ برسون صورت اونکی
نہین دیکہتے یہہ بہی بہت بڑی بات ہے فرمایا آنحضرت صلعم نے لا
یحل للمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلث فمن ھجر فوق ثلث فمات دخل
النار ۹۸ یعنے نہین درست مسلمان کو یہہ کہ ترک ملاقات و کلام کرے
اپنے بہائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جسنے ترک کیا زیادہ تین
دن سے اور مرگیا داخل ہوگا آگ دوزخ مین آور اور روایت مین آیا
ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے من ھجر اخاہ سنۃ فھو
کسفک دمہ ۹۹ یعنے جو کوئی ترک ملاقات کرے اپنے بہائی مسلمان
سے ایک برس تک پس وہ مانند قتل کرنے اوسکے کی ہے یعنے حصول
عذاب مین آور بہت سی حدیثین آئی ہین خفگی اور جدائی کی برائی مین
پس افسوس آتا ہے اوس شخص پر کہ ایسے وبال کا اپنے کو مستحق کرے
اور ثواب صبر اور حسن خلق سے کہ اوپر ضد کو ہوئی محروم رہے آور اور
حق ہونیکا یہہ ہے کہ جسکے دو یا زیادہ دو سے بیویان ہون تو اوسکو
عدل کرنا چاہئے اونین کہ نوبت بہ نوبت ہر ایک کے ہان رہے

۹۸ رواہ احمد وابوداود

۹۹ رواہ ابوداود

(۶) باب بیان عدل کرنیکا بیچ بیبیون

یہہ جو یہان معمول ہے کہ جس سے دلکو لگاؤ ہوتا ہے اوسی کے پاس
رہتے ہین اور دوسری سے تو بات بہی اونکی نہین پوچہتے یہہ بہت
گناہ کی بات ہے اس کام کی بری سزا پاوینگے کہ فرمایا ہے آنحضرت
صلعم نے اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ[1] یعنے جوقت کہ ہون ایک شخص کے
پاس دو بیبیان اور نہ عدل کیا اوس نے درمیان اونکے آویگا دن قیامت
کے اوس حال مین کہ آدہا بدن اوسکا گرا اور جہکا ہوگا ف یہہ سزا دوہی
عورتون کے بے انصافی کرنے پر نہین موقوف ہے اگر تین ہونگی یا چار
اور اونمین انصاف نہ کریگا تو یہی سزا ہوگی اوسکی پس واجب ہے برابری
کرنی نوبت مین باعتبار رات کے رہنے کے نہ صحبت کرنے کے کہا یہہ ملا علی قاری نے
اور ہدایہ اور ترجمہ حضرت شیخ عبدالحق کے مین لکہا ہے کہ بیبیون کے پاس باری
باری سے رہے رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیبیون کے لئے اور زیادہ کے لئے
ایک کی نوبت مین دوسری کے گہر مین رات کو رہنا جایز نہین اور جمع کرنا
دو عورتونکا ایک رات مین جایز ہے مگر باذن و ارادے اونکے جایز نہ ہے
اور نہین حق ہے عورت کے لئے بیچ نوبت کے حالت سفر مین خاوند
جس بیوی کو چاہے ساتہہ لیجاوے اور اوسکے لئے یہہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان
بیویون کے جسکا نام قرعہ مین نکلے اوسکو ساتہہ لیجاوے اور اصل نوبت تقسیم

[1] رواہ الترمذی و ابو داؤد والنسائی و ابن ماجہ والدارمی

حق مین رات ہے اور دن تابع ہے رات کا اور اگر ایک شخص رات کو کسی
کام مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیدار کی وغیرہ کی تو اوسکے حق مین دن اصل
ہے اور درالمختار مین لکہا ہے کہ واجب ہے برابری کرنی رات کی رہنے
مین بیوی کے پاس اور کہلانے اور پہنانے مین اور صحبت مین نہ جماع کرنے
مین اور محبت مین بلکہ یہہ مستحب ہے اور ساقط ہوجاتا ہے حق عورت
کا ساتھہ ایک بار جماع کرنے کے اور واجب ہے جماع کرنا کبہی کبہی دیانۃً
اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدت ایلاء کے یعنے چار مہینے مگر ساتھہ رضا کے
عورت کے اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی تو نہین جایز ہے صحبت
کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی سے اور رہوے ہر ایک بیوی کے پاس
ایک رات اور ایک دن اور اگر چاہے تین رات اور تین دن اور نہ رہے
ایک کے پاس زیادہ مگر باذن دوسرے کے لیکن لازم برابری کرنی
رات ہی مین ہے یہانتک کہ اگر آوے ایک بیوی کے پاس بعد غروب کے
اور دوسرے کے پاس بعد عشا کے تو ترک کی اوس نے قسم یعنے نوبت
اور نہ جماع کرے بیوی سے غیر نوبت اوسکی مین اور اسیطرح نہ جاوے
بیوی کے پاس رات کو غیر نوبت اوسکی مین مگر واسطے عیادت اسکی کے جاوے
اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضائقہ یہہ کہ رہے اوسکے پاس یہانتک کہ شفا
پاوے وہ یا مر جاوے مگر اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ نہو اوسکے پاس کوئی

ف اور ظاہر ایہ ہے معلوم ہوتا ہے کہ دو فرض ہے بہر سے نقل کیا ہے در المختار مین اور ایہ یہی ہے ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل معنا لن تستطیعوا العدل والتسویۃ فی المحبۃ فلا تمیلوا فی القسمۃ ۱۲ کذا فی

ع یعنے عند اللہ اور قاضی کو جبر کرنا نہین پہنچتا ۱۲ منہ

غمخوار اور اگر خاوند اپنے گھر مین بیمار ہو تو بلا وے ہر ایک کو اوسکی نوبت
مین اور باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی اور مسلمہ اور کتابیہ تقسیم مین برابر ہین
امام اعظم رح کے نزدیک اور اگر بخشے ایک بیوی نوبت اپنی سوکن
کو تو جایز ہے بشرطیکہ نہو یہہ ساتہہ دینی رشوت کے خاوند کی طرف
سے اور جایز ہے واسطے عورت بخشنے والی نوبت کے یہہ کہ رجوع کرے
جب چاہے کہا یہہ ملا علی اور حضرت شیخ نے رح **فصل** واجب ہے نفقہ و لباس
اور مکان رہنے کا بیوی کے لئے خاوند پر اگرچہ چہوٹا ہو خاوند اور بیوی خواہ
مسلمان ہو یا کافرہ ہو بڑی ہو یا چہوٹی ہو لیکن ہو لایق جماع کے
جبکہ سپرد کردے خاوند کو نفس اپنا اوسکے گھر مین یا نہ سپرد کرے بسبب حق اپنے کے
یا بسبب عدم طلب خاوند کے اور واجب ہوتا ہے نفقہ وغیرہ بقدر حال خاوند اور بیوی کے
یعنے اگر دونو تونگر ہین تو نفقہ تونگرونکا سا واجب ہوگا اور اگر دونو درویش ہین درویشونکا
سا ہوگا اور اگر عورت درویش ہے اور خاوند تونگر یا بالعکس اسکے ہو تو بین
بین اسکے ہوگا یعنے تونگر سے کم اور درویش سے زیادہ اور نفقہ ہر مہینے
مین دیا جاوے اور لباس ہر چہہ مہینے مین اور مستحب یہہ ہے کہ جو آپ کہاوے
چاہیے سو بیوی کو کہلاوے پہناوے اور بیوی کے ایک خادم کا نفقہ واجب ہے
اگر خاوند تونگر ہو اور نہین ہے نفقہ واسطے بیوی ناشزہ یعنے نافرمان کے
کہ نکل جاوے خاوند کے گھر سے ناحق اور بے اذن شرعی کے اور جو عورت

کہ منع کرے خاوند کو اپنے پاس آنے سے اور خاوند اوسکے گہر مین ساتہہ
اوسکے رہتا ہے تو وہ ناشزہ ہے لیکن اگر اسلئے منع کرے کہ اوسکو
خاوند اپنے گہر لیجاوے یا گہر اوسکے لئے بکرایہ لے تو اس صورت مین ناشزہ
نہین ہے اور نہین ہوتی عورت ناشزہ بسبب نکلنے کے بی اذن خاوند
کے واسطے حاجت ضروری کے مانند سیکہنے مسائل ضروری کے
اگر خاوند نہ جانتا ہو اور اگر جانتا ہو تو اوسکو سکہاوے اور مانند ملاقات یا عیادت
یا تعزیت ماں باپکے اور لینے اور دینے حق کے وغیر ذلک اور بیوی چہوٹی
کہ وطی اوسکی ممکن نہو اور یا وہ عورت کہ دین کے لئے محبوس ہو یا وہ عورت
کہ اوسکو کوئی غصب کر لے گیا یا بغیر خاوند کے حج کو جاوے یا بیمار ہو
اور اوسکو سپرد خاوند کے نہین کیا ہے نفقہ ان سبہونکا واجب نہین ہوتا
اور جو عورت کہ خاوند کے ساتہہ حج کو جاوے اوسکے لئے نفقہ ہے حضر یعنے
وطن کا سا نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواریکا مسئلہ خاوند پر واجب ہے
کہ بیوی کو رکہے ایسے مکان مین کہ خالی ہو دو نونکی اہل سے مسئلہ نہ منع کرے
بیوی کے ماں باپکو اوسکے پاس آنے سے ملاقات کے لئے ہر ہفتہ مین ایکبار
اور اسیطرح اوسکی بیوی اپنے ماں باپکے ہان جاوے تو منع نکرے اوسکو جانے سے ہر
ہفتہ مین ایکبار اور اگر بیوی سوا ماں باپ کے اور محرم قرابتیونکے ہان جانا
چاہے یا اونکو بلاوے اپنے ہان تو منع نہ کرے آمد و رفت اونکی سے سال

بہر مین ایکبار اور بعضون نے کہا کہ ہر مہینے مین ایکبار مسئلہ واجب ہے
نفقہ اور سکنی یعنے مکان واسطے اوس عورت کے کہ عدت مین ہو طلاق کی اور
اسکے لئے کہ جدی ہوئی ہو بغیر معصیت کے مانند خیار عتق اور بلوغ کی نہ واسطے
اوس عورت کے کہ عدت مین ہو موت کی یا جدی ہوئی ہو بسبب گناہ کے
مانند مرتد ہو جانے کی اور بوسہ لینے خاوند کی بیٹی کی اور مرد کو چاہیے
کہ اپنی بیوی کے پاس نامحرم کو دخل نہ دے اور ابتدائی امور سے غافل
نہ رہے اور عورت کو اپنی سیاست مین رکھے اور اسکو مخلی بالطبع نکرے اور گہر
سے باہر نہ نکلنے دے یعنے جیسے بازار مین عوام کی بیویان بی تستر و بی تکلف
پہرتی ہین وہ ال اوسکے ساتھہ معصیت مین شریک ہوگا اور جب دلہن کو گہر لاوے
تو طعام ولیمہ بقدر مقدور اپنے کے کہلاوے اور نکاح علی الاعلان کرے اگرچہ اصلاح ساتھہ دف کے
ہو اور عورت کی کج خلقی پر صبر کرے اور اوسکی بیوقوفیون سے درگذر کرے اور اوسکے
ساتھہ مہر و شفقت سے گذران کرے اور بالکل محکوم بیوی کا نہ ہو جاوے
کہ وہ بسبب جبلت اپنی کے فساد اور تباہی کی اور اوپر امور شنیعہ اور منکرات کی
عورت کو منع اور تادیب کرے اسطرح کہ اول ساتھہ نرمی اور وعظ کے پیش آوے
اور اگر باز نہ آوے تو ڈراوے اور تنبیہ کرے اور سبب ترک نماز اور بعضی اور امور کے مارنا
بہی جائز ہے لیکن نہ ایسا کہ ہڈی توڑے اور نہ اعضا اور اسکے تو ڑے اگر اسطرح قصہ فیصل ہو جاوے
تو ایک حاکم اپنی طرف سے اور ایک حاکم بیوی کی طرف سے مقرر کرے تو صلح اور موافقت کروادین

اور اگر موافقت نہو تو تفریق کرین آور خاوند کو چاہئے کہ عورت کو کوٹہے اور دریچہ
سے جہانکنے نہ دے اور نفقہ اوپر بیوی اور عیال کے حق المقدور تنگ نکرے
اور افضل یہہ ہے کہ جو کچھہ آپ کہاوے اونسکو بہی کہلاوے بلکہ ایک دسترخوان پر کہاوے
اور بیوی کے ساتہہ سونا بہی سنت ہے بلا عذر جدا نہ سووے بعضی جا رسم ہے کہ بیویان
گہر مین سوتی ہین اور مرد باہر عار کرتے ہین ساتہہ سونے سے یہہ بہی رسوم کفار
سے ہے آنحضرت صلعم بیویون کے ساتہہ سویا کرتے تہے اسکو عار جاننا بہت
ہی برا ہے اور بیوی اور عیال کو احکام شرعیہ نماز اور روزہ اور حیض و نفاس کے
اور آداب صحبت کے اور مانند اسکے کے سکہاوے اور وقت جماع کے اول ساتہہ
ملاعبت کے شروع کرے کہ اسمین خوب انسیت اور لذت حاصل ہوتی ہے
اور بسم اللہ کہکر دخول کرے حدیث شریف مین آیا ہے کہ اگر کوئی تم مین سے
ارادہ صحبت کا کرے اپنی بیوی سے تو کہے اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ
مَا رَزَقْتَنَا پس اگر مقدر ہوگا درمیان اون دونون کے فرزند اس صحبت مین
تو نہین ضرر کریگا یعنے نہین گمراہ کریگا شیطان کبہی اسمین اشارہ ہے طرف
خاتمہ بخیر ہونے لڑکے کے بسبب برکت ذکر اللہ کے اور رو بقبلہ جماع نہ کرے
اور حیض و نفاس مین بہی جماع نہ کرے اور جب ایکبار جماع کر کر دوسری بار ارادہ
جماع کا کرے تو چاہیئے کہ پیشاب کر کر ذکر دہو کر اور فرج عورت کی دہلوا کر جماع
کرے اور خانیہ مین آیا ہے کہ مضائقہ نہین ہے اسکا کہ مرد اپنی بیوی کے

یا اللہ بچا ہمکو
شیطان سے
اور دور رکھ
شیطان کو
اوس فرزند سے
کہ عطا کریگا تو ہمکو

ستر کو ہاتھ لگاوے یا بیوی مرد کے ستر کو ہاتھ لگاوے تا شہوت حرکت مین
آوے اور کفایۂ شعبی مین لکہا ہے کہ جس عورت کی دونو راہین ایک ہو جاوین
اوس سے نکرنا چاہیے مگر کہ خاوند یقینا جانے کہ جماع قبل مین واقع ہوگا اور پیدا
ہونے بیٹے کے سے خوش اور پیدا ہونے بیٹی کے سے ناخوش نہو بلکہ بیٹی
کو طعام و میوے وغیرہ کے دینے مین مقدم رکہے کہ بیٹیونکی خبرگیری اور خاطرداری
کی بڑی فضیلت آئی ہے اور بیوی کے طلاق دینے مین جلدی نکرے کہ طلاق
خدا تعالے کے نزدیک بغض مباحات سے ہے مگر آنکہ لاچار ہووے اور
بستان ابو اللیث مین آیا ہے کہ جس عورت نے دو خاوند کیے ہونگے قیامت مین خیر خاوند
پاس رہیگی اور بعضے علما کے نزدیک جسکو اختیار کریگی اوس پاس رہیگی اور حق خاوند کا بیوی پر یہہ ہے کہ
ہمیشہ اوسکی اطاعت مین رہے اور جسوقت کہ جماع واسطے چاہے اوس سے مانع نہ آوے مگر کہ عذر شرعی ہو اور خاوند کے
گہر سے بغیر رضا اوسکی کے کسیکو کچہہ نہ دیوے اور نفل روزہ بغیر اوسکے اذن کے نکرے کہ مقبول نہین اور بلا اذن
اوسکے باہر نہ نکلے پردہ مین رہے اور زیادہ قدر حاجت سے خاوند سے طلب کرے اور بیویونکے وارثان پر
لازم ہے کہ پہلے نکاح کرنیکے اوسکو آزمائش کر لیوے ساتہہ خاوند کے سکہاوین کہ بیوی جو کہ
خاوند کے پاس جاتی ہے اطاعت اوسکی اپنے پر لازم کرنا جسطرح کہ وہ رضا اور جو کام کہ لایق اوسکو ناخوش کرے
اوس سے دور رہنا یہہ مسائل مفتی الکشاف اور فتاوی عالمگیری اور ملتقی الابحر سے لکہے گئے ہین تا معلوم ہو اور
کہ کسی بزرگ نے احمد کے ... ایک خطبہ مین جو کہ میان بیوی کی نصیحت کے ...
... نکاح کی ... دیکہا کہ ... اوسکی ... کتاب مین ...

بڑائی نسبت اُسکا

وہ خطبہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ و

سب تعریف واسطے اللہ کے ہے حمد کرتے ہیں ہم اوسکی اور مدد مانگتے ہیں ہم اوس سے اور بخشش مانگتے ہیں ہم اوس سے اور ایمان رکھتے ہیں ہم ساتھ اوسکے اور بھروسہ

نتوکل علیہ ونعوذ بہ من شرور انفسنا ومن سیئات

توکل کرتے ہیں ہم اوسپر اور پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اوسکے اپنے نفسوں کی بدیوں سے اور برائیوں

اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی

عملوں اپنے کے سے جسکو ہدایت کرے اللہ پس کوئی نہیں ہے گمراہ کرنے والا اوسکا اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں ہے ہدایت کرنیوالا

لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد

اوسکو کوئی اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی نہیں ہے معبود لائق بندگی کے سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ نہیں ہے شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہوں میں

ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وعلی الہ و

کہ تحقیق محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے درود بھیجے اللہ اونپر اور آل اونکی پر اور

اصحابہ وسلم اما بعد فان خیر الہدی ہدی محمد صلی

یاروں اونکے پر اور سلام بھیجے بعد اسکے پس تحقیق بہتر طریقہ طریقہ محمد صلے

اللہ علیہ وسلم من اتبع ہدیہ وسنتہ فقد فاز وافلح

اللہ علیہ وسلم کا ہے جسنے پیروی کی طریقہ اونکے کی اور سنت اونکی کی پس تحقیق کامیاب ہوا وہ اور فلاح کو پہونچا

ومن اعتصم بکلامہ فقد نجا وانجی انت اختی

اور جسنے چنگل مارا ساتھ کلام حضرت کے پس تحقیق نجات پائی اور مطلب کو پہونچا آپ بی بی تو بہن

وَحَبِیْبِیْ اُحِبُّ لَکَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ اُعْبُدِ اللّٰہَ

اور پیارے میرے بے دوست رکھتا ہوں تیرے لئے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہوں اپنے لئے عبادت کر اللہ کی

وَلَا تُشْرِکْ بِہٖ شَیْئًا لَا جَلِیًّا وَّلَا خَفِیًّا اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ

اور نہ شریک کر اوسکا کسی چیز کو نہ ظاہر میں اور نہ باطن میں تحقیق شرک البتہ ظلم ہے

عَظِیْمٌ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ

بڑا تحقیق اللہ تعالے نہیں بخشتا ہے شرک کو اور بخشتا ہے سوائے

ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا

شرک کے جسکے لئے چاہے اور جسنے شرک کیا ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ ہونا

بَعِیْدًا ۞ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

بڑا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مَنْ اَتٰی کَاھِنًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا

جو آیا کاہن پاس پھر سچ جانا جو کہا اوسنے پس تحقیق الگ ہوا اوس چیز سے

اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

کہ نازل ہوئی اوپر محمد صلعم کے یعنے قرآن اور شریعت اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَاَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ

وآلہ وسلم نے جو کوئی آیا چوری کی خبر دینے والے کے پاس پھر پوچھا اوس سے کسی چیز سے نہ قبول ہوگی

لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

نماز اوسکی چالیس رات کی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ

ف: کاہن وہ جو غیب کی خبر دے جیسے کہ نجومی اور رمال بتایا کرتے ہیں ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ ۔ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم نے شگون بد لینا شرک ہے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَىٰ وَلَا هَامَ وَلَا صَفَرَ وَلَا غُولَ ۔

علیہ وسلم نے کہ نہیں مرض لگتا ایک کا ایک کو اور نہ ختیار رکھتا ہے کسی چیز میں اور نہ نحوست ماہ صفر کی ہے اور نہ غول بیابانی

وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّقَ شَيْئًا

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے لٹکا دیا کسی چیز کو تو

وُكِلَ إِلَيْهِ ۔ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سونپا جاتا ہے وہ طرف اوسی چیز کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ

کہ داخل ہونگی جنت میں میری امت سے ستر ہزار آدمی بے حساب کے

هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ

اور وہ وہ ہین کہ نہین منتر پڑھواتی ہین اور نہ شگون بد لیتی ہین اور اپنے پروردگار ہی پر

يَتَوَكَّلُونَ ۔ فَاسْتَيْقِنْ أَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَالِكُ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ

بھروسا رکھتی ہین ف پس یقین کر کہ تحقیق اللہ ہی ہے کارساز تیرا بہت اچھا کارساز ہے

وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۔ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا هُوَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ

اور بہت اچھا مددگار ہے کوئی نہین جانتا غیب کو سوا اوسکے اور کوئی نہین ہے شریک اوسکا

فِي الْمُلْكِ وَهُوَ النَّافِعُ وَالضَّارُّ وَيُعِزُّ مَنْ يَشَاءُ وَيُذِلُّ

ملک میں اور وہی نفع دیتا ہے اور ضرر پہنچاتا ہے اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے اور ذلت دیتا ہے

مَنْ يَّشَاۤءُ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ

جسکو چاہے اور اگر پہونچاوے تجکو اللہ ضرر پس کوئی نہین دفع کرنیوالا اوسکا

اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ وَاعْتَصِمْ

مگر وہی اگر چاہے تیرے حق مین بھلائی پس کوئی نہین رد کرنیوالا فضل اوسکا اور پکڑ

بِحَبْلِ اللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ

ساتھہ رسی اللہ کے اور بہروسا کر اوسپر تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے متوکلون کو

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ وَقُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ

اور جو بہروسا کرے اللہ پر پس وہ کافی ہے اوسکو اور کہتی رہ کہ یہہ نماز میری

وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَدِّ

اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالمونکی ہے اور ادا کرتی رہ

الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ فَاِنَّكَ مَسْئُوْلٌ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَوَّلًا

نماز فرض اسلیے کہ تحقیق تو سوال کیجائیگی واسطے دن قیامت کے پہلے سب سے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے

تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ

وضو کیا پس اچھا کیا وضو نکل گئے سب گناہ اوسکے

مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ +

بدن اوسکے سے یہانتک کہ نکل جاتے ہین نیچے ناخونون اوسکے سے

در فضیلت وضو

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان

تَحْضُرُہٗ صَلٰوۃٌ مَکْتُوْبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَھَا

جب کہ حاضر ہو وقت نماز فرض کا پس اچھا کرے وضو اوسکا

وَخُشُوْعَھَا وَرُکُوْعَھَا اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً لِمَا

اور خشوع اوسکا اور رکوع اوسکا مگر کہ ہوتی ہے وہ نماز کفارہ اون گناہ کا کہ

قَبْلَھَا مَالَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

پہلی اوسکے ہین جب تک کہ نہ کرے گناہ کبیرہ اور فرمایا رسول خدا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی جنت کی نماز ہے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَصَلِّ قَاعِدًا فَاِنْ

پڑہ نماز کہڑے ہو کر پہر اگر نہین طاقت رکہتا کہڑے ہونیکی تو نماز پڑہ بیٹہکر پہر اگر

لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ ۞ وَصُوْمُوْا رَمَضَانَ ۞

نہین طاقت رکہتا بیٹہنے کی تو کروٹ پر لیٹ کر نماز پڑہ ؎ اور روزہ رکہو رمضان کا کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی روزہ رکہے

؎ یعنی نماز کسی حال چہوڑے نہین

رَمَضَانَ اِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ

رمضان کا از راہ یقین کے اور توقع ثواب کے بخشے جائیں گے جو پہلے کئے ہیں

مِنْ ذَنْبِهٖ ۵ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گناہ اوس نے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ

اور روزہ رکھنا ڈھال ہے اور بو روزہ دار کے منہ کی بہت خوشبودار ہے

عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ

نزدیک اللہ کے خوشبو مشک کی سی اور جب ہو دن روزہ

اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ

ایک تمہارے کا تو ہرگز فحش نہ بکے اور نہ شور و غوغا کرے پھر اگر برا کہے اگر

اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُءٌ صَائِمٌ وَاَدِّ

کوئی یا لڑے اوس سے پس چاہئے کہ کہے تحقیق میں ایک شخص روزہ دار ہوں اور ادا کر تو

الزَّكٰوةَ اِذَا كُنْتَ ذَاتَ نِصَابٍ وَلَا تَقْرَبِ

زکوۃ جب ہو تو صاحب نصاب اور نہ نزدیک ہو تو

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۵ وَقَالَ رَسُوْلُ

بدکاریوں کے جو ظاہر ہیں اون میں سے اور جو پوشیدہ ہیں فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اللہ نے اوس عورت پر کہ بال اپنے گیسو کے ملائے

وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

اور بال لگوانے والے پر اور عورت گودنے والی اور گودوانے والی پر

وَلَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

اور لعنت کی ہے اللہ نے اون عورتوں پر کہ بال پیشانی کے اوکھیڑتی ہین اور جدا کرتی دانتوں کو واسطے خوبصورتی کے

لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰہِ ط وَلَعَنَ رَسُوْلُ

واسطے خوبصورتی کے بدلتی ہین پیدایش خدا کو ط اور لعنت کی رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّہَاتِ بِالرِّجَالِ

خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تشبیہ کرنیوالیوں کو ساتھ مردوں کے

مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّہِیْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ ط

عورتوں میں سے اور تشبیہ کرنے والوں کو ساتھ عورتوں کے مردوں میں سے

وَلَا تَکُوْنِیْ فَحَّاشَۃً وَلَا طَعَّانَۃً وَلَا بَذَاءَۃً

اور نہ ہو تو فحش گو اور نہ طعن کرنے والی اور نہ زبان دراز

وَلَا لَعَّانَۃً ط قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اور نہ لعنت کرنے والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ لَیْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ

وسلم نے نہیں ہے مومن یعنے کامل طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا

وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبَذِیِّ ط وَقَالَ رَسُوْلُ

اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان دراز اور فرمایا رسول

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا شَیْءٌ اَثْقَلُ فِی مِیْزَانِ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی چیز بہاری ترازو میں

الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰہَ

مسلمان کی دن قیامت کے خلق نیک سے پس تحقیق اللہ

تَعَالٰی یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ ۞ وَالْزِمِ الْحَیَاءَ

تعالے دشمن رکہتا ہے فحش گو زبان دراز کو اور لازم پکڑ حیا کو

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَیَاءَ

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حیا

وَالْاِیْمَانَ قُرَنَاءُ جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ

اور ایمان باہم قرین ہیں پس جب اوٹہایا جاوے ایک ان دونوں میں سے اوٹہایا جاتا

الْاٰخَرُ ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

دوسرا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

اَلْحَیَاءُ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ وَالْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ

حیا نہیں لاتی ہے مگر نیکی کو اور حیا خوبی تمام ہے

وَکُفَّ لِسَانَکَ فَاِنَّہٗ مِلَاکُ الْخَیْرِ کُلِّہٖ ۞ قَالَ

اور روک تو زبان اپنی کو اسلئے کہ تحقیق وہ اصل سب بہلائیوں کی ہے فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصْبَحَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب صبح کرتا ہے

ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ

ابن آدم پس تحقیق سب اعضا التجا کرتے ہین ساتھی زبان کے

فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ

پس کہتے ہین ڈر اسد سے ہمارے مقدمہ مین اسلیئے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہین پس اگر سیدہی رہیگی تو

اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا ۝ وَقَالَ

سیدہے رہینگے ہم اور اگر ٹیڑہی ہوگی تو ٹیڑہے ہونگے ہم اور فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ

رسول خدا صلے اسد علیہ وسلم نے تحقیق آدمی

لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَاْسًا يَهْوِيْ

البتہ کہتا ہے ایک بات نہین دیکہتا اوسمین کچہہ مضایقہ پڑتا ہے بیچ گہراؤ

سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فِى النَّارِ ۝ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ

ستر برس کی راہ کے آگ مین اور راضی رہ ساتھ اوس چیز کے کہ قسمت کی ہے

اللّٰهُ لَكَ يَرْضَى اللّٰهُ عَنْكَ وَلَا تَتَمَنَّ مَا فَضَّلَ

اسد نے تیری راضی ہوگا اسد تجہسے اور نہ آرزو کر اوس چیز کی کہ فضیلت دی

اللّٰهُ بِهٖ غَيْرَكَ عَلَيْكَ وَاصْبِرْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ ۝

اسد نے ساتھ اوسکے غیر تیرے کو تجہپر اور صبر کر تحقیق اسد ساتھ ہے صبر کرنیوالونکے

وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

اور جب مدد چاہے تو تو مدد چاہ ساتھ اسد کے تحقیق اسد ہی ہے

الْمُسْتَعَانُ وَاقْنَعِيْ وَلَا تُسْرِفِيْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ

مدد چاہا گیا اور قناعت کر اور نہ بیجا خرچ کر تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے

الْمُسْرِفِيْنَ ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بیجا خرچ کرنیوالونکو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ ۞ وَلَا

بہت عورتیں پہنے ہوئی ہیں دنیا میں ننگی ہونگی آخرت میں اور نہ

تُحِبِّ الدُّنْيَا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ وَاِنَّمَا مَتَاعُ

دوست رکھ تو دنیا کو اسلئے کہ تحقیق وہ سر ہے سب خطاؤں کی سوا اسکے نہیں کہ فائدہ

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَّفَانٍ وَّالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

زندگانی دنیا کا تھوڑا ہے اور فانی اور آخرت بہتر ہے اور بہت باقی

وَاِنَّ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِيْفَةِ ۞ قَالَ

اور تحقیق دنیا بہت ذلیل ہے نزدیک اللہ کے مردار سے فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدُّنْيَا

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا

تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا

نزدیک اللہ کے برابر پر مچھر کے تو نہ پلاتا کافر کو

مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ ۞ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اوس میں سے ایک گھونٹ پانی کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

ف تنبیہ بیکس رتبہ سنن ابن سعد سیوطی

وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ
وسلم نے نہین ہے دنیا مقابلہ مین آخرت کے مگر مانند اوسکی کہ ڈالے ایک تمہارا
إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَا يَرْجِعُ ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ
اونگلی اپنے دریا مین پس چاہیے کہ دیکھے اوسکو کہ کتنا پانی لگا لائی ہے اور روایت ہے حضرت عائشہ سے
قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہا نہین پیٹ بھرا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ
روٹی جو کی سے دو دن برابر یہانتک کہ وفات پائی
وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
اور عائشہ سے ہے کہ کہا سوا اسکے نہین کہ تہا بچہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ ۞ وَقَالَ
وسلم کا وہ کہ سوتے اوسپر چمڑا تہا کہ بھرا ہوا اوسکا پوست درخت خرما کا تہا اور فرمایا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا گہر اوسکا ہے کہ نہین ہے
دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا
گہر اوسکا آخرت مین اور مال اوسکا ہے کہ نہین ہے مال اوسکو آخرت مین اور واسطے اوسکے جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہین ہے
عَقْلَ لَهُ ۞ فَإِنْ تُحِبَّنَ الدُّنْيَا وَتَكُنْ مُيَسَّرَةً لَكَ
عقل اوسکو پس اگر دوست رکھے تو دنیا کو اور میسر ہو وہ تجہکو

وَتَكُونِي ذَاتَ كُنُوزٍ وَجَاهٍ وَحَشَمَةٍ وَتَبْلُغِي بِأَقْصَى

اور ہو تو صاحب خزانہ اور جاہ و حشمت کی اور پہونچے تو نہایت

مَرَاتِبِهَا لَتَكُونِي مِثْلَ قَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَشَدَّادٍ

مراتب دنیا کو تو البتہ ہو گی تو مانند قارون اور فرعون اور شداد کی

وَاِذَا كُنْتِ مُوَحِّدَةً وَعَابِدَةً وَزَاهِدَةً وَمُطِيعَةً

اور جب کہ ہوگی تو ایک جاننے والی خدا کی اور عبادت کرنیوالی اور پرہیز کرنیوالی دنیا میں اور حکم ماننے والی

وَرَاضِيَةً وَقَانِعَةً وَصَابِرَةً وَشَاكِرَةً وَعَفِيفَةً

اور راضی ہونے والی برضائے مولی اور قناعت کرنیوالی اور صبر کرنے والی اور شکر کرنیوالی اور پاکدامن

وَمُتَّقِيَةً لَكُنْتِ مِنْ خَدَمَةِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ

اور پرہیزگار تو البتہ ہو گی تو لونڈیوں سردار عالموں کے سے نسٹ

وَمَقْبُولَاتِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَاخْتَارِي اَيَّهُمَا

اور ہو گی مقبولوں رب العالمین کے سے پس اختیار کر تو ان دونوں میں سے

اَوْلَى وَاَفْضَلُ هَدَاكِ اللّٰهُ ثُمَّ اعْلَمِي اَنَّ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهٖ

اولی کو اور افضل کو ہدایت کرے تجکو اللہ پھر جان تو یہہ کہ تحقیق اللہ اور اسکے رسول کا

عَلَيْكِ حَقٌّ وَاِطَاعَةٌ وَبَعْدَهُمَا لِزَوْجِكِ عَلَيْكِ

تجھپر حق ہے اور تابعداری کرنی اور بعد اونکے خاوند کا تجھپر

حَقٌّ وَاِطَاعَةٌ فَاَطِيعِي اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فِي كُلِّ

حق ہے اور تابعداری کرنی پس اطاعت کر اللہ اور رسول اوسکی کے ہر

حَالٍ وَاَطِيْعِي زَوْجَكِ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ فِي كُلِّ حِيْنٍ
حال مین اور اطاعت کر تو خاوند اپنے کی ہر وجہ سے ہر وقت مین
وَاوَانٍ مَالَمْ يَامُرْكِ بِالْاِثْمِ وَالْعِصْيَانِ يُؤْتِكِ
اور ہر ساعت مین جبتک نہ حکم کرے تجکو ساتھہ بدی اور گناہ کے دیگا تجکو
اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ؕ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
الله اجر اچھا فرمایا رسول خدا صلے الله علیہ
وَسَلَّمَ لَوْكُنْتُ اٰمُرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ
وسلم نے اگر مین حکم کرتا کسیکو سجدہ کرنیکا واسطے کسیکے
لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَاَيْضًا قَالَ
تو البتہ حکم کرتا مین عورت کو سجدہ کرنے کا واسطے خاوند اپنے کے اور یہہ بھی فرمایا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا
رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے کہ جب تک گذارے عورت اور خاوند اوسکا اوسپر
سَاخِطٌ لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ ؕ وَاَيْضًا
خفہ ہو تو لعنت کرتے ہین اوس عورت کو فرشتے صبح تک اور یہہ ہے
قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ
فرمایا رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہے عورت کو یہہ کہ
تَاذَنَ فِي بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ
اذن دے غیر کو آنے کا خاوند کے گہر مین مگر ساتھہ اذن خاوند کے اور نہین حلال ہے عورت کو

تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۝ وَلَا تَكْفُرِيْ

نفل روزہ رکہنا اور حالانکہ خاوند اوسکا موجود ہو مگر اوسکے اذن سے اور نہ ناشکری کر

الْعَشِيْرَ ۝ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ مَرَّ

خاوند کی روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا گذرے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاۤءِ فَقَالَ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عورتون پر پس فرمایا

يَا مَعْشَرَ النِّسَاۤءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ

اے گروہ عورتونکی صدقہ دو تم پس تحقیق مین دکہلایا گیا ہون مین تم کو اکثر اہل

النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ

دوزخ سے ہو پس کہا ان عورتون نے اور کس سبب سے ہے یہ بات یا رسول اللہ فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت

وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ ۝ وَاسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنَ

اور ناشکری کرتی ہو خاوند کی اور پناہ مانگتی رہو تو ساتھ اللہ کے

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَ رَسُوْلُ

شیطان راندے گئے سے کیونکہ تحقیق وہ دشمن اور گمراہ کرنیوالا ظاہر ہے فرمایا رسول

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ

خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان بچہاتا ہے تخت اپنا

عَلَى الْمَاۤءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَا

اوپر پانی کے پہر بہیجتا ہے لشکر اپنے کہ تو کہ فتنہ مین ڈالے آدمیونکو پس قریب تر

مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ

اونمین سے طرف اوسکے مرتبہ مین وہ ہے جو بڑا فتنہ انگیز ہوتا ہے آتا ہے ایک اونمین کا +

فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ

پس کہتا ہے کیا مینے ایسا اور ایسا پس کہتا ہے ابلیس کچھہ نہین کیا تونے پھر آتا ہے ایک اونمین کا

فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهٖ

پس کہتا ہے نہین چھوڑا مین نے اوسکو یہانتک کہ جدائی ڈلوادی بیچ درمیان اوسکے اور درمیان عورت اوسکی کے

فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ فَيَلْتَزِمُهُ ٭ وَاَيْضًا

پس نزدیک کرتا ہے اوسکو اپنے سے اور کہتا ہے کیا اچھا تو پس گلے سے لگاتا ہے اوسکو اور یہہ بھی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ +

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان

يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ فَلَا تَغْفُلْ عَنْ +

جاری ہوتا ہے انسان مین جگہ جاری ہونے خون کی پس نہ غافل رہ

مَكْرِهٖ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِ ٭ وَاَيْضًا لَكَ عَلٰى زَوْجِكَ

مکر اوسکے سے اور مدد مانگ ساتھہ اللہ کے اوسپر اور تیرا تیری خاوند پر بھی

حَقٌّ وَفَّقَهُ اللّٰهُ بِهٖ ٭ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حق ہے توفیق دیوے اللہ تعالی اوسکو تیری حق ادا کرنیکے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

حَقٌّ عَلَى الْمَرْءِ اَنْ يُحْسِنَ فِيْ طَعَامِهَا وَكِسْوَتِهَا وَاَيْضًا

حق ہے مرد پر یہہ کہ اچھی طرح کہلاوے اور پہناوے بیوی کو اور یہہ بھی

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَ

فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم میں وہ ہے کہ بہتر ہو واسطے اہل اپنی کے اور

اَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ ٥ وَاَيْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

میں بہتر ہوں واسطے اہل اپنی کے اور یہہ بھی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى

وسلم نے بہتر تم میں وہ ہے کہ بہتر ہو واسطے عورتوں اپنی کے اور یہہ بھی فرمایا صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا

اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت کامل مومنوں میں از روی ایمان کے وہ ہے

اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ ٥ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى

کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت مہربان ہو اہل اپنی پر اور یہہ بھی فرمایا رسول خدا صلے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ

اللہ علیہ وسلم نے جب دے اللہ کسیکو تم میں سے مال بس چاہیے کہ شروع کرے خرچ کرنا

بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ ٥ وَاَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ساتھہ نفس اپنے کے اور اہل خانہ اپنی کے اور یہہ بھی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

وَسَلَّمَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ ٥ وَاَيْضًا قَالَ

وسلم نے خرچ کرنا مرد کا اوپر اہل اپنی کے صدقہ ہے ف اور یہہ بھی فرمایا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نصیحت قبول کرو تم بیچ حق عورتوں کے نیکی کے پس تحقیق وہ

خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ
پیدا کی گئی ہیں پسلی سے اور تحقیق بہت ٹیڑھی چیز پسلیوں میں اوپر کی پسلی ہے
فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ
پس اگر چاہے تو سیدھا کرنا اوسکو توڑیگا تو اوسکو اور اگر چھوڑ دیگا تو اوسکو ہمیشہ رہیگی بہت ٹیڑھی
فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا ۞ وَاعْلَمِي أَنَّ لِخَادِمِكِ
پس نصیحت قبول کرو واسطے عورتوں کے نیکی کی خدا اور جان تو یہہ کہ تحقیق واسطے خادموں تیرے کے
عَلَيْكِ حَقًّا فَرَاعِيهِ وَأَحْسِنِي إِلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ
تجہپر حق ہے پس رعایت کر تو اوسکی اور بھلائی کر طرف اونکے تحقیق اللہ نہیں ضایع کرتا اجر
الْمُحْسِنِينَ ۞ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نیکونکا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ
یہہ بھائی تمہارے ہیں خدا نے کیا اونکو اللہ نے زیر دست تمہارے پس جو شخص کہ کیا اللہ نے
أَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ
بھائی اوسکے کو زیر دست اوسکا پس چاہیئے کہ کھلاوے اوسکو اوس چیز سے کہ کھاوے آپ اور پہناوے اوسکو
مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ
اوس چیز سے کہ پہنے آپ اور نہ تکلیف دیوے اوسکو ایسے کام کی کہ عاجز کردے اوسکو پس اگر تکلیف دیوے اوسکو ایسے کام کی
مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ ۞ وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
عاجز کرے اوسکو پس چاہیئے کہ مدد کرے اوسکی اوس پر اور یہہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ

ف
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ف
[illegible]
[illegible]

وَسَلَّمَ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ

وسلم نے جو بہتان لگاوے مملوک اپنے کو اور وہ بری ہو اوس بہتان سے مارا جاویگا دن

الْقِيٰمَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ وَأَيْضًا قَالَ صَلَّى اللهُ

قیامت کے مگر یہہ کہ ہووے مملوک جیسا کہ کہا تھا اور یہہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ

علیہ وسلم نے کہ جب تیار کرے واسطے ایک تمہارے کے خادم اوسکا کہانا اوسکا پھر لاوے اوسکو حالانکہ تحقیق

وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ

اوٹھائی ہے اوسنے گرمی اوسکی اور دہوان اوسکا پس چاہیے کہ بٹھاوے اوسکو ساتھ اپنے پس چاہیے کہ کہاوے پس اگر

كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ

ہو کہانا کہ بہت ہوں کہانیوالے اور وہ کم پس چاہیے کہ رکہدے بیچ ہاتھ اوسکے کے

مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اوسمیں سے ایک لقمہ یا دو لقمے اور تھے رسول خدا صلے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الصَّلٰوةَ وَمَا

اللہ علیہ وسلم فرماتے بیچ مرض موت اپنی کے کہ نگاہ رکہو نماز کو

مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ تَقْرَأُ عَلَى أَنَّ عَلَيْكِ لَحَافِظِينَ

خادموں کے حق کو پھر جان تو یہہ بات کہ تحقیق تجہپر البتہ دو نگہبان ہیں

كِرَامًا كَاتِبِينَ مَا تَقُولِينَ وَتَفْعَلِينَ فَقُولِي

بزرگ لکہنے والے جو کچھ اوسکو کہتی ہے تو اور کرتی ہے تو پس کہہ تو

مَعْرُوْفًا وَاعْمَلْ كُلَّ الْخَيْرَاتِ وَالْحَسَنَاتِ إِنَّ
اچھی بات اور کر سب بھلائیاں اور نیکیاں تحقیق
الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ
نیکیاں دور کرتی ہین برائیونکو یہہ ہے نصیحت واسطے نصیحت قبول کرنیوالونکے
بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۞ وَنَفَعَنَا
برکت دے اللہ واسطے ہمارے اور واسطے تمہارے بسبب قرآن عظیم کے اور نفع دیوے ہمکو
وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اِنَّهٗ تَعَالٰى
اور تمکو ساتھہ آیتوں اور ذکر با حکمت کے تحقیق اللہ تعالے ہے
جَوَادٌ كَرِيْمٌ مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
بڑا سخی کریم بادشاہ سلوک کرنیوالا پروردگار بہت مہربان رحم کرنیوالا یا الٰہی برکت کر
لَهُمَا فِيْ دِيْنِهِمَا وَدُنْيَاهُمَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ
واسطے ان دونوںکے بیچ دین ان دونوںکی مین اور دنیا ان دونوںکی مین اور سنوار معاملہ
بَيْنِهِمَا اِصْلَاحًا مِّنْكَ وَاكْفِهِمَا بِحَلَالِكَ
ان دونونکا سنوارنا اپنی جانب سے اور کفایت کر ان دونونکو ساتھہ حلال اپنے کے
عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِهِمَا بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ
حرام اپنے سے اور غنی کر ان دونونکو ساتھہ فضل اپنے کے اوس سے کہ سوا تیرے ہین
وَافْتَحْ لَهُمَا اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ وَلَا
اور کھول انکے لئے دروازے اپنے فضل کے اور رحمت کے اور نہ

وَكِلْهُمَا اِلٰى اَنْفُسِهِمَا طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ
سونپ انکو طرف نفسون انکے کے ایک پلک مارتے اور سنوار
لَهُمَا شَاْنَهُمَا كُلَّهٗ وَاٰتِهِمَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً
انکے لئے سب کام انکے اور دے انکو دنیا مین بہلائی
وَفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِهِمَا عَذَابَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ
اور آخرت مین بہلائی اور بچا انکو عذاب دوزخ کے سے ساتھ رحمت اپنے
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ وَبِبَرَكَةِ حَبِيْبِكَ رَحْمَةٍ
ای ارحم الراحمین اور ساتھ برکت حبیب اپنے کے کہ رحمت ہے
لِّلْعٰلَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
عالمون کے لئے رحمت بھیجے اللہ تعالے اوپر اوسکی اولاد اور اوسکی
اَجْمَعِيْنَ ۝ وَاٰخِرُ الْمَرَامِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِى الْاِنْعَامِ
سب پر اور آخر مقصد حمد ہے اللہ صاحب انعام
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ الْاَنَامِ وَاٰ
اور درود اور سلام اوسکے رسول پر جو سردار ہین سب خلائق کے اور اوسکی آ
وَاَصْحَابِهِ الْكِرَامِ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى
اور اصحاب بزرگ پر اور سلام اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت سے

تمت الحمد للہ حمد اولی ثمرہ کانی زیر کرم تمام ہوا یہ رسالہ یا الٰہی آمین ہم کو کی توفیق
کریم رحیم سے مناجات اور اسکو قبول کرنا اور سبھی عمل نصیب ہم سب کو وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین